نورِ ہدایت

210 مستند روایات کی روشنی میں
فضیلت و اعمالِ ماہِ رجب
ماہِ شعبان اور ماہِ رمضان

تالیف
حجۃ الاسلام
الحاج محمد عباس صادقی
پرنسپل آف مدرسہ کاظمیہ قم ایران
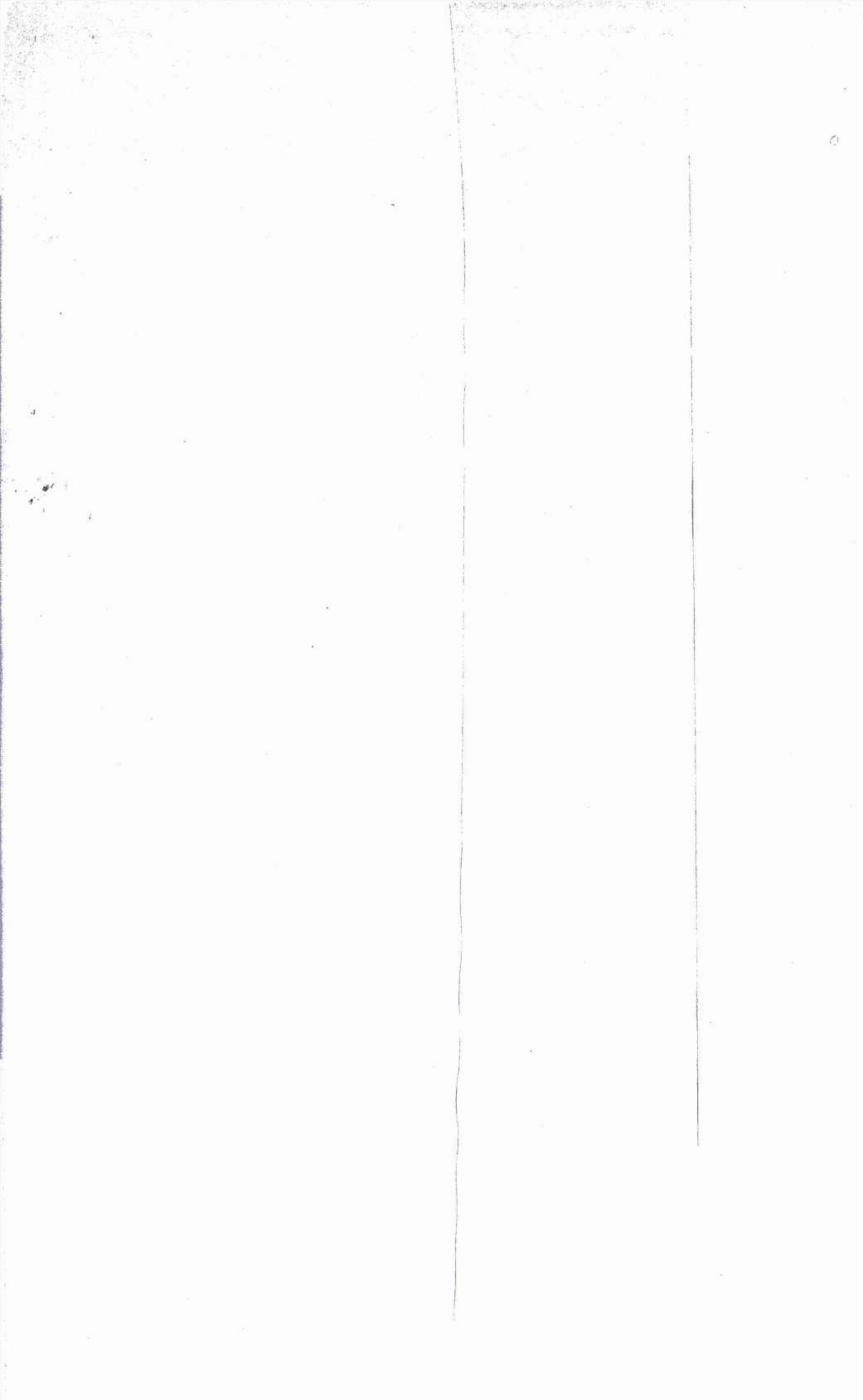
بسم الله الرحمن الرحيم
١٤٠٥ھ

دعا برائے سلامتی امام زمان علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ

اے معبود! محافظ بن اپنے ولی (حضرت) حجت ابن الحسنؑ کا

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ

تیری رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آبائے گرامی پر اس لمحہ میں

السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَّلِيًّا وَّحَافِظًا

اور ہر آنے والے لمحہ میں بن جا ان کا مددگار نگہدار

وَّقَآئِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى

پیشوا حامی اور رہنما اور نگہبان یہاں تک کہ تو

تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ فِيْهَا

لوگوں کی چاہت سے اپنی زمین کی حکومت دے اور مدتوں اس پر برقرار

طَوِيْلًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

رکھے یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ و آل

مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

محمدؐ پر اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورِ ہدایت

210 مستند روایات کی روشنی میں فضیلت و اعمالِ ماہِ رجب، ماہِ شعبان اور ماہِ رمضان

حجۃ الاسلام الحاج محمد عباس صادقی پرنسپل آف مدرسہ کاظمیہ قم ایران

نام کتاب ——— نورِ ہدایت

مصنّف ——— حجۃ الاسلام محمد عباس صادقی پرنسپل آف مدرسہ کاظمیہ حوزہ علمیہ قم جمہوری اسلامی ایران

کتابت ——— محمد صادقی / مصطفیٰ صادقی

نظر ثانی ——— مولانا محبوب علی اصغر

پہلا اڈیشن ——— فروری 2009ء

رابطہ ——— پاکستان 0345-2914122
ایران 0098-9355091289
0098-251-7735401

تعداد ——— 500

بتعاون ——— الحاج غلام جون صاحب

قیمت ——— Rs. 210/-

ملنے کا پتہ

لاہور

مکتبۃ الرضا بیسمنٹ میاں مارکیٹ
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ فون: 042-7245166، 0344-4151214

کریم پبلیکیشن اردو بازار لاہور۔

افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور۔

اسلام آباد

المہدی بک سنٹر جامع مسجد امام جعفر صادق اسلام آباد

کراچی

حسن علی بک ڈپو کھارادر کراچی

علی بک ڈپو عباس ٹاؤن کراچی

پیام کیسٹ لائبریری انچولی کراچی

محسن بک ڈپو باب العلم نارتھ ناظم آباد کراچی

محمد علی بک سنٹر بریٹو روڈ سولجر بازار کراچی

ناشر

مدرسہ کاظمیہ حوزہ علمیہ قم جمہوری اسلامی ایران

خیابان انقلاب کوچہ نمبر 25 بلاک نمبر 14 فون 0098-251-7735401

﴿فضیلتِ ماہِ رجب، ماہِ شعبان اور ماہِ رمضان﴾

واضح رہے کہ ماہِ رجب، ماہِ شعبان اور ماہِ رمضان بہت زیادہ عظمت اور فضیلت والے مہینے ہیں اور بہت سی مستند روایتیں ان کی فضیلت و عظمت میں وارد ہوئی ہیں لیکن یہاں پر بطور اختصار ہر ایک مہینہ کے لئے چند ہی مستند روایات کو ذکر کرتے ہیں۔

﴿فصل اوّل﴾

﴿الف﴾ فضیلتِ ماہِ رجب

﴿حدیث نمبر:1﴾

ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

﴿۱﴾۔ ألَا إنَّ رَجَبًا شَهْرُ اللّٰهِ الْأَ صَمِّ، وَهُوَ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، وَإنَّمَا سُمِّيَ ألأَ صَمَّ لأنَّهُ لَايُقَارِبُهُ شَهْرٌ مِنَ الشُّهُوْرِ حُرْمَةً وَفَضْلاً عِنْدَ اللّٰهِ تَبارَكَ وَ تَعَالٰى وَكَانَ أهْلُ الْجَاهِلِيَّة يُعَظِّمُوْنَهُ فِيْ جَاهِلِيَّتِهِمْ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ لَمْ يَزْ دَدْ إلَّا تَعْظِيْمًا وَفَضْلاً۔

﴿۲﴾۔ ألَاإنَّ رَجَبًا شَهْرُ اللّٰهِ، وَشَعْبَانَ شَهْرِيْ وَرَمَضَانَ شَهْرُ أُمَّتِيْ ألَا فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمًا إيْمَانًاوَاحْتِسَابًا إسْتَوْجَبَ رِضْوَانَ اللّٰهِ ألْأكْبَرِ، وَأطْفَأَ صَوْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ غَضَبَ اللّٰهِ وَأغْلَقَ مِنْهُ بَابًا مِنْ أبْوَابِ النَّارِ.... [۱]

(۱)۔ ماہِ رجب اللہ کا عظیم مہینہ ہے اور خداوند عالم کے نزدیک جو عظمت اور فضیلت اس مہینہ کو حاصل ہے دوسرے کسی مہینہ کو حاصل نہیں اسی وجہ سے ماہ رجب ماہِ اَصَمّ سے موسوم ہوا اور جاہلیت کے دور میں اہل کفر ماہِ رجب کا احترام کرتے تھے اور اسلام نے بھی فضیلت اور احترام ہی کو اضافہ کیا ہے۔

(۲)۔اور ماہِ رجب خدا کا مہینہ ہے، ماہِ شعبان میرا مہینہ ہے اور ماہِ رمضان میری امّت کا مہینہ ہے جو شخص عقیدت اور خلوص کے ساتھ ماہِ رجب

---

[۱] ثواب الاعمال صدوق، ص۱۳۴، ح ۴ (۲۲۵)، ثواب صوم رجب؛ وسائل آل، ج ۱۰، ص ۴۷۵، ح ۹ س (۱۳۸۸۷)، ب ۲۶؛ بحار، ج ۹۴، ص ۲۶، ح ۱، ب ۵۵، فضائل رجب؛ امالی صدوق، مجلس، ۸۰، ح ۱، ص ۵۳۴۔

میں ایک دن روزہ رکھے تو یہ روزہ خدا کی خوشنودی کا سبب ہوگا، خدا کا غضب اس سے دور ہوگا اور جہنّم کا ایک دروازہ اس پر بند ہو جائے گا۔

﴿1﴾ ماہِ رجب میں روزہ رکھنے کی فضیلت

﴿حدیث نمبر: 2﴾

سلام خثعمی نے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

﴿۱﴾۔ مَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمًا وَاحِدًامِنْ أَوَّلِهِ أَوْ وَسَطِهِ أَوْ آخِرِهِ أَوْجَبَ اللّٰه لَهُ الْجَنَّةَ وَجَعَلَهُ مَعَنا يَوْمَ الْقِيامَةِوَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ مِنْ رَجَبٍ قِيْلَ لَهُ إِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غفرَ لَكَ ما مَضٰى،

﴿۲﴾۔ وَمَنْ صَامَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ رَجَبٍ قِيلَ لَهُ: قَدْ غفرَ لَكَ مَا مَضٰى وَمَا بَقِيَ فَاشْفَعْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْ مُذْنِبِيْ! إِخْوانِكَ وَأَهْلِ مَعْرَفَتِكَ،

(۳) وَمَنْ صَامَ سَبْعَةَ أيَامٍ أُغْلِقَتْ عَنْهُ أَبْوَابُ النَّيرَانِ السَّبْعَةِ وَمَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ مِنْ رَجَبٍ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ فَيَدْخُلَهَا مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔ [۱]

---

[۱] وسائل آل ج ۱۰، ص ۴۷۳، ح ۵ (۱۳۸۸۳)، باب ۲۶؛ امالی صدوق، مجلسِ دوم، ح ۱؛ بحار، ج ۹۴، ص ۳۱، ح ۳ باب ۵۵۔

(۱)۔ جو شخص ماہِ رجب میں ایک دن روزہ رکھے گا خواہ وہ اولِ ماہ میں ہو، وسط میں ہو یا آخر میں ہو تو خدا اس شخص پر جنّت واجب کر دے گا اور اس کو قیامت کے دن ہمارے ساتھ قرار دے گا اور جو شخص اس ماہِ رجب میں دو دن روزہ رکھے گا تو اس کو کہا جائے گا کہ اپنے عمل کو ابتدا سے شروع کرے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کے گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔

(۲)۔اور جو شخص اس ماہِ رجب میں تین دن روزہ رکھے تو اسے کہا جائے گا آپ کے گذشتہ اور آیندہ گناہوں کو خداوندِ عالم نے معاف کر دیا ہے تو آپ اپنے گناہگار بھائیوں میں سے اور اپنے جاننے والوں میں سے جس کی شفاعت کرنا چاہتے ہو اس کی شفاعت کرو۔

(۳)۔اور جو شخص رجب کے مہینہ میں سات دن روزہ رکھے تو اس کے لئے جہنّم کے سات دروازے بند کیئے جائیں گے اور رجب کے مہینہ میں جو آٹھ دن روزہ رکھے تو اس کے لئے جنّت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ جس دروازے سے بھی جنّت میں داخل ہونا چاہے داخل ہو گا۔

﴿حدیث نمبر: 3﴾

اَنس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا مِن رَجَبٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا جَعَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَنْدَقًا عَرْضُ كُلِّ خَنْدَقٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ۔[1]

ماہ رجب میں ایک دن جو ایمان اور قصد قربت کے ساتھ روزہ رکھے تو خداوند متعال اس کے اور جہنّم کے درمیان ستّر (۷۰) خندقیں قرار دے گا اور ہر خندق کی چوڑائی اتنی ہوگی جتنا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

﴿2﴾ عذاب قبر سے امان نامہ

﴿حدیث نمبر: 4﴾

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے معتبر سند کے ساتھ علی بن سالم سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں۔

---

[1] امالی صدوق، مجلس ۳، ح ۱۔

﴿۱﴾ ۔ دَخَلْتُ عَلَى الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ رَجَبٍ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُ أَيَّامٌ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ لِي يَا سَالِمْ هَلْ صُمْتَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئاً؟ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

﴿۲﴾ ۔ فَقَالَ لِي لَقَدْ فَاتَكَ مِنَ الثَّوَابِ مَا لَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهُ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ هٰذَا شَهْرٌ قَدْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ وَعَظَّمَ حُرْمَتَهُ وَأَوْجَبَ لِلصَّائِمِ فِيْهِ كَرَامَتَه ۔

﴿۳﴾ ۔ قَالَ فَقُلْتُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَإِنْ صُمْتُ مِمَّا بَقِيَ شَيْئًا هَلْ أَنَالُ فَوْزًا بِبَعْضِ ثَوَابِ الصَّائِمِيْنَ فِيْهِ؟ فَقَالَ يَا سَالِمْ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ آخِرَ هٰذَا الشَّهْرِ كَانَ أَمَانًا لَهُ مِنْ شِدَّةِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَأَمَانًا لَهُ مِنْ حَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

﴿٤﴾ ۔ وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ مِنْ آخِرَ هٰذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهِ بِذٰلِكَ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ آخِرَ هٰذَا الشَّهْرِ أُمِنَ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ مِنْ أَهْوَالِهِ وَشَدَائِدِهِ وَأُعْطِيَ بَرَائَةٌ مِنَ النَّارِ ۔ [۱]

(۱) ۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا ماہِ رجب کے آخر میں جب کہ چند دن اس مہینہ کے باقی تھے جب آپؑ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا آپ نے اس مہینہ میں کوئی روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا اے فرزند رسول، خدا کی قسم نہیں۔

(۲) ۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم سے اس قدر ثواب فوت ہو گیا ہے کہ خدا کے

---

[۱] وسائل آل، ج۱۰، ص۴۷۵، ح۸، س(۱۳۸۸۶)، ب۲۶؛ امالی صدوق، مجلس۴، ح۷۔

علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ بخدا یہ وہ مہینہ ہے جس کو خدا نے دوسرے مہینوں پر فضیلت دی ہے اور فضیلت کو عظیم سمجھا ہے اور اس میں روزہ رکھنے والوں کا احترام اپنے اُپر فرض کیا ہے۔

(۳)۔ تو میں نے کہا اے فرزند رسول اگر میں اس مہینہ کے بقیہ دنوں میں روزہ رکھوں تو روزہ داروں کا بعض ثواب نہیں پاؤں گا؟ فرمایا اے سالم جو شخص اس مہینہ کے آخر میں ایک دن بھی روزہ رکھے گا خدا اس کو محفوظ رکھے گا عالم نزع کی سختی سے، موت کے بعد خوف اور عذاب قبر سے۔

(۴)۔ اور جو شخص اس مہینہ کے آخر میں دو (۲) روزہ رکھے تو وہ صراط سے آسانی سے گذرے گا اور جو شخص تین دن آخر ماہ رجب میں روزہ رکھے گا تو وہ روز قیامت کے عظیم خوف سے اور اس کی سختی اور وحشت سے محفوظ رہے گا اور اس کو جہنّم کی آگ سے برائت کا پروانہ ملے گا۔

﴿حدیث نمبر:5﴾

حضرت امام موسی بن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

رَجَبٌ نِهرٌ فِی الْجنَّةِ أشَدُّ بِیَاضًا مِنْ اللَّبَنِ وَأحْلٰی مِنَ

الْعَسَلِ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبٍ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ النَّهْرِ۔[۱]

رجب جنّت کی ایک نہر کا نام ہے جو دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہے جو شخص ماہِ رجب میں ایک دن روزہ رکھے وہ اس نہر سے پانی پیئے گا۔

﴿حدیث نمبر:6﴾

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا،

رَجَبٌ شَهْرٌ عَظِيْمٌ يُضَاعِفُ اللّٰهُ فِيْهِ الْحَسَنَاتِ وَيَمْحُوْ فِيْهِ السَّيِّئَاتِ، مَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبٍ تَبَاعَدَتْ عَنْهُ النَّارُ مَسِيرَةَ مِائَةِ سَنَةٍ وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجِنَّةُ۔[۲]

ماہِ رجب بڑا مہینہ ہے اس میں خداوند عالم نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے اور برائیوں کو زائل کردیتا ہے جو شخص ماہِ رجب میں ایک دن روزہ رکھے تو جہنم کی آگ اس سے ایک سال کے راستے کے برابر دور ہو جاتی ہے اور جو شخص (اس ماہ میں) تین دن روزہ رکھے اس کے لئے

---

[۱] بحار، ج ۹۴، ص ۴۷، ح ۱۹؛ ثواب الاعمال صدوق، ص۱۳۴، ح ۲، س (۲۲۳)۔

[۲] بحار، ج ۹۴، ص ۴۷، ح ۲۰، ب ۵۵؛ ثواب الاعمال صدوق، ص۱۳۴ ح ۳ س (۲۲۴)۔

جنت واجب ہو جاتی ہے۔

﴿حدیث نمبر: 7﴾

ایک دوسری روایت وارد ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال ہوا کہ جو شخص ماہِ رجب میں روزہ رکھنے سے عاجز ہو اور صدقہ دینے پر قادر نہ ہو؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ روزانہ سو مرتبہ ان تسبیحات کو پڑھے تا کہ روزہ کا ثواب پائے۔

سُبْحَانَ ألْإِلٰهِ الْجَلِيْلِ، سُبْحَانَ مَنْ لَايَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ألْأَعَزِّ الْأَكْرَمِ، سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّهُوَ لَهُ أَهْلٌ۔[1]

پاک و منزہ ہے وہ خدا جو صاحب جلالت ہے۔ پاک ہے وہ خدا کہ تسبیح اس کے سوا کسی کے لئے سزاوار نہیں۔ پاک ہے وہ خدا جو صاحب عزت واکرام ہے۔ پاک ہے وہ جس نے لباس عزت پہنا ہے اور وہ اس کا اہل ہے۔

﴿3﴾ رجب کی ستائیسویں شب

---

[1] امالی صدوق، مجلس ۸۰، ح ۱ (آخر حدیث)؛ اقبال الاعمال، ج ۳ فصل ۲۱، ص ۱۹۷، ب ۸؛ بحار، ج ۹۴، ص ۳۱، ح ۱، ب ۵۵؛ مصباح المتہجد ص ۸۱۷۔

یہ بعثت کی رات متبرّک راتوں میں سے ایک ہے۔

﴿حدیث نمبر: 8﴾

اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے۔

إِنَّ فِيْ رَجَبٍ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَهِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ فِيهَا نَبِّئَ رسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي صَبِيْحَتِهَا وَإِنَّ لِلعَامِلِ فِيْهَا مِنْ شِيعَتِنَا أجْرُ عَمَلِ سِتِّيْنَ سَنَةٍ....[1]

آپؑ نے فرمایا کہ رجب میں ایک ایسی رات ہے جو بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج چمکتا ہے اور وہ ستائیس رجب کی رات ہے جس کی صبح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ مبعوث برسالت ہوئے ہمارے شیعوں میں سے عمل کرنے والے کے لئے اس شب میں ساٹھ (۶۰) سال کے عمل کا ثواب ہے۔

﴿ب﴾ اعمالِ ماہِ رجب

واضح رہے کہ ماہ رجب بہت زیادہ فضیلت والا مہینہ ہے جناب

---

[1] وسائل آل البیت ج ۸، ص ۱۱۱، ح ۳ باب ۹؛ مصباح المتہجد، ص ۷۴۹.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ ماہِ رجب اللہ کا بڑا مہینہ ہے اور کوئی مہینہ بھی اس کی عظمت اور فضیلت کو نہیں پا سکتا۔ اور اس مہینہ میں میری امت پر خدا کی رحمت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ماہ رجب کو ماہ اصب بھی کہتے ہیں۔ (لہذا اس مبارک مہینہ کے اعمال کو ضرور انجام دینا چاہئے تا کہ اس فیض الہی کو حاصل کر سکے۔

﴿ماہِ رجب کے اعمال دو قسم پر ہیں﴾

﴿الف﴾: ماہِ رجب کے مشترکہ اعمال

مشترکہ اعمال وہ ہیں جو تمام مہینہ سے متعلق ہیں اور کسی معیّن دن سے مخصوص نہیں، اور وہ چند اعمال ہیں۔

(۱)۔ دعا

﴿حدیث نمبر: 9﴾

ماہِ رجب کے تمام دنوں میں یہ دعا پڑھنا بہت ثواب ہے، جناب سید ابن طاؤسؒ نے بھی اس کو اپنی کتاب اقبال الاعمال میں روایت کی ہے

اور جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے بھی فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ یہ دعا روزانہ پڑھی جائے۔ وہ دعا یہ ہے۔

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمِنَنِ السَّابِغَةِ وَالْاٰلاٰءِ الْوَازِعَةِ وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَالْقُدْرَةِ الْجَامِعَةِ وَالنِّعَمِ الْجَسِيْمَةِ وَالْمَوَاهِبِ الْعَظِيْمَةِ وَالْاَيَادِي الْجَمِيْلَةِ وَالْعَطَايَا الْجَزِيْلَةِ،

﴿۲﴾۔ يَا مَنْ لَايُنْعَتُ بِتَمْثِيْلٍ وَلَا يُمَثَّلُ بِنَظِيْرٍوَلَا يُغْلَبُ بِظَهِيْرٍ، يَا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ وَأَلْهَمَ فَأَنْطَقَ وَابْتَدَعَ فَشَرَعَ وَعَلَافَارْتَفَعَ وَقَدَّرَ فَأَحْسَنَ وَصَوَّرَ فَأَتْقَنَ وَاحْتَجَّ فَأَبْلَغَ وَأَنْعَمَ فَأَسْبَغَ وَأَعْطٰى فَأَجْزَلَ، وَمَنَحَ فَأَفْضَلَ،

﴿۳﴾۔ يَا مَنْ سَمَا فِي الْعِزِّ فَفَاتَ خَوَاطِرَ(نَوَاظِرَ) الْاَبْصَارِ وَدَنَا فِي اللُّطْفِ فَجَازَ هَوَاجِسَ الْاَفْكَارِ، يَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْمُلْكِ فَلَا نِدَّ لَهُ فِي مَلَكُوتِ سُلْطَانِهِ وَتَفَرَّدَ بِالْاٰلَاءِ وَالْكِبْرِيَآءِ فَلَا ضِدَّ لَهُ فِي جَبَرُوتِ شَأْنِهِ ،

﴿٤﴾۔ يَا مَنْ حَارَتْ فِي كِبْرِيَآءِ هَيْبَتِهِ دَقَائِقُ لَطَائِفِ الْاَوْهَامِ وَانْحَسَرَتْ دُوْنَ إِدْرَاكِ عَظَمَتِهِ خَطَائِفُ أَبْصَارِ الْاَنَامِ ، يَا مَنْ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِهَيْبَتِهِ وَخَضَعَتِ الرِّقَابُ لِعَظَمَتِهِ وَوَجِلَتِ الْقُلُوبُ مِنْ خِيْفَتِهِ ،

﴿٥﴾۔ أَسْأَلُكَ بِهٰذِهِ الْمِدْحَةِ الَّتِي لَا تَنْبَغِي إِلَّا لَكَ وَبِمَا وَأَيْتَ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ لِدَاعِيْكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبِمَا ضَمِنْتَ الْاِجَابَةَ فِيْهِ عَلٰى نَفْسِكَ لِلدَّاعِيْنَ،

﴿۶﴾۔ يَآ أَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ، وَأَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ، وَأَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ،

﴿۷﴾۔ وَاقْسِمْ لِي فِي شَهْرِنَا هٰذَا خَيْرَ مَا قَسَمْتَ وَاحْتِمْ لِيْ فِيْ قَضَائِكَ خَيْرَ مَا حَتَمْتَ، وَاخْتِمْ لِيْ بِالسَّعَادَةِ فِيْ مَنْ خَتَمْتَ وَأَحْيِنِيْ مَا أَحْيَيْتَنِيْ مَوْفُورًا، وَأَمِتْنِي مَسْرُورًا وَمَغْفُورًا،

﴿۸﴾۔ وَتَوَلَّ أَنْتَ نَجَاتِيْ مِنْ مُسَائَلَةِ الْبَرْزَخِ وَادْرَأْ عَنِّيْ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا، وَأَرِ عَيْنِيْ مُبَشِّرًا وَبَشِيْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ إِلٰى رِضْوَانِكَ وَجِنَانِكَ مَصِيْرًا وَعَيْشًا قَرِيْرًا وَمُلْكًا كَبِيْرًا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ كَثِيْرًا۔ [1] اقبال میں یوں ہے (صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ بُكْرَةً وَ اَصِيْلاً يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن)

(۱)۔ اے خدا اے عطاء کثیرہ ونعمت گوناگوں و رحمت واسعہ والے خدا اور قدرت کاملہ اور نعمات عظیمہ اور عطایائے وافرہ اور احسانات جمیلہ والے اور بخشش عظیم والے۔

(۲)۔ اے وہ جس کی صفت مثال سے نہیں کی جاسکتی اور کسی مثل سے مثال نہیں دی جاسکتی اور وہ کسی قدرت سے مغلوب نہیں ہوتا اے وہ خدا جس نے خلق کیا پھر رزق دیا اور جس نے الہام کیا اور نطق عطا کیا

---

[1] مفاتیح نوین، ص ۶۰۹؛ بحار، ج ۹۵، ص ۳۹۱، ح ۱، ب ۱۰۴، اعمال مطلق ایام رجب؛ اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۱۲، ب ۸، فصل ۲۳؛ مصباح المتہجد، ص ۸۰۲، ح ۸(۸۶۵۔

ایجاد کی پھر شروع کیا اور بلند ہوا پس بہت بلند ہوا اور عالم کے امور کو مقرر کیا اور بہترین طریقہ پر کیا صورت گری کی اور مستحکم کیا اور بلیغ دلیل دی اور بہت زیادہ نعمت اور عظیم عطیہ دیا اور بہترین بخشش کی۔

(۳)۔ اے وہ ذات جو عزّت میں بلند ہے کہ دیکھنے والوں کی نگاہ وہاں تک نہیں جاسکتی اور اپنے لطف میں نزدیک ہوا یہاں تک کہ فکروں کی قوت وہاں تک نہ پہنچ سکی اے وہ خدا جو بادشاہت میں ایک ہے، اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی مثل نہیں ہے اور منفرد ہے نعمتوں اور کبریائی میں، اس کی شان جبروت میں تو اس کی کوئی ضد نہیں ہے۔

(۴)۔ اے وہ ذات جس کی ہیبت کبریائی میں عقول وخیالات کے لطائف حیران ہیں اور جس کی عظمت کے کمترین پایہ کے لئے مخلوق کی نگاہیں عاجز ہیں اے وہ خدا جس کی ہیبت کے سامنے چہرے متواضع ہیں اور جس کی عظمت کے سامنے گردنیں خاضع ہیں اور دل جس کے خوف سے حراساں ہیں۔

(۵)۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اسی تعریف کے واسطہ سے جو ترے علاوہ کسی کے لئے مناسب نہیں ہے اور اس چیز کے ذریعہ جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اپنے اُپر مومنین میں سے دعا کرنے والوں کے لئے اور

اس کے ذریعہ جس کے قبول کرنے کی ضمانت لی ہے اپنے اوپر دعا
کرنے والوں کے لئے ۔

(۶)۔ اے بہترین سنے والے اے بہترین دیکھنے والے اورسب سے
جلدی حساب لینے والے مستحکم قوت کے مالک درود نازل کر محمدؐ
خاتم النبیین پر اور ان کے اہل بیت علیہم السلام پر۔

(۷)اور اس بہترین مہینہ میں میرے لئے بہترین حصہ کو میرا
مقدر ونصیب قرار دے اور اپنے فیصلہ میں میرے لئے حتمی قرار
دے اس بہترین چیز کو جس کا قصد کیا ہے اور میرے لئے سعادت
پر خاتمہ کر جس میں تو نے ختم کیا ہے اور مجھ کو زندگی دے جیسی کہ تو
نے زندگی دی ہے مجھ کو بھر پور اور مجھ کو موت دے سرور وغفران
کی حالت میں ۔

(۸)۔ اور تو ولی ہو جا میری نجات کا برزخ کے سوال میں اور مجھ سے
منکر اور نکیر کو دور کر دے اور میری آنکھ کو مبشّر اور بشیر کو دکھا دے
اور میرے لئے اپنی بہشت اور رضوان میں مقام اور عیش وآرام
اور بڑا ملک قرار دے اور درود نازل فرما زیادہ محمدؐ وآل محمدؐ پر۔

﴿حدیث نمبر: 10﴾

محمد بن ذکوان سے جو سجاد کے نام سے مشہور ہے کیوں کہ اتنا سجدہ کیا اور سجدے میں اتنے روئے کہ نابینا ہو گئے انہونے کہا میں نے حضرت اما جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں فدا ہو جاؤں یہ ماہ رجب ہے ہم کو اس میں کوئی دعا تعلیم فرمائیں کہ خدا وند عالم اس کے ذریعہ فائدہ عطا کرے حضرت نے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم روزانہ رجب میں دن رات کی نمازوں کے بعد اور صبح وشام (یہ دعا) پڑھو۔

يَا مَنْ أَرْجُوْهُ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَآمَنُ سَخَطَهُ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ، يَا مَنْ يُعْطِي الْكَثِيرَ بِالْقَلِيْلِ، يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ سَأَلَهُ، يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ لَمْ يَسْأَلْهُ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ تَحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً أَعْطِنِي بِمَسْأَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعَ خَيْرِ الْآخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّي بِمَسْأَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيْعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْآخِرَةِ، فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوْصٍ مَا أَعْطَيْتَ، وَزِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ۔

راوی کہتا ہے کہ پھر حضرت نے اپنی داڑھی اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑی اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کو ہلاتے ہوئے تضرّع وزاری کی حالت میں اس دعا کے بعد یہ کلمات پڑھے..

يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَاالنَّعْمَآءِ وَالْجُودِ يَا ذَاالْمَنِّ وَالطَّوْلِ

حَرِّمْ شَیْبَتِیْ عَلَی النَّارِ۔ [1]

اے وہ خدا جس سے ہر نیکی کی امید کرتا ہوں اور ہر شر کے وقت اس کے غصّہ سے اَمن چاہتا ہوں، اے وہ خدا جو زیادہ عطا کرتا ہے کم کے مقابلے میں، اے وہ خدا جو اسے عطا کرتا ہے جو اس سے سوال کرتا ہے، اے وہ جو اسے عطا کرتا ہے جو اس سے سوال نہ کرے اور جو اس کو نہ پہچانے، اپنی رحمت و لطف سے مجھ کو عطا کر میرے سوال کی بنا پر دنیا کی کل نیکی اور آخرت کی کل نیکی اور میرے سوال کے مطابق مجھ سے دور کر دے دنیا کی اور آخرت کی تمام برائیاں کیوں کہ تیری عطا میں نقص نہیں ہے اور میرے لئے اپنے فضل کو زیادکر اے کریم۔

اے صاحب جلالت و بزرگواری، اے نعمت اور بخشش والے، اے عطا وکرم والے میرے بڑھاپے کو جہنّم پر حرام قرار دے دے۔

(۲)۔استغفار

حدیث نمبر: 11

آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے جو شخص رجب کے مہینہ میں سو

---

[1] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۱۱ ب ۸ فصل ۲۳ من الدعوات؛ بحار، ج ۹۵، ص ۳۹۰، ح ۱، ب ۱۰۴.

مرتبہ پڑھے،

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ أَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ [۱]

اور استغفار کے بعد صدقہ دے تو خدا اس کے لئے رحمت و مغفرت کو خاتمہ قرار دیتا ہے اور جو شخص چار سو (۴۰۰) مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے شہید کا اجر لکھتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:12﴾

جناب سید بن طاؤس نے اقبال الاعمال میں اس روایت کو نقل کی ہے کہ ماہِ رجب میں صبح کے وقت ستّر (۷۰) مرتبہ اور شام کے وقت ستّر (۷۰) مرتبہ کہے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ،

اور جب ختم کرے تو ہاتھوں کو بلند کرے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ۔

تو اگر ماہ رجب میں مرے گا تو خدا اس سے راضی ہوگا اور جہنم کی آگ

---

۱ اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۱۶، ب ۸، فصل ۲۳؛ وسائل آل، ج ۱۰، ص ۴۸۴، ح ۳ س (۱۳۹۰۷) ، ب ۲۷؛ وسائل اسلامیہ، ج ۷، ص ۳۵۹، ح ۳ س (۱۳۹۱۱) ب، ۲۷.

ماہِ رجب کی برکت سے اس کو نہ چھوئے گی۔ [1]

﴿حدیث نمبر: 13﴾

اس پورے مہینہ میں ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھے:
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ وَ الْآثَامِ۔ [2]
تاکہ خداوند عالم اس کو بخش دے۔

(۳) ۔ کلمہ لا الہ الا اللہ

﴿حدیث نمبر: 14﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے جو شخص رجب کے مہینہ میں ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ کہے:
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ تو خدا اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جنت میں اس کے لئے سو (۱۰۰) شہر

---

[1] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۱۷، ب ۸، فصل ۲۴۔

[2] مفاتیح نوین، ص ۶۱۶، ح ۱۲۔

بنا تا ہے ۔ ل

(۴)۔سورۂ حمد

﴿حدیث نمبر:15﴾

جناب مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ حضرت أمیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص ماہ رمضان وشعبان ورجب میں ہر رات اور ہر دن میں،

(۱)۔ سورۂ حمد، آیت الکرسی، **قُل یَا اَیّھَا الکَافِرُون**، **قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحد**، **قُل أعُوذُ بِرَبّ الْفَلَقْ**، **قُل أعُوذُ بِرَبّ النَّاس** میں سے ہر ایک تین مرتبہ پڑھے۔

(۲)۔ اور تین بار کہے: **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**۔

(۳)۔اور تین بار پڑھے **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ**۔

(۴)۔اور تین بار پڑھے **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ**۔

ل اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۱۶، ب ۸، فصل ۲۳۔

(۵)۔اور چار سو(۴۰۰) مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ [۱]
تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دے گا چاہے وہ بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں اور دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۵)۔سورۂ اِخلاص

﴿حدیث نمبر: 16﴾

جناب سید بن طاؤس نے اقبال الاعمال میں ماہِ رجب میں سورۂ اخلاص کے دس (۱۰) ہزار بار یا ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ یا سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے کی فضیلت بیان کی ہے۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا،

مَنْ قَرَأَ فِيْ عُمْرِهِ عَشْرَةَ آلَافِ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ (صَافِيَةٍ)فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَارِجًا مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ فَيَسْتَقْبِلُهُ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يُبَشِّرُوْنَهُ بِالْجَنَّةِ۔ [۲]

جو شخص ماہِ رجب میں صاف نیّت کے ساتھ دس (۱۰) ہزار مرتبہ قل ھو

---

[۱] زاد المعاد، ص ۱۸، ب ۱، ف ۳، اعمال رجب.

[۲] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۱۷، ب ۸، فصل ۲۴.؛ وسائل اس ج ۷ ص ۳۵۹ ح ۶ ب ۲۷؛

اللہ احد کی تلاوت کرے تو روز قیامت گناہوں سے پاک مثل روزِ ولادت محشور ہوگا تو اس وقت ستّر (۷۰) فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور اس کو جنّت کی بشارت دیں گے۔

﴿حدیث نمبر: 17﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:
جو شخص ماہِ رجب کی ایک رات میں سو (۱۰۰) مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے دو (۲) رکعت نماز میں تو گویا اس نے سو (۱۰۰) سال روزہ رکھا خدا کی راہ میں اور خداوند عالم سو (۱۰۰) قصر اس کو مرحمت فرمائے گا اور ہر قصر پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کے پڑوس میں ہوگا۔ [۱]

(۶)۔نمازیں

﴿حدیث نمبر: 18﴾

جناب سید بن طاؤس نے روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ جو شخص روزِ جمعہ ماہِ رجب میں چار (۴) رکعت نماز پڑھے ظہرو

---

[۱] وسائل آل، ج۸، ص۹۵ ح۶ (۱۰۱۶۲)، ب۵؛ بحار، ج۹۵، ص۳۸۱، ح اب۱۰۳۔

عصر کے درمیان اور ہر رکعت میں حمد ایک مرتبہ اورآیت الکرسی سات (۷) مرتبہ اور (سورہ) **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد** پانچ (۵) مرتبہ پڑھے پھر دس (۱۰) مرتبہ کہے: **أَ سْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ أَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ**۔[۱]

تو خداوند عالم اس دن سے جس دن یہ نماز پڑھی ہے اس دن تک جب موت آئے ہر روز ہزار (۱۰۰۰) نیکیاں لکھے گا اور اس کو ہر آیت کے بدلہ میں جو پڑھی ہے جنّت میں سرخ یاقوت کا ایک شہر اور ہر حرف کے بدلہ میں سفید موتی کا قصر جنّت میں عطا کرے گا اور حورالعین سے اس کی شادی کرے گا اور اس سے راضی ہوگا اور وہ عابدوں میں لکھا جائے گا اور اس کا خاتمہ سعادت اور مغفرت پر ہوگا۔

(۷)۔ ۶۰ رکعت نماز

﴿حدیث نمبر: 19﴾

جو شخص ماہِ رجب میں ساٹھ (۶۰) رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر شب میں دو (۲) رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں حمد ایک مرتبہ اور قل

---

[۱] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۲۰۰، ب ۸، فصل ۲۲.

یاایّھا الکافرون تین (۳) مرتبہ اور قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ اور جب سلام پڑھ لے تو ہاتھوں کو بلند کر کے دعا پڑھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے۔ وہ دعا یہ ہے۔

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلنَّبِيِّ الْاُمِّيْ وَ آلِهِ۔ [۱]

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے ملک اور تعریف اسی کے لئے ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہے نیکی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے اور کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے مگر بلند و عظیم خدا سے خدایا درود نازل فرما محمد پیغمبر امیؐ پر اور ان کی آلؑ پر۔

رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس عمل کو بجا لائے تو بیشک خدائے سبحان اس کی دعا کو قبول کرے گا اور ساٹھ (۶۰) حج اور ساٹھ (۶۰) عمرہ کا ثواب عطا کرے گا۔

---

[۱] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۹۹، ب ۸، فصل ۲۲؛ بحار، ج ۹۵، ص ۳۸۰، ح ۱، فصل، ب ۲۲/۱۰۳.

(۸)۔ ۱۰ رکعت نماز

﴿حدیث نمبر: 20﴾

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے:
جو شخص ماہِ رجب کی راتوں میں سے کسی ایک رات میں دس (۱۰) رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں حمد کے بعد ایک بار قل یا ایّھا الکافرون اور تین (۳) مرتبہ سورہ توحید تو خدا اس کے تمام گناہ از راہ کرم بخش دے گا۔ [۱]

(۹)۔ اعمال لیلۃ الرّغائب

واضح رہے کہ ماہ رجب کی پہلی شب جمعہ کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں اور اس میں بہت فضیلت کے ساتھ آنحضرتؐ کا ایک عمل وارد ہوا ہے جسے جناب سید نے کتاب اقبال الاعمال میں اور آقائے مجلسی علیہ الرحمہ نے اجازہ بنی زہرہ میں نقل کیا ہے۔

---

[۱] اقبال، ج ۳، ص ۱۷۹، ب ۸ فصل ۸؛ وسائل آل، ج ۸، ص ۹۵، ح ۵ ب ۵؛ بحارالانوار، ج ۹۵، ص ۳۸۰ ب ۱۰۳

﴿حدیث نمبر: 21﴾

اُن فضیلتوں میں سے یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بیشمار گناہ بخشے جائیں گے اور جو شخص اس نماز کو پڑھے جب اس کی قبر کی پہلی رات آئے گی تو خدا اس نماز کا ثواب اس کی قبر میں بھیجے گا خوب صورت شکل میں، فصیح زبان کے ساتھ، وہ اس سے کہے گی اے میرے دوست تجھ کو بشارت ہو کہ نجات پا گیا ہر سختی اور مصیبت سے، تو وہ کہے گا کہ تو کون ہے خدا کی قسم میں نے تجھ سے بہتر چہرہ نہیں دیکھا اور تجھ سے زیادہ میٹھا کلام نہیں سنا تجھ سے زیادہ اچھی خوش بو نہیں سونگھی تو وہ جواب دے گی کہ میں تمھاری وہ نماز ہوں جو فلاں رات فلاں مہینہ فلاں سال میں بجا لایا تھا میں آج تمہارے پاس آئی ہوں تا کہ تمہارا حق ادا کروں اور تمہاری مونس تنہائی بنوں اور تمہاری وحشت کو دور کروں اور جب صور پھونکا جائے گا تو میں تم پر سایہ کروں گی قیامت میں۔ خوشا بحال کہ تم سے نیکی معدوم نہیں ہوئی۔ [1]

---

[1] بحار، ج ۹۵، ب ۲۵، ص ۳۹۶، ح اب ۱۰۶۔

(۱۰)۔ اعمال لیلۃ الرغائب کا طریقہ

﴿حدیث نمبر: 22﴾

اور اس رات کے اعمال کا طریقہ یہ ہے کہ ماہِ رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے جب شب جمعہ آجائے تو نماز مغرب اور عشا کے درمیان میں بارہ (۱۲) رکعت نماز پڑھے ہر دو (۲) رکعت ایک سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور تین (۳) مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنا اور بارہ (۱۲) مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو ستّر (۷۰) مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اَلنَّبِيِّ الْاُمِّيْ وَ عَلٰى آلِهِ پھر سجدہ میں جائے اور ستّر (۷۰) مرتبہ کہے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْح پھر سر سجدہ سے اٹھائے اور ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے: رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْظَمُ پھر سجدہ میں جائے اور ستّر (۷۰) مرتبہ کہے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ پھر اپنی حاجت طلب کرے انشاء اللہ بر آئے گی۔ [۱]

---

[۱] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۸۶، ب ۸ فصل ۱۲۔

﴿حدیث نمبر: 23﴾

(۱۶)۔اور جان لو کہ ماہِ رجب میں زیارت امام رضا علیہ السلام مستحب اور مخصوص ہے۔ [۱]

﴿حدیث نمبر: 24﴾

(۱۷)۔ماہِ رجب میں عمرہ فضیلت رکھتا ہے اور روایت میں ہے کہ حج کی فضیلت کے قریب ہے۔ [۲]

﴿حدیث نمبر: 25﴾

اور منقول ہے کہ جناب علی بن الحسین علیہ السلام نے ماہِ رجب میں عمرہ کیا تھا اور روز و شب خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھتے تھے اور برابر سجدہ میں رہتے تھے دن اور رات سجدہ میں آپ علیہ السلام یہ ذکر پڑھے تھے

عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنَ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ. [۳]

---

[۱] کافی، ج ۴، ص ۵۸۴، ح ۲، فصل زیارت ابی الحسنؑ؛ تہذیب، ج ۶، ص ۸۴، ح ۲ (۱۶۶) ب ۳۴.

[۲] وسائل آل ج ۱۱، ص ۲۵۳، ح ۲۳ (۱۴۷۲۳)، ب ۴.

[۳] اقبال، ج ۳، ص ۲۱۸، ب ۸، فصل ۲۶.

﴿ب﴾ ماہِ رجب میں شب و روز کے مخصوص اعمال

﴿1﴾ اعمال شب اوّل ماہ رجب:

ماہ رجب کی پہلی رات فضیلت والی رات ہے اس میں چند اعمال ہیں۔

(۱)۔ دعائے چاند

﴿حدیث نمبر: 26﴾

جب چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ أَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّی وَرَبُّكَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ [۱]

یااللہ نیا چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع کر (اے چاند) تیرا اور میرا رب وہ اللہ ہے جو عزت و جلال والا ہے۔

﴿حدیث نمبر: 27﴾

اور آنحضر صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

---

[۱] بحار، ج ۹۵، ص ۳۷۶، ح ۱، ب ۲۲.

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ وَ أَعِنَّا عَلَى الصِّيَامِ وَ الْقِيَامِ وَ حِفْظِ اللِّسَانِ وَ غَضِّ الْبَصَرِ وَ لَا تَجْعَلْ حَظَّنَا مِنْهُ الْجُوْعَ وَ الْعَطَشَ۔ [۱]

یا اللہ رجب اور شعبان میں ہم پر برکت نازل فرما اور ہمیں رمضان کے مہینہ میں داخل فرما اور ہماری مدد فرما دن میں روزہ رکھنے، رات میں عبادت کرنے، زبان کو روکنے اور نگاہیں نیچی رکھنے میں اور اس مہینہ میں ہمارا حصہ محض بھوک و پیاس قرار نہ دے۔

(۲)۔ غسل کرنا

﴿حدیث نمبر:28﴾

بعض علما نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص ماہِ رجب کو پائے اور (وہ اس ماہ کے) ابتدا میں، درمیان اور آخر میں غسل کرے تو وہ اس طرح گناہ سے باہر آتا ہے جیسے کہ شکم مادر سے تازہ پیدا ہوا ہو۔ [۲]

---

۱ بحار، ج ۹۵، ص ۳۷۶، ح ۱، ب ۲۲.

۲ اقبال الاعمال، ج ۳، فصل ۴، ص ۱۷۳، ب ۸؛ وسائل آل، ج ۳، ص ۳۳۴، ح ۱، ب ۲۲.

(۳)۔ زیارت امام حسینؑ

حدیث نمبر: 29

رجب کی پہلی رات اور پہلے دن کو زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھنا مستحب ہے اور روایت معتبرہ میں ہے کہ جس نے پہلے رجب کو زیارت امام حسینؑ کی تو اس پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ [۱]

(۴)۔ ۲۰ رکعت نماز

حدیث نمبر: 30

نماز مغرب کے بعد بیس (۲۰) رکعت نماز پڑھے سورہ حمد اور سورہ توحید کے ساتھ اور دو (۲) رکعت پر سلام پڑھے تا کہ اس کے اہل و عیال اور مال و اولاد محفوظ رہیں اور عذاب قبر سے پناہ میں ہو اور صراط سے بے حساب بجلی کی طرح گذر جائے۔ [۲]

---

[۱] زاد المعاد، ص ۱۹، ب ۱، فصل ۴، اعمال رجب۔

[۲] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۷۸، ب ۸، فصل ۸؛ بحار، ج ۹۵، ص ۳۷۹، ح ۱، ب ۱۰۳؛ وسائل آل، ج ۸، ص ۹۴، ح ۲، ب ۵.

(۵)۔ ۲ رکعت نماز

﴿حدیث نمبر: 31﴾

نمازِ عشا کے بعد دو (۲) رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سُـورَۂ حَـمْـدوَألَمْ نَشْرَحْ ایک مرتبہ اور سُورَۂ تَوْحِیْد تین (۳) مرتبہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ حَمْد وَ ألَم نَشرَح اور تَوحِید و مُـعـوَّذَتَیْن پڑھے اور سلام نماز پھیرنے کے بعد تیس (۳۰) مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہے اور تیس (۳۰) مرتبہ صلواۃ پڑھے تا کہ خدا اس کے گناہوں کو بخش دے اور وہ ایسا ہو جائے جیسا کہ ابھی پیدا ہوا ہو۔ [۱]

(۶)۔ ۳۰ رکعت نماز

﴿حدیث نمبر: 32﴾

تیس (۳۰) رکعت نماز پڑھے ہر دو (۲) رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور ہر رکعت میں حَمد اور قُلْ یَـا اَیُّهَـا الْکَـافِرُوْنَ ایک مرتبہ اور

---

[۱] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۷۸، ب ۸، فصل ۸، ؛ وسائل آل، ج ۸، ص ۹۵، ح ۳ ب ۵؛ بحارالانوار، ج ۹۵، ص ۳۷۹ ب ۱۰۳.

تَوْحِيْد تین (۳) مرتبہ پڑھے ایک روایت میں رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو مؤمن ومؤمنہ اس عمل کو انجام دے خداوند عالم اس کے تمام گناہوں کو معاف کردے گا اور آیندہ سال تک نمازیوں کی فہرست میں اس کا نام لکھے گا اور وہ نفاق سے پاک ہوجائے گا۔ [۱]

(۷)۔شب بیداری

﴿حدیث نمبر: 33﴾

وہ عمل بجالائے جس کو شیخ نے مصباح المتہجد میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عمل شب اول رجب کی روایت ابوالبختری وہب بن وہب نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے کی ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہون نے امیرالمومنین علیہ السلام سے کہ آنخضرت علیہ السلام کو پسند تھا کہ اپنے کو سال کی چار (۴) راتوں میں فارغ رکھیں یعنی ان میں شب بیداری کرے عبادت کی حالت میں اور وہ چار (۴) راتیں ماہِ رجب کی پہلی رات، شبِ نیمہ شعبان، شبِ عید

---

۱ اقبال ص ۱۷۷، ب ۸ فصل ۸؛ مفاتیح نوین، ص ۶۲۰ ح ۶، اعمال مخصوص رجب.

فطر، اور شبِ عید قربان ہے۔ [۱]

(۸)۔ دعائے شبِ اوّل ماہِ رجب

﴿حدیث نمبر:34﴾

اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا ماہِ رجب کی پہلی رات میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ مَلِكٌ وَأَنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرٌ وَأَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبِّی لِيُنْجِحَ لِی بِكَ طَلِبَتِی اَللّٰهُمَّ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَنْجِحْ طَلِبَتِی۔ [۲]

اے خدا تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو بادشاہ ہے اور ہر چیز پر قادر ہے اور تو جن کو چاہتا ہے اپنے حکم سے موجود کرتا ہے خدایا میں تیری جانب متوجہ ہوں تیرے نبی محمدؐ نبی رحمہ کے ذریعہ (اللہ کا درود ہو ان پر اور

---

[۱] وسائل آل، ج ۷، ص ۴۷۸، ح ۳ (۹۹۰۵)، ب ۳۵؛ بحار، ج ۸۸، ص ۱۲۸، ح ۲۶ ب ۱۰۷.

[۲] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۷۴، ب ۸، فصل ۶،؛ بحار، ج ۹۵، ص ۳۷۷، ح ۱، ب ۱۰۳.

ان کی آل پر) اے محمدؐ اے اللہ کے رسول میں آپ کے ذریعہ اللہ کی طرف متوجہ ہوں جو میرا اور آپ کا رب ہے تاکہ آپ کے ذریعہ میرا مطلوب عطا کردے خدایا اپنے نبی محمدؐ اور ان کے اہل بیت کے سب ائمہ کے ذریعہ (اللہ کا درود ہو نبی اور ائمہ معصومین پر) میری حاجتوں کو برلا۔ پھر اپنی حاجت طلب کرے۔

﴿2﴾ اعمال روزِ اوّل ماہِ رجب

یہ فضیلت اور اہمّیت کا دن ہے اور اس میں چند اعمال ہیں۔

(۱)۔ روزہ رکھنا

﴿حدیث نمبر: 35﴾

اس دن روزہ رکھنا ثواب ہے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اسی دن کشتی میں سوار ہوئے اور حکم دیا کہ جو لوگ کشتی میں ہیں روزہ رکھیں اور جو شخص اس دن روزہ رکھے تو جہنم کی آگ ایک سال کے راستہ کے برابر اس سے دور ہوتی ہے۔ [۱]

---

[۱] تہذیب الاحکام، ج۴، ص ۳۰۶، ح۱، ب ۷۰؛ اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۹۲ فصل ۱۷.

(۲)۔ غسل کرنا

﴿حدیث نمبر: 36﴾

سید بن طاؤس فرماتے ہیں کہ عبادات کی کتابوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حدیث موجود ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کہ جس نے ماہِ رجب کو پایا اوراول رجب...کوغسل کیا ہوتو وہ گناہوں سے پاک ہوگا اس دن کی طرح جس دن پیدا ہوا تھا۔ [۱]

(۳)۔زیارت امام حسینؑ

﴿حدیث نمبر: 37﴾

شیخ طوسی نے روایت کی ہے بشیر دہّان سے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جوشخص زیارت امام حسین علیہ السلام ماہ رجب کے پہلے دن پڑھے تو خدااس کوضرور بخش دے گا۔ [۲]

---

[۱] اقبال ج ۳،ص ۱۷۳،ب ۸ ،ف ۴؛ مفاتیح نوین ص ۶۲۰.

[۲] تہذیب، ج ۶،ص ۴۸، ح ۲۲،س (۱۰۷)، ب ۱۶؛ بحار، ج ۹۸،ص ۹۷، ح ۲۱،ب ۳۰.

(۴)۔ نماز حضرت سلمانؓ

﴿حدیث نمبر: 38﴾

یہ دس (۱۰) رکعت نماز ہے ہر دو (۲) رکعت کے بعد سلام پڑھے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور تین مرتبہ سورہ قُل ھوَ اللّٰہُ اَحَد اور تین مرتبہ سورہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن پڑھے اور ہر سلام کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو یگانہ ہے اسکا کوئی ثانی نہیں حکومت اسکی اور حمد اسی کی ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ جسے موت نہیں، بھلائی اسی کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔[1]

---

[1] اقبال الاعمال، ج ۳، ص ۱۹۹، ب ۸، فصل ۲۲.

اے معبود! جو کچھ تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روکے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور نفع نہیں دیتا کسی کا بخت سوائے تیری دی ہوئی خوشبختی کے۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھیرے۔

واضح رہے کہ اس دن کے لئے حضرت سلمانؓ کی ایک اور نماز بھی ہے یہ دو رکعت ہے ہر رکعت میں حمد کے بعد تین مرتبہ توحید پڑھے اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اس کے فوائد یہ ہیں کہ تمام گناہوں کی مغفرت ہوگی، فتنہ قبر اور عذاب قیامت سے محفوظ رہے گا، اور مرض جزام و برص اور ذات الجنب سے دور رہے گا۔ [1]

﴿3﴾ تیرہویں رات کے اعمال

واضح رہے کہ ماہ رجب، ماہ شعبان اور ماہ رمضان میں سے ہر ایک مہینہ میں مستحب ہے کہ تیرویں کی رات میں دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ حمد، یٰس، تبارک الملک اور قل ھو اللہ احد ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اور چودہویں کی رات میں چار رکعت نماز دو سلام کے ساتھ اسی طرح سے پڑھے اور پندرہویں کی رات میں

---

[1] اقبال، ج ۳، ب ۸، فصل ۲۲، ص ۱۹۸)؛ وسائل آل، ج ۸، ص ۹۶، ح ۷، س (۱۰۱۶۳)، ب ۵.

چھ رکعت نماز تین سلام کے ساتھ اسی طریقہ سے پڑھے۔

حدیث نمبر:39

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص ایسا کرے گا وہ ان تین مہینوں کی کل فضیلت حاصل کرے گا اس کے شرک کے علاوہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[۱]

4 تیرہواں دن کے اعمال

حدیث نمبر:40

بنا بر مشہور تیرہ (۱۳) رجب تیں (۳۰) عام الفیل روز ولادت باسعادت حضرت امام أمیر المومنین علی علیہ السلام ہے آپ کی ولادت خانہ خدا (بیت اللہ الحرام) میں واقع ہوئی ہے اور یہ فضیلت صرف آپؑ سے مختص ہے یہاں تک کہ کسی اولو العزم پیغمبرؑ کو بھی حاصل نہیں۔ اور یہ تیرہ تاریخ اَیَّامُ الْبِیْض کی ابتدا ہے اس دن اور دو دن اس کے بعد کے روزوں کا بہت

---

[۱] اقبال الاعمال، ج ۳، فصل ۵۰، ص ۲۳۰؛ وسائل آل، ج ۸، ص ۲۴ ح ۱، س (۱۰۰۲۹)، ب ۳.

ثواب بیان ہوا ہے۔ [1]

﴿5﴾ پندرہویں رات کے اعمال

یہ بہت فضیلت اور شرافت والی رات ہے اس میں چند اعمال ہیں

(۱)۔ غسل کرنا۔{۱}

(۲)۔ پوری رات عبادت میں گذارنا۔{۲}

(۳)۔ زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھنا۔{۳}

(۴)۔ چھ رکعت نماز پڑھنا جو تیرہویں کی رات میں ذکر ہوئی ہے۔{۴}

(۵)۔ تیس (۳۰) رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور دس مرتبہ قل ھواللہ احد{۵}

(۶)۔ بارہ رکعت نماز ہر دو رکعت پر سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں **سُوْرَۂ حَمْد ، سُوْرَۂ تَوْحِیْدِ ، سُوْرَۂ نَاسِ ، آیَۃُ الْکُرْسِی ، اور سُوْرَۂ قَدْر** ہر ایک کو چار مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد چار مرتبہ کہے: **اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ لَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِہٖ وَلِیًّا** اس کے بعد جو چاہے مانگے{۶}

---

[1] اقبال ، ج ۳، ص ۲۳۳، ب ۸، ف ۵۶. (۳/۲/۱) زادالمعاد، ص ۱۹ و ۲۰، ب ۱، ف ۴. (۴) ص ۳۸ پر گذری ہے. (۵) اقبال ، ج ۳، ص ۲۳۴، ب ۸، ف ۵۸ (۶) اقبال ص ۲۳۳ ب ۸ ف ۵۷

﴿6﴾ پندرھواں دن کے اعمال۔

پندرہ رجب برکت اور فضیلت والا دن ہے اس میں بھی چند اعمال ہیں

(۱)۔ غسل کرنا ہے۔

(۲)۔ زیارت قبر حضرت امام حسین علیہ السلام ہے۔ [۱]

﴿حدیث نمبر:41﴾

ابن ابی نصرت سے منقول ہے کہ میں نے سوال کیا حضرت امام رضا علیہ السلام سے کہ کس مہینہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کروں آپؑ نے فرمایا کہ نیمہ رجب اور نیمہ شعبان میں۔ [۲]

(۳)۔ نماز حضرت سلمانؓ ہے جو روز اول رجب میں بیان ہوئی ہے۔

(۴)۔ چار (۴) رکعت نماز پڑھے (ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے) اور سلام کے بعد ہاتھ کو بارگاہ خداوندی میں پھیلا کر یہ دعا کہے:

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّار، وَیَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ، أَنتَ کَھْفِی حِیْنَ

---

[۱] مصباح، ص ۸۰۷؛ اقبال ج ۳، ص ۲۳۶، ب ۸ ف ۶۱.

[۲] تہذیب، ج ۶، ص ۴۸ ح ۲۳ س ۱۰۸ ب ۱۶؛ بحار، ج ۹۸، ص ۳۴۶، ح ۱، ب ۴۴؛ وسائل، ط آل البیت، ج ۱۴، ص ۴۶۶، ح ۲ س (۱۹۶۱۳)، ب ۵۰.

تُعيِيْنِى الْمَذَاهِبُ و أَنتَ بَارِئُ خَلْقِيْ رَحمَةً بِيْ، وَقَدْ كُنتَ عَنْ خَلْقِيْ غَنِيًّا،

﴿۲﴾۔ وَلَوْلَا رَحمَتُكَ لَكُنتُ مِنَ الْهَالِكِيْنَ، وَأَ نتَ مُؤَيِّدِى بِالنَّصرِ عَلٰى أَعْدَائِى، وَلَوْلَا نَصرُكَ إِيَّاىَ لَكُنتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِيْنَ،

﴿۳﴾۔ يَا مُرْسِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا، وَمُنْشِئَ الْبَرَكَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا، يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالشُّمُوْخِ وَالرِّفْعَةِ فَأَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ يَتَعَزَّزُونَ،

(٤) وَيَا مَنْ وَضَعَتْهُ الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُوْنَ، اَسْئَلُكَ بِكَيْنُوْنِيَّتِكَ الَّتِيْ اشْتَقَقْتَهَا مِنْ كِبْرِيَائِكَ،

﴿۵﴾۔ وَأَسْئَلُكَ بِكِبْرِيَائِكَ الَّتِى اشْتَقَقْتَهَا مِنْ عِزَّتِكَ، وَأَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِى اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلٰى عَرْشِكَ فَخَلَقْتَ بِهَا جَمِيْعَ خَلْقِكَ فَهُمْ لَكَ مُذْعِنُونَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِه۔ [1]

(۱)۔ اے خدا اے سرکشوں کے ذلیل کرنے والے اے مومنوں کوعزت دینے والے تو ہی میری پناہ ہے جب راستے مجھ کوتھکا دیں اور تو ہی میرا پیدا کرنے والا ہے میرے ساتھ مہربانی کرتے ہوئے درآں حالیکہ تو میرے پیدا کرنے سے مستغنی تھا۔

(۲)۔ اگر تری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہونے والوں میں ہوتا اور تو ہی

---

[1] اقبال، ج ۳، ص ۲۳۷ ب ۸، ف ۶۳.

میرے دشمنوں کے مقابلہ میں میری مدد کرنے والا ہے اور اگر تیری مجھ کو مدد حاصل نہ ہوتی تو میں رسوا ہونے والوں میں ہوتا۔

(۳)۔اے رحمتوں کے بھیجنے والے اپنے معدن رحمت سے اور برکت کے ظاہر کرنے والے اس کے مقام سے اے وہ ذات جس نے اپنے کو مخصوص کیا ہے بلندی سے پس اس کے دوست اس کی وجہ عزت پا رہے ہیں۔

(۴)۔اور اے وہ ذات جس کے مقابلہ میں دنیا کے بادشاہوں نے گردنوں میں طوق ذلت پہنا پس وہ اس کی ذلت سے ڈرے رہے۔

(۵)۔میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری ذات کی حقیقت کے واسطہ سے جس کو تو نے اپنی کبریائی سے مشتق کیا ہے اور میں سوال کرتا ہوں تیری عزت کے واسطہ سے جس کے ذریعہ سے تو عرش پر غالب ہے اور تو نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے تو وہ سب کے سب تیرے معترف ہیں کہ تو درود نازل فرما محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر۔

حدیث میں ہے کہ جو صاحب غم اس دعا کو پڑھے گا خداوند عالم اس کو غم سے نجات عطا کرے گا۔

﴿7﴾ عمل اُمِّ داوٗد

﴿حدیث نمبر: 42﴾

یہ اس دن کا بہترین عمل ہے اور حاجتوں کے پورا ہونے میں، کشف کرامات، اور ظالموں کو دور کرنے میں بے حد موثر ہے۔ [1]

﴿عمل اُمِّ داوٗد کا طریقہ﴾

جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ کی کتاب مصباح کی بنا پر یہ ہے کہ جب چاہے کہ اس عمل کو بجالائے تو روزہ رکھے تیرہ چودہ پندرہ رجب کو پندرہویں دن وقت زوال غسل کرے اور زوال کے بعد نماز ظہر وعصر کو بجالائے بہترین رکوع اور سجدہ کے ساتھ اور تنہائی کے مقام میں ہو کہ کوئی چیز اس کو مشغول نہ کر سکے اور کوئی اس سے بات نہ کرے اور جب نماز سے فارغ ہوجائے تو رو بقبلہ رہے اور **سُورَۂ حَمْد** کو سو (۱۰۰) مرتبہ **سُورَۂ اِخلَاص** کو سو (۱۰۰) مرتبہ اور **آیَۃُ الْکُرسِی** کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد **سُوْرَۂ اَنْعَام**، **سُوْرَۂ بَنِیْ**

---

[1] زاد المعاد ص ۲۶ تا ۳۳ دعائے ام داوٗد در مصباح المتہجد ص ۸۷ تا ۸۱۲ ضمن ح ۱۴/۸/۱۷۔

اِسْرَائِیل، سُوْرَۂ کَہْف، سُوْرَۂ لُقْمَان، سُوْرَۂ یٰس، سُوْرَۂ صَافَّات، سُوْرَۂ حٰم سَجْدَۃ، سُوْرَۂ حٰمٓعٓسٓقٓ، سُوْرَۂ حٰم دُخَان، سُوْرَۂ وَاقِعَۃ، سُوْرَۂ مُلْك، سُوْرَۂ ن، سُوْرَۂ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھے اوراس کے بعد تمام سورے قرآن کے آخر تک پڑھے اور جب اس سے فارغ ہوتو رو بقبلہ رہے اور دعا پڑھے (دعا مفاتیح میں اعمال نیمہ رجب کے ذیل ص ۲۶۱ پر مذکور ہے) پھر زمین پر سجدہ کرے اور خاک پر دونوں رخساروں کو رکھ کر کہے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ فَارْحَمْ ذُلِّیْ وَ فَاقَتِیْ وَ اجْتِھَادِیْ وَ تَضَرُّعِیْ وَ مَسْکَنَتِیْ وَ فَقْرِیْ اِلَیْكَ یَارَبِّ۔ [۱]

خدایا میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا تو تو میری ذلّت، احتیاج، کوشش، زاری، بینوائی اور فقر پر رحم کر اے میرے پروردگار۔ اور کوشش کرے کہ آنکھ سے آنسو نکل آئے چاہے سوئی کی نوک کے برابر ہو اس لئے کہ یہ قبولیت دعا کی علامت ہے۔

---

[۱] مصباح ص۸۱۲ ح ۱۶/۸۷۳.

﴿8﴾ ماہِ رجب کا پچیسواں دن

یہ دن باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کا دن ہے آپ پچپن (۵۵) سال کی عمر میں عراق کے شہر بغداد میں شہید ہوئے اور یہ دن آل محمدؐ اور ان کے شیعوں کے لئے مصیبت اور غم و اندوہ کا دن ہے۔

﴿9﴾ اعمالِ ستائیسویں رات

یہ بعثت کی رات اور متبرک راتوں میں سے ہے اس میں چند اعمال ہیں۔

(۱)۔ ستائیسویں رات کو غسل مستحب ہے۔اور پندرہویں رجب کی رات کی نمازیں اس رات میں بھی پڑھی جائے گی۔

﴿حدیث نمبر:43﴾

(۲)۔جناب شیخ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ ہے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رجب میں ایک ایسی رات ہے جو بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج چمکتا ہے اور وہ ستائیس رجب کی

رات ہے جس کی صبح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ مبعوث برسالت ہوئے۔ میرے شیعوں میں سے عمل کرنے والے کے لیئے اس شب میں ساٹھ (۶۰) سال کے عمل کا ثواب ہے۔

حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس رات کا عمل کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: کہ جب نماز عشا بجالا چکے اور لباس خواب میں چلا جائے تو آدھی رات سے قبل جب چاہے بیدار ہو اور بارہ (۱۲) رکعت نماز بجالائے ہر رکعت میں حمد اور چھوٹے مفصل سوروں میں سے ایک سورہ پڑھے اور مفصل سورہ سورۂ محمد سے آخر قرآن تک ہے جب سلام پڑھے ہر دو (۲) رکعت پر اور نمازوں سے فارغ ہوجائے تو سلام کے بعد بیٹھ کر حمد کو سات (۷) مرتبہ اور سورۂ ناس اور سورۂ فلق کو سات (۷) مرتبہ اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون میں سے ہر ایک کو سات (۷) مرتبہ پڑھے اور انّا انزلناہ اور آیۃ الکرسی کو بھی سات (۷) مرتبہ پڑھے اور ان سب کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ یَكُنْ لَهُ شَرِیكٌ فِی الْمُلْكِ، وَلَمْ یَكُنْ لَهُ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ عِزِّكَ عَلٰی أَرْكَانِ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ،وَذِكْرِكَ الْاَعْلٰی

الْاَعْلَى الْاَعْلىٰ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ۔[1]

حمد اس خدا کے لئے ہے جس کا کوئی فرزند نہیں ہے، اور جس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں ہے، اور ایسا مددگار نہیں ہے جو اس کی عزت میں اضافہ کرے، اور اس کو بزرگی کے ساتھ یاد کرو خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت کی حقیقت کے ساتھ جو تیری عرش کے پایہ پر ہے، اور تیری کتاب کی انتہاء رحمت کی، تیرے نام کے واسطہ سے جو بڑا بڑا بڑا ہے، اور تیرے ذکر کے واسطہ سے جو بلند بلند بلند ہے، اور تیری مکمل کلمات کے ذریعہ کہ تو درود نازل کر محمدؐ اور ان کی آل پر اور میرے ساتھ ویسے سلوک کر جس کا تو اہل ہے۔ پھر جو دعا چاہے طلب کرے۔

(۳)۔ اور زیارت مبعث حضرت امیر المومنینؑ جو اس رات کے بہترین اعمال میں سے ہے۔ آپؑ کی زیارت مخصوصہ مفاتیح میں، زیارت امیر المومنینؑ روز بعثت، کے نام سے مذکور ہے۔

(۴)۔ بارہ (۱۲) رکعت نماز پڑھے جس کا طریقہ پندرہ (۱۵) رجب کی رات کے اعمال میں بیان ہوا ہے۔

---

[1] مصباح ص ۸۱۳؛ زاد المعاد ص ۳۵۔

﴿10﴾ اعمالِ روزِ ستائیس رجب

یہ عظیم عیدوں میں سے ایک عید ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن رسول خداؐ مبعوث بہ رسالت ہوئے اور جبرئیل ان کی پیغمبری کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ اس دن کے چند اعمال ہیں:

﴿حدیث نمبر: 44﴾

(۱)۔ اس دن غسل مستحب ہے۔[۱]

(۲)۔ اس دن روزہ کا بہت ثواب ہے۔ یہ دن تمام سال کے ان چار (۴) دنوں میں سے ایک ہے جن میں روزہ رکھنا خاص امتیاز حاصل ہے۔ اس دن کا روزہ ستّر (۷۰) سال کے روزہ کے برابر ہے۔

(۳)۔ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا۔ ایک روایت میں حضرت امام صادقؑ نے فرمایا ہیں: کہ اس دن روزہ رکھو اور محمد و آل محمدؐ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجو۔[۲]

(۴)۔ زیارت حضرت رسول خداؐ اور حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام۔

---

[۱] مصباح المتہجد ص ۸۱۴، ماہ رجب.

[۲] اقبال، ج ۳، ص ۲۷۰، ب ۸، ف ۷۹ فی فضل صوم یوم مبعث؛ زاد المعاد، ص ۳۸/۳۷.

﴿حدیث نمبر:45﴾

(۵)۔ شیخؒ نے مصباح میں فرمایا ہے جو ریّان بن صلتؒ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام جس زمانہ میں بغداد میں تھے تو پندرہ رجب اور ستائیس رجب کو روزہ رکھتے تھے آپؑ کے تمام خادم بھی روزہ رکھتے تھے اور ہم کو حکم دیتے تھے کہ بارہ (۱۲) رکعت نماز بجالائیں۔ ہر رکعت میں حمد اور سورہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد حمد، و توحید اور معوذتین چار (۴) مرتبہ پڑھے اس کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمْ، چار (۴) مرتبہ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، چار (۴) مرتبہ لَا اُشْرِكُ بِرَبِّي اَحَدًا چار مرتبہ پڑھے۔[1]

﴿حدیث نمبر: 46﴾

(٦)۔ شیخؒ نے جناب حسین بن روح سے روایت کی ہے اس دن حمد وسورہ کے ساتھ بارہ (۱۲) رکعت نماز پڑھے اور سلام پڑھنے کے

---

[1] مصباح المتہجد ص۸۱۴؛ زاد المعاد ص ۳۸، ب ا، ف ۵.

بعد دعا پڑھے دعا مفاتیح نوین ص (۶۴۴) پر مذکور ہے: الحمد للہ الذی... الخ۔ [۱]

﴿11﴾ ماہِ رجب کا آخری دن کے اعمال

﴿حدیث نمبر: 47﴾

اس میں غسل وارد ہوا ہے۔ اس دن کا روزہ گذشتہ اور آیندہ گناہوں کے بخشے جانے کا سبب ہے اور نماز جناب سلمان اسی طرح پڑھے جو پہلے رجب کو گذری ہے اور اس دن روزہ کا بھی بہت ثواب ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص آخری رجب کو روزہ رکھے تو خدا اس کے گناہوں کو معاف کردے گا۔ [۲]

﴿دوسری فصل﴾

﴿الف﴾ ماہ شعبان کی فضیلت

واضح رہے کہ ماہ شعبان فضیلت ورحمت والا مہینہ ہے اور یہ سیّد الأنبیا

---

[۱] زادالمعاد، ب ا، ف ۵، ص، ۳۸؛ مصباح، ص ۸۱۶۔

[۲] زادالمعاد، ب ا، ف ۵، ص، ۴۰۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی جانب منسوب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ اس مہینہ میں روزہ دار ہوتے تھے اور اس کو رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ شعبان میرا مہینہ ہے جو شخص اس مہینہ میں روزہ رکھے گا اس پر جنّت واجب ہوگی۔

﴿حدیث نمبر:48﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے،

﴿۱﴾۔ سَمِعْتُ أَبِی قَالَ كَانَ أَبِی زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا دَخَلَ شَعْبَانُ جَمَعَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: مَعَاشِرَ أَصْحَابِی أَتَدْرُوْنَ أَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ هٰذَا شَهْرُ شَعْبَانَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ: شَعْبَانُ شَهْرِیْ أَلَا فَصُوْمُوْا فِيْهِ مَحَبَّةً لِنَبِيِّكُمْ، وَتَقَرُّبًا اِلَى رَبِّكُمْ،

﴿۲﴾۔ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِيَدِهِ لَسَمِعْتُ أَبِی الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُوْلُ: مَنْ صَامَ شَعْبَانَ مُحَبَّةَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَقَرَّبَهُ مِنْ كَرَامَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ۔[1]

---

[1] بحار، ج ۹۴، ص ۸۲، ح ۵۳، باب ۵۶، فضائل شعبان.

(۱)۔ جب ماہ شعبان داخل ہوتا تھا تو امام زین العابدین علیہ السلام اپنے اصحاب کو جمع کرتے تھے اور فرماتے تھے اے میرے اصحاب تم کو معلوم ہے کہ یہ کون سا مہینہ ہے یہ شعبان کا مہینہ ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ یہ میرا مہینہ ہے تو اس ماہ میں روزہ رکھو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی محبت کے لئے اور اپنے پروردگار کی جانب تقرب کے لئے

(۲)۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں علی بن الحسین کی جان ہے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا ہے، کہ جو شخص شعبان میں روزہ رکھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی محبت کے لئے اور خدا کے تقرب کے واسطے تو اس کو خدا اپنے کرم سے روز قیامت اپنے قریب کرے گا اور اس کے لئے جنت کو لازم قرار دے گا۔

﴿حدیث نمبر: 49﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء واجداد کے ذریعہ

سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

شَعْبَانُ شَهْرِي وَشَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِيْ كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ مِنْ شَهْرِيْ غفرَ لَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ شَهْرِيْ قِيْلَ لَهُ إِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ....[1]

ماہ شعبان میرا مہینہ ہے اور ماہ رمضان خدا کا مہینہ ہے۔ پس جو شخص میرے ماہ (شعبان) میں ایک دن روزہ رکھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور جو میرے مہینہ میں دو دن روزہ رکھے گا خدا اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف کردے گا اور جو میرے ماہ میں تین روزے رکھے گا تو اس کو کہا جائے گا کہ تو اپنے صالح عمل کا آغاز کر۔ یعنی تیرے گذشتہ سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں....

﴿1﴾ ماہ شعبان میں ایک روزہ کا اُجر جنّت ہے

﴿حدیث نمبر: 50﴾

اور جناب عبداللہ بن فضل ہاشمی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

---

[1] امالی صدوق، مجلس ٦، ح١.

سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

صِيَامُ شَعْبَانَ ذُخْرٌ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُكْثِرُ الصِّيَامَ فِيْ شَعْبَانَ إِلَّا أَصْلَحَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَ مَعِيشَتِهِ وَكَفَاهُ شَرَّ عَدُوِّهِ وَإِنَّ أَدْنٰى مَا يَكُوْنُ لِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ أَنْ تَجِبَ لَهُ الْجَنَّةُ [1]

کہ شعبان کا روزہ قیامت کے دن بندے کے لئے ذخیرہ ہے اور کوئی شخص جو اس ماہ میں روزے زیادہ رکھے تو خدا اس کی زندگی کے کاموں کی اصلاح کرے گا اور وہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا اور شعبان کے ایک روزہ کے عوض کم از کم ثواب یہ ہے کہ خدا اس کے لئے جنّت واجب قرار دے گا۔

﴿2﴾ ماہِ شعبان میں گناہوں کی معافی

﴿حدیث نمبر: 51﴾

علی بن فضال نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِيْ شَعْبَانَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ

---

[1] وسائل آل، ج ۱۰، ص ۵۰۵، ح ۲۴، ب ۲۹؛ امالی صدوق، م ۵ ح ۱؛ بحار، ج ۹۴، ص ۸۰، ح ۵، ب ۵۶

ذُنُوْبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ عَدَدِ النُّجُوْمِ۔ [1]

کہ جو شخص ماہ شعبان میں ستّر (۷۰) مرتبہ استغفار کرے گا تو خدا اس کے تمام گناہ معاف کردے گا خواہ وہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿حدیث نمبر: 52﴾

محمد بن ولید نے عباس بن ہلال سے روایت بیان کی کہ امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا،

مَنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ يَوْمًا وَاحِداً إبتِغَاءَ ثَوَابِ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ زُمْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَجَبَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ اَلْكَرَامَةُ، وَمَنْ تَصَدَّقَ فِيْ شَعْبَانَ بِصَدَقَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ شَعْبَانَ وَوَصَلَهَا مِنْ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ۔ [2]

---

[1] عیون، ج ۲، ص ۲۶۲، ح ۴۲، ب ۲۸، من الاخبار المتفرقہ.

[2] خصال صدوق، ج ۲، ابواب سبعین و ما فوق، ص ۵۸۲، ح ۶؛ بحار ج ۹۴ ص ۷۲ ح ۱۶ اباب ۵۶.

کہ جو شخص ثواب کی خاطر شعبان میں ایک دن روزہ رکھے وہ جنّت میں داخل ہوگا، اور جو شخص ماہ شعبان میں روزانہ ستّر (۷۰) مرتبہ استغفار کرے تو روز قیامت وہ رسول خدا کے ساتھ محشور ہوگا اور اللہ کی طرف سے اس پر کرامت واجب ہوگی، اور جو شخص شعبان میں کوئی صدقہ کرے گا خواہ نصف کھجور ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالی اس کا جسم آتشِ جہنّم سے محفوظ کر دے گا، اور جو شخص شعبان میں تین دن روزہ رکھے اور انہیں ماہ رمضان سے متصل کر دے تو اللہ (اس کے نامہ اعمال میں) پے در پے دو مہینہ کے روزے لکھے گا۔

﴿حدیث نمبر: 53﴾

حسن بن محبوب نے عبداللہ بن مرحوم ازدی سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا،

مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ أَلْبَتَّةَ، وَمَنْ صَامَ يَوْمَيْنِ نَظَرَ اللّٰه إِلَيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا وَدَامَ نَظَرُهُ إِلَيْهِ فِيْ الْجَنَّةِ، وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ زَارَ

اللّٰہ فِی عَرْشِہِ مِنْ جَنَّتِہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ۔ [۱]

کہ جو شخص شعبان کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھے اس کے لئے جنّت لازماً واجب ہے، اور جو دو دن روزہ رکھے تو اللہ تعالی ہر دن اور ہر رات دنیا کے اندر اس پر نظر رکھے گا۔ اور جنّت میں بھی ہمیشہ اللہ کی نگاہ اس پر ہوگی، اور جو شخص تین دن روزہ رکھے تو روزانہ جنّت میں اپنے مقام ہی میں سے عرش پر اللہ کی زیارت کرتا رہے گا۔

﴿حدیث نمبر:54﴾

ریّان ابن صلت سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ قَالَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً أَسْتَغفِرُاللّٰہ وَأَسْأَلُہُ التَّوبَۃَ، کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہُ بَرَاءَ ۃً مِنَ النَّارِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَأَحَلَّہُ(اَدْخَلَہُ) دَارَ الْقَرَارِ۔ [۲]

جو شخص ماہ شعبان میں روزانہ ستر (۷۰) مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ تو خداوند اسے آتش جہنم سے نجات کا اور پل صراط

---

[۱] فقیہ، ج ۲، ص ۵۶، ب ۲۷، ح ۲، س (۲۴۷)؛ ثواب الاعمال صدوق، ص ۱۴۴، ح ۴، س (۲۳۰)

[۲] عیون الاخبار، ج ۲، ص ۶۲، ب ۳۱، ح ۲۱۲؛ بحار، ج ۹۴ ص ۹۰، ح ۲، ب ۵۸؛ امالی صدوق، م ۹۱، ح ۶؛ وسائل آل، ج ۱۰، ص ۵۰۹، ح ۲ س (۱۳۹۷۸)

سے گزرنے کا پروانہ لکھ دیتا ہے اور اسے بہشت میں وہ گھر عطا فرماتا ہے جو کہ عنبر سرشت ہے۔

﴿حدیث نمبر: 55﴾

جناب ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب جب آپ کے پاس ماہ شعبان کے فضائل کا تذکرہ کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ،

﴿۱﴾۔ شَهْرٌ شَرِيْفٌ وَهُوَ شَهْرِي وَحَمَلَةُ العَرْشِ تُعَظِّمُهُ وَتَعْرِفُ حَقَّهُ وَهُوَ شَهْرٌ تُزَادُ(۱) فِيْهِ أَرْزَاقُ الْمُؤْمِنِيْنَ كَشَهْرِ رَمَضَانَ وَتُزَيَّنُ فِيْهِ الْجِنَانُ۔

﴿۲﴾۔ وَإِنَّمَا سُمِّيَ الشَّعْبَانَ لأَنَّهُ تَتَشَعَّبُ(۲) فِيْهِ أَرْزَاقُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ شَهْرُ الْعَمَلِ فِيْهِ مُضَاعِفُ(۳) الْحَسَنَةِ سَبْعِيْنَ وَالسَّيِّئَةُ مَحْطُوْلَةٌ وَالذَّنْبُ مَغْفُوْرٌ وَالْحَسَنَةُ مَقْبُوْلَةٌ۔

﴿۳﴾۔ وَالْجَبَّارُ جَلَّ جَلَالُهُ يُبَاهِيْ فِيْهِ بِعِبَادِهِ وَيَنْظُرُ إِلٰى صُوَّامِهِ وَقُوَّامِهِ فَيُبَاهِيَ بِهِمْ حَمَلَةَ الْعَرْشِ....[۱]

(۱)۔ یہ ایک شریف مہینہ ہے یہ میرا مہینہ ہے اور حاملان عرش اس کو عظیم شمار

---

[۱] امالی صدوق م ۷، ح ۱؛ وسائل آل، ج ۱۰، ص ۴۹۸، ح ۹ (۱۳۹۵۲)؛ بحار، ج ۹۴، ص ۶۸ ح ۷، ب ۵۶ (۱) یُزَادُ ہے وسائل میں (۲) (یَتَشَعَّبُ ہے امالی میں (۳) (یضاعف ہے وسائل میں

کرتے ہیں اور اس کے حق کو پہچانتے ہیں یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومنین کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے اور یہ (ماہ شعبان) رمضان کے مہینے کی مانند ہے اس ماہ میں جنّت کو زینت دی جاتی ہے،

(۲)۔ اور اس کو شعبان اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں مومنین کے لئے رزق تقسیم ہوتا ہے یہ عمل کرنے والا مہینہ ہے کہ جس میں نیکیوں کا ثواب ستر (۷۰) گُنا ہوتا ہے اور گناہوں کو ختم کر دیا جاتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیا جاتا اور نیکیوں کو درجہ قبولیت عطا کیا جاتا ہے،

(۳)۔ اور حضرت جبّار جل جلالہ اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور وہ اس ماہ میں دن کو روزہ رکھنے والوں اور راتوں کو عبادت کرنے والوں کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی وجہ سے حاملانِ عرش پر مباہات و فخر کرتا ہے۔

﴿3﴾ ماہِ شعبان میں رسول خداؐ کا خطبۂ جمعہ

﴿حدیث نمبر: 56﴾

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے

شعبان کے آخری جمعہ میں لوگوں کو خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد کو انجام دیا اور اس کی تعریف فرمائی اور اس کے بعد فرمایا،

﴿۱﴾۔ اَیُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ وَجَعَلَ قِيَامَ لَيْلَةٍ فِيْهِ بِتَطَوَّعِ صَلَاةٍ كَمَنْ تَطَوَّعَ بِصَلَاةِ سَبْعِيْنَ لَيْلَةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۲﴾۔ وَجَعَلَ لِمَنْ تَطَوَّعَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ كَأَجْرِ مَنْ أَدَّى فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ وَمَنْ أَدَّى فِيْهِ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۳﴾۔ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَأَنَّ الصَّبْرَ ثَوَابُهُ اَلْجَنَّةُ وَهُوَ شَهْرُ الْمُوَاسَاتِ وَهُوَ شَهْرٌ يَزِيْدُ اللّٰهُ فِيْ رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيهِ ،

﴿۴﴾۔ وَمَنْ فَطَّرَ فِيْهِ مُؤْمِنًا صَائِمًا كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَمَغْفِرَةٌ لِذُنُوْبِهِ فِيْمَا مَضَى فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُفَطِّرَ صَائِمًا،

﴿۵﴾۔ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَرِيمٌ يُعْطِى هٰذَا الثَّوَابَ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ إِلَّا عَلَى مَذْقَةٍ مِنْ لَبَنٍ يُفطِرُ بِهَا صَائِمًا أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ أَوْتَمِيْرَاتٍ لايَقْدِرُ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ،

﴿۶﴾۔ وَمَنْ خَفَّفَ فِيْهِ عَنْ مَمْلُوْكِهِ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ حِسَابَهُ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَوَسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ إِجَابَةٌ وَالعِتْقُ مِنَ النَّارِ،

﴿۷﴾۔ وَلَاغِنَى بِكُمْ فِيْهِ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَيْنِ تَرْضُوْنَ اللّٰهَ بِهِمَا

وَخَصْلَتَيْنِ لَاغِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا أَمَّا اللَّتَانِ تَرْضُوْنَ اللّٰهَ بِهِمَا فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ،

﴿۸)۔ وَأَمَّا اللَّتَانِ لَاغِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ حَوَائِجَكُمْ وَالْجَنَّةَ وَتَسْأَلُوْنَ الْعَافِيَةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔ [۱]

(۱)۔ اے لوگو وہ مہینہ جو عنقریب آپ لوگوں پر سایہ افگن ہونے والا ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ وہ رمضان کا مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو تم پر خدا نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں نافلہ نمازیں قرار دی ہیں کہ جو تمام راتوں سے ستر (۷۰) گنا زیادہ ثواب رکھتی ہیں،

(۲)۔ اور اس میں جو مستحب عمل بھی انجام دیا جائے اس کو یوں ادا کیا جائے جیسے کہ وہ عام مہینوں میں واجب ہے اور جو اس ماہ میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا وہ اس طرح ہے کہ اس نے عام مہینوں میں ستر (۷۰) فرائض کو انجام دیا ہے،

(۳)۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور اس میں صبر کی جزا جنّت ہے یہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں خدا مومن کے

---

[۱] امالی صدوق، م۱۱، ح۱؛ کافی، ج۴، ص۶۶، ح۴، ب فضل شہر رمضان؛ فقیہ، ج۲، ب۲۸، ص۵۸، ح۱؛ تہذیب الاحکام، ج ۳، ص۵۷، ح۱، (۱۹۸)، ب۴.

رزق کو زیادہ کرتا ہے،

(۴)۔ اور جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کو افطار کراتا ہے گویا کہ اس کا ثواب خدا کے نزدیک ایسے ہے جیسے اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا ہے اور اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائین گے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم میں سے ہر آدمی اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ کسی کو افطار کروا سکے؟

(۵)۔ آپؐ نے فرمایا بتحقیق خداوند متعال کریم ہے اور یہ ثواب تم میں سے اس شخص کو بھی عطا کرے گا جو صرف روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ سے افطار کروادے یا شربت کے ایک گھونٹ سے یا ایک کھجور ہی سے افطار کروادے وہ اس سے زیادہ پر قدرت نہ رکھتا ہو،

(۶)۔ اور جو شخص اس ماہ میں اپنے غلام سے کام لینے میں نرمی اختیار کرے تو خدا اس کے حساب میں نرمی کر دے گا یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت، اور اس کا وسط مغفرت، اور اس کا آخر دعاؤں کی اجابت اور آگ سے نجات ہے،

(۷)۔ اور اس ماہ میں چار خصلتوں سے بے نیازی نہ کرنا۔ ان میں دو وہ ہیں جو خدا کی رضایت کا موجب ہیں اور دو جن سے تم بے نیاز نہیں

ہو۔ وہ دو خصلتیں جو خدا کی رضایت کا سبب ہیں وہ یہ ہیں کہ گواہی دی جائے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں محمدؐ اس کا رسول ہوں،

(۸)۔ اور وہ دو خصلتیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو وہ یہ ہیں کہ سب اس کی ذات سے اس ماہ میں اپنی حاجات اور جنّت کا سوال کرو اور اللہ سے اس ماہ میں عافیت کا سوال کرو اور جہنّم کی آگ سے نجات کا سوال کرو۔

﴿ب﴾ اعمالِ ماہِ شعبان

واضح رہے کہ ماہ شعبان کے اعمال دو قسم پر ہیں۔

(۱)۔ مشترکہ اعمال۔

(۲)۔ مخصوص اعمال۔

﴿الف﴾: ماہ شعبان کے مشترکہ اعمال۔

مشترکہ اعمال وہ ہیں جو تمام مہینہ سے متعلق ہیں وہ کسی معین دن سے مخصوص نہیں ہیں اور وہ ذیل کے چند اعمال ہیں:

﴿حدیث نمبر: 57﴾

(۱)۔ روزانہ ستّر (۷۰) مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ ا للّٰهَ وَ اَسْئَلُهُ التَّوبَةَ۔

(۲)۔ روزانہ ستّر (۷۰) مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰـهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۔اور بعض روایتوں میں اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے پہلے اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہے اور دونوں طریقہ سے عمل بہتر ہے۔[۱]

روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ اس ماہ میں بہترین دعا اور ذکر استغفار ہے اور جو شخص اس مہینہ میں ستّر (۷۰) مرتبہ استغفار کرے تو وہ ایسا ہے جیسے ستّر (۷۰۰۰۰) ہزار مرتبہ دوسرے مہینوں میں استغفار کیا۔

(۳)۔ اس ماہ میں صدقہ دے چاہے آدھا خرمہ ہی کیوں نہ ہو، تاکہ خدا اس کے جسم کو جہنّم کی آگ پر حرام قرار دے۔

﴿حدیث نمبر: 58﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگوں نے ان

---

[۱] زادالمعاد ص۴۶، ب۲، ف۲۔

سے سوال کیا رجب کے روزہ کی فضیلت کے بارے میں تو آپؑ نے فرمایا کہ شعبان کے روزہ سے کیوں غافل ہیں راوی نے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ اس کا کیا ثواب ہے جو اس ماہ میں ایک دن روزہ رکھے؟ فرمایا: خدا کی قسم بہشت اس کا ثواب ہے، عرض کیا کہ اس مہینہ میں بہترین عمل کیا ہے؟ فرمایا صدقہ دینا اور استغفار کرنا۔ جو شخص اس مہینہ میں صدقہ کرے خدا اس کی تربیت کرے گا جس طرح کہ تم لوگ اپنے اونٹ کے بچّہ کی تربیت کرتے ہو، یہاں تک کہ روز قیامت اپنے مالک کے ساتھ اس حالت میں پہنچے گا کہ احد کے پہاڑ کی طرح ہو چکا ہوگا۔ [1]

(۴)۔اس پورے مہینہ میں ہزار بار کہے:

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔تو اس کا بہت ثواب ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے نامہ اعمال میں ہزار (۱۰۰۰) سال کی عبادت لکھی جاتی ہے۔ [2]

---

[1] مفاتیح نوین ص ۶۸۵؛ زاد المعاد، ص ۵۰، ب ۲، ف ۲.

[2] اقبال، ج ۳، ص ۲۹۴، ب ۸، ف ۹؛ زاد المعاد، ص ۵۰، ب ۲، ف ۲.

﴿حدیث نمبر:59﴾

(۵)۔اس مہینہ کے ہر جمعرات کو دو(۲) رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں حمد کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ توحید پڑھے اور سلام کے بعد سو بار صلوٰۃ پڑھے تاکہ خدا امر دین و دنیا کی حاجت کو پورا کرے۔اس کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔روایت میں ہے کہ ماہ شعبان کے ہر پنجشنبہ کو آسمانوں کو زینت دیتے ہیں تو ملائکہ عرض کرتے ہیں خدایا اس دن کے روزہ داروں کو بخش دے اوران کی دعاؤں کو قبول کراور پیغمبر خداؐ کی حدیث میں ہے کو جو شخص پیر اور جمعرات کے دن شعبان میں روزہ رکھے خداو ندعالم اس کی بیس حاجت آخرت کی پوری کرتا ہے ۔ [1]

(٦)۔ اس مہینہ میں صلوات زیادہ پڑھے۔ [2]

﴿حدیث نمبر: 60﴾

(۷)۔شعبان میں روزانہ زوال کے وقت اور پندرہ شعبان کی رات میں یہ صلواۃ پڑھے جس کی روایت حضرت امام زین العابدینؑ سے ہے۔

---

[1] اقبال، ج۳ص ۳۰۱، ب۹، ف ۱۱؛ وسائل آل ج۸ص ۱۰۴ح ۵(۱۰۱۷۷).

[2] زادالمعاد ص۴٦، ب۲، ف۲.

وہ صلواۃ یہ ہے:

﴿۱﴾۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ، وَمَوضِعِ الرِّسَالَةِ، وَمُخْتَلَفِ الْمَلائِكَةِ وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ، وَأَهْلِ بَيْتِ الْوَحْى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآل مُحَمَّد اَلْفُلْك الْجَارِيَةِ فِى اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ ،يَأْمَنُ مَنْ رَكِبَهَا، وَ يَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا اَلْمُتَقَدِّمُلَهُمْ مَارِقٌ، وَالْمُتَأَخِّرُ عَنهُمْ زَاهِقٌ، وَاللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ۔

﴿۲﴾۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ اَلْكَهْفِ الْحَصِيْنِ، وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِينِ، وَمَلْجَأَالْهَارِبِيْن وَ عِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلاةً كَثِيرَةً تَكُونُ لَهُمْ رِضًاوَ لِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَدَاءً وَقَضاءً بِحَوْلٍ مِنكَ وَقُوَّةٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

﴿۳﴾۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلطَّيِّبِيْنَ الْاَ بْرَارِ الْاَخْيَارِ الَّذِيْنَ أَوْجَبْتَ حُقُوقَهُمْ وَفَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَوِلَايَتَهُمْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْمُرْقَلْبِي بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِى بِمَعْصِيَتِكَ وَارْزُقْنِى مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِك بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ،

﴿۴﴾۔ وَنَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ عَدْلِكَ، وَأَحْيَيْتَنِى تَحْتَ ظِلِّكَ وَهٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ رُسُلِكَ شَعْبَانُ الَّذِى حَفَفْتَهُ مِنكَ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ الَّذِى كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْأَبُ فِى صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ فِى لَيَالِيْهِ وَأَيَّامِهِ بُخُوعاً لَكَ فِى

إِكْرَامِهٖ وَ إِعْظَامِهٖ إِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ۔

﴿٥﴾۔ اَللّٰهُمَّ فَأَعِنَّا عَلَى الْاسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ، وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْهُ لِي شَفِيعًا مُشَفَّعًا، وَطَرِيقًا إِلَيْكَ مَهْيَعًا وَاجْعَلْنِي لَهُ مُتَّبِعًا حَتّٰى أَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِّي رَاضِيًا، وَعَنْ ذُنُوبِي غَاضِيًا، قَدْ أَوْجَبْتَ لِي مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ، وَأَنْزَلْتَنِي دَارَ الْقَرَارِ وَمَحَلَّ الْاَخْيَارِ۔[1]

(۱)۔ خدایا درود بھیج محمدؐ و آل محمدؑ پر جو نبوت کا درخت ہیں اور محل رسالت ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی منزل ہیں اور علم کا معدن ہیں اور اہل بیت وحی ہیں خدایا درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؑ پر جو کشتی معرفت ہیں دریا کی گہرائی میں جو شخص اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ ڈوب جاتا ہے جو ان پر تقدم چاہتا ہے وہ دین سے خارج ہوا اور ان سے الگ رہنے والا نیست و نابود ہوا اور جو ان کے ساتھ رہا وہ ملحق ہوا۔

(۲)۔ خدایا درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؑ پر جو حصار محکم اور مسکین اور بیچارہ افراد کے فریاد رس ہیں اور بھاگنے والے کی پناہ ہیں اور حفاظت چاہنے والوں کے نگہبان ہیں خدایا درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؑ پر جو ان کے

---

[1] مصباح ص ۲۲۸؛ مفاتیح نوین، ص ۶۵۳، نمبر ۸.

لئے رضامندی کا ذریعہ ہو اور محمدؐ و آل محمدؑ کے حق کے ادا کرنے کا وسیلہ ہو تیری قوت اور طاقت سے اے عالمین کے پالنے والے۔

(۳)۔ خدایا درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر جو پاک و پاکیزہ نیک اور بہترین ہیں جن کے حقوق کو تو نے واجب کیا ہے اور جن کی اطاعت اور ولایت کو فرض کیا ہے خدایا درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور میرے دل کو اپنی اطاعت سے بھر دے اور مجھ کو اپنی معصیت سے ذلیل نہ کر اور مجھ کو رزق دے اس کے ساتھ مواسات کا جس پر تو نے اپنا رزق تنگ کیا ہے اس چیز کے ذریعہ جو تو نے اپنے فضل سے مجھ پر وسیع کیا ہے

(۴)۔ اور تو نے مجھ پر اپنا عدل پھیلا دیا ہے اور تو نے مجھ کو اپنے سایہ رحمت میں زندگی دی ہے اور یہ تیرے نبی کا مہینہ ہے جو تیرے رسولوں کا سردار ہے شعبان ہی کو تو نے رحمت اور خوشنودی سے بھر دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بہت زیادہ نماز اور روزہ اس کے دن اور رات میں کرتے تھے تیری بارگاہ میں فروتنی کے لئے اس کے اکرام اور عظمت میں اس ماہ کے آخر تک خدایا تو ہماری مدد فرما ان کی سنت پر چلنے کی اس ماہ میں اور ان کے پاس شفاعت پانے کی

(۵)۔ خدایا ان کو میرے لئے شفاعت کرنے والا مقبول الشفاعۃ اور

اپنی طرف مستقیم طریقہ قرار دے اور مجھ کو ان کا پیرو قرار دے یہاں تک کہ میں تجھ سے روز قیامت ملاقات کروں کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرے گناہوں سے چشم پوشی کرنے والا ہو تو میرے لئے رحمت اور خوشنودی کو واجب قرار دیدے اور مجھ کو ہمیشگی کا گھر اور نیکوں کا مقام میں قرار دے۔

﴿حدیث نمبر: 61﴾

ایک اور حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے اس میں مجھ پر اور میری آل پر زیادہ صلوات بھیجدیں۔ [۱]

﴿ب﴾ ماہِ شعبان کے مخصوص اعمال

﴿1﴾ اعمالِ شب اوّل ماہ شعبان

---

[۱] زاد المعاد، ص ۴۶، ب ۲، ف ۲، فی بیان اعمال کل یوم من ایام شعبان۔

﴿حدیث نمبر: 62﴾

اقبال میں بہت سی نمازوں کا تذکرہ ہے ان میں سے بارہ (۱۲) رکعت نماز ہے ایک مرتبہ حمد اور گیارہ مرتبہ توحید کے ساتھ دو (۲) دو (۲) رکعت کر کے۔

﴿2﴾ اعمالِ روزِ اول ماہ شعبان

پہلے شعبان کا روزہ بہت فضیلت کا حامل ہے۔

﴿حدیث نمبر: 63﴾

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شعبان کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھے اس کے لئے جنّت لازم ہوتی ہے اور سید بن طاؤسؒ نے بہت زیادہ ثواب نقل کیا ہے حضرت رسولؐ خدا سے اس شخص کے واسطے جو شعبان کے ابتدائی تین دن روزہ رکھے اور اس کی راتوں میں دو (۲) رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں حمد ایک بار اور سورہ توحید گیارہ (۱۱) مرتبہ۔[1]

---

[1] ... ا ح ص ۸۲۵ ح ۲۸ (۸۸۵).

﴿حدیث نمبر: 64﴾

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا...اے تازہ وارد ہونے والو آج شعبان کی پہلی تاریخ ہے خداوند عالم نے اس مہینہ کا نام شعبان اس لئے رکھا ہے کہ اس میں تمام نیکیاں منتشر کی جاتی ہیں خداوند عالم نے اس ماہ میں تمام نیکیوں کے دروازے کھول رکھے ہیں اور بہت سستی قیمت اور معمولی کاموں کے ذریعہ اپنے کرم اور نیکیوں کو ظاہر کیا ہے لہذا اسے خرید لو اور جب شیطان نے اپنے شر کی اقسام اور بلاؤں کو تمھارے سامنے ظاہر کیا تو تم نے ہمیشہ گمراہ اور سرکشی میں کوشش کی اور ابلیس کے شر کی طرف متوجہ ہوئے اور ان نیکیوں سے باز رہے جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں تمہارے لئے۔ یہ شعبان کی پہلی تاریخ ہے اس کے خیرات کے شعبوں میں سے نماز، روزہ، زکوٰۃ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، والدین، اعزّا اور ہمسایوں سے نیکی کرنا، آپس میں مصالحت رکھنا، فقرا و مساکین کو صدقہ دینا ہے۔[1]

---

[1] بحار، ج ۹۴، ص ۵۵، ح ۱، ب ۵۶، فضائل ماہ شعبان۔

﴿3﴾ اعمالِ روزِ سوم ماہ شعبان

﴿حدیث نمبر: 65﴾

یہ مبارک دن ہے شیخؒ نے مصباح میں فرمایا ہے کہ اس روز امام حسینؑ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے اور امام حسن عسکریؑ کے وکیل قاسمؒ بن علاء ہمدانی کی طرف فرمان صادر ہوا کہ جمعرات کے دن تیسری شعبانؑ کو امام حسینؑ پیدا ہوئے اس دن روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو۔

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِی هٰذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهِ وَوِلَادَتِهِ، بَكَتْهُ السَّمَاءُ وَمَنْ فِيْهَا، وَالْاَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَلَمَّا يَطَأْ لَابَتَيْهَا قَتِيلِ الْعَبْرَةِ، وَسَيِّدِ الْاُسْرَةِ، اَلْمَمْدُودِ بِالنُّصْرَةِ يَوْمَ الْكَرَّةِ، اَلْمُعَوَّضِ مِن قَتْلِهِ أَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ نَسْلِهِ، وَالشِّفَاءَ فِی تُرْبَتِهِ۔

﴿۲﴾۔ وَالْفَوْزَ مَعَهُ فِی أَوْبَتِهِ، وَالْاَوْصِيَاءَ مِنْ عِتْرَتِهِ بَعْدَ قَائِمِ هِمْ وَغَيْبَتِهِ، حَتّٰى يُدْرِكُوْا الْاَوْتَارَ، وَيَثْأَرُوْا الثَّارَ، يُرْضُوا الْجَبَّارَ وَيَكُونُوا خَيْرَ أَنْصَارٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰھُمَّ فَبِحَقِّهِمْ إِلَيْكَ أَتَوَسَّلُ وَأَسْأَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُعْتَرِفٍ مُسِيءٍ إِلٰى نَفْسِهِ مِمَّا فَرَّطَ فِی يَوْمِهِ وَأَمْسِهِ، يَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ إِلٰى مَحَلِّ رَمْسِهِ۔

﴿۳﴾۔ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ، وَاحْشُرْنَا فِی زُمْرَتِهِ، وَبَوِّئْنَا

مَعَهُ دَارَ الْكَرَامَةِ، وَمَحَلَّ الْإِقَامَةِ ـ اَللّٰهُمَّ وَكَمَا أَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهِ فَأَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهِ، وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لِأَمْرِهِ، وَيُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ، وَعَلٰى جَمِيعِ أَوْصِيَائِهِ وَأَهْلِ أَصْفِيَائِهِ، اَلْمَمْدُودِينَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ الِاثْنَيْ عَشَرَ، النُّجُومِ الزُّهْرِ، وَالْحُجَجِ عَلٰى جَمِيعِ الْبَشَرِ ـ

﴿٤﴾ ـ اَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ، وَأَنْجِحْ لَنَا فِيهِ كُلَّ طَلِبَةٍ، كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهِ، وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهِ، فَنَحْنُ عَائِذُوْنَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ نَشْهَدُ تُرْبَتَهُ وَنَنْتَظِرُ أَوْبَتَهُ، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ـ [۱]

(۱)۔ اے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کے مولود (امام حسین) کے واسطہ سے جس کی ولادت سے پہلے شہادت کا وعدہ دیا گیا ہے اور جس کے لئے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب نے گریہ کیا جو مقتول گریہ ہے جو قبیلہ کا سردار ہے جس کی رجعت میں مدد کی جائے گی اور جس کی شہادت کا معوضہ یہ ہے کہ اس کی نسل میں امام ہوں گے اس کی تربت میں شفا ہے۔

(۲)۔ اور اس کے ساتھ رجعت میں کامیابی ہے اور اس کی عترت کے اوصیاء ان کے قائم کے بعد اور ان کی غیبت کے بعد کامیاب ہوں گے تا کہ وہ

---

[۱] مصباح المتہجد ص ۸۲۶؛ بحار ج ۹۸ ص ۳۴۷ ح ا ب ۴۵ زیارت امام حسین (ع)۔

اس کی خون خواہی کے لئے اٹھیں اور خدا کو راضی کریں اور دین خدا کے بہترین ناصر ہوں ان پر اللہ کا درود ہو دن رات کے آنے جانے کے ساتھ خدایا انہی کے حق کے ذریعہ تیری جانب توسل کرتا ہوں اور میں سوال کرتا ہوں گناہ گار معترف گناہ کی طرح کہ جس نے روز وشب اپنے اوپر ظلم کیا ہے اوہ تجھ سے سوال کرتا ہے موت تک ایمان کے ثابت رہنے کا۔

(۳)۔خدایا درود نازل کر محمدؐ اوران کی عترت پر اور ہم کو ان کے زمرہ میں محشور کر اور ان کے ساتھ بہشت میں ہمارا مقام قرار دے خدایا جس طرح تو نے ہم کو اپنی معرفت سے مکرم کیا ہے تو ہم کو اپنے قرب سے مکرم کر اور ہم کو اپنی رفاقت اور سبقت عطا کر اور ہم کو قرار دے ان میں جو اس کے فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہیں اور ان پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھتے ہیں جب یاد کریں اور ان کے تمام اوصیاء پر اور برگزیدہ افراد پر جن کے عدد بارہ ہیں جو روشن ستارے اور دلیل ہیں تمام انسانوں پر۔

(۴)۔خدایا ہم کو عطا کردے اس دن میں بہترین عطیہ اور ہم کو اس دن ہر حاجت میں کامیابی عطا کر جیسا کہ تو نے حسینؑ کو ان کے جد محمدؐ کو عطا کیا ہے اور فطرس کو ان کے گہوارہ کی پناہ دی ہم بھی ان کی قبر کی پناہ چاہتے ہیں ان کی اتربت پر حاضر ہیں اور ان کی رجعت کے انتظار میں ہیں آمین اے عالمین کا رب۔

﴿حدیث نمبر: 66﴾

پھر دعائے امام حسینؑ پڑھے جو امامؑ نے روز عاشورا نرغۂ اعدا میں گھیر جانے کے بعد پڑھی تھی۔

﴿۱﴾۔ اَللّٰهُمَّ أَنتَ مُتَعَالِى الْمَكَانِ، عَظِيْمُ الْجَبَرُوْتِ، شَدِيْدُ الْمِحَالِ، غَنِىٌّ عَنِ الْخَلَائِقِ، عَرِيْضُ الْكِبْرِيَاءِ قَادِرٌ عَلٰى مَا تَشَاءُ قَرِيْبُ الرَّحْمَةِ، صَادِقُ الْوَعْدِ، سَابِغُ النِّعْمَةِ، حَسَنُ الْبَلَاءِ، قَرِيْبٌ إِذَا دُعِيْتَ، مُحِيْطٌ بِمَا خَلَقْتَ،

﴿۲﴾۔ قَابِلُ التَّوْبَةِ لِمَنْ تَابَ إِلَيْكَ، قَادِرٌ عَلٰى مَا أَرَدْتَ، وَمُدْرِكٌ مَا طَلَبْتَ، وَشَكُورٌ إِذَا شُكِرْتَ، وَذَكُورٌ إِذَا ذُكِرْتَ، أَدْعُوكَ مُحْتَاجًا، وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ فَقِيرًا، وَأَفْزَعُ إِلَيْكَ خَائِفًا، وَأَبْكِى إِلَيْكَ مَكْرُوْبًا، وَأَسْتَعِيْنُ بِكَ ضَعِيْفًا،

﴿۳﴾۔ وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ كَافِيًا، أُحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ، فَإِنَّهُمْ غَرُّوْنَا وَخَدَعُوْنَا وَخَذَلُوْنَا وَغَدَرُوْا بِنَا وَقَتَلُوْنَا، وَنَحْنُ عِتْرَةُ نَبِيِّكَ وَوُلْدُ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الَّذِى اصْطَفَيْتَهُ بِالرِّسَالَةِ وَائْتَمَنْتَهُ عَلٰى وَحْيِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا فَرَجًا وَمَخْرَجًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ [۱]

(۱)۔ اے خدا تو بلند مقام عظیم جبروت مستحکم تدبیر والا ہے مخلوق سے مستغنی

---

[۱] مصباح المتہجد، ص ۸۲۷؛ بحار، ج ۹۸، ص ۳۴۸، ح ۱، ب ۴۵۔

ہے جس کی کبریائی وسیع ہے جس پر تو چاہے قادر ہے جس کی رحمت سب سے قریب ہے جس کا وعدہ سچا ہے جس کی نعمت فراواں ہے جس کا امتحان و آزمائش بہتر ہے تو قریب ہے اس سے جو تجھ کو بلائے محیط ہے اس پر جس کو تو نے پیدا کیا ہے۔

(۲)۔ توبہ کا قبول کرنے والا ہے جو تیری بارگاہ میں توبہ کرے قادر ہے اس پر جس کا ارادہ کرے مدرک ہے جس کو طلب کرے شکر گزاروں کو جزا دیتا ہے اور یاد کرنے والوں کو یاد کرتا ہے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں محتاج ہو کر۔ میں تیری طرف راغب ہوں فقیر ہو کر اور میں فریاد کرتا ہوں تجھ سے خائف ہو کر اور میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں غم زدہ ہو کر اور میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں کمزور ہو کر

(۳)۔ اور تجھ پر توکل کرتا ہوں کافی سمجھ کر میرے اور میری قوم کے درمیاں فیصلہ کر انہوں نے ہم کو فریب دیا اور ہم کو دھوکہ دیا اور ہم کو چھوڑ دیا اور ہمارے ساتھ غدّاری کی اور ہم کو قتل کیا حالانکہ ہم تیرے نبی کی عترت اور تیرے حبیب محمدؐ بن عبداللہ کی اولاد ہیں جن کو تو نے رسالت کے لئے منتخب کیا ہے اور جن کو تو نے اپنی وحی پر امین بنایا ہے پس تو ہمارے لئے ہمارے امور میں کشادگی اور آسانی قرار دے اپنی رحمت سے اے بہترین رحم کرنے والے۔

﴿4﴾ اعمال تیرہویں رات

یہ ایام بیض کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اس رات کی نماز اور بعد کی دوراتوں کی نماز کی کیفیت ماہ رجب میں (ص ۴۸) پر بیان ہوچکی ہے۔

﴿5﴾ اعمالِ شب برائت (شبِ نیمہ شعبان)

یہ بہت برکت والی رات ہے جس کی فضیلت امام پنجم باقر العلوم علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔

﴿حدیث نمبر: 67﴾

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ سے نیمہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ رات فضیلت والی راتوں میں سے ہے، لیلۃ القدر کے بعد اس رات میں خدا بندوں کو اپنا فضل عطا کرتا ہے اور ان کو اپنے کرم و احسان سے بخش دیتا ہے لہٰذا کوشش کرو خدا سے قرب تلاش کرنے میں حقیقت میں یہ وہ شب ہے کہ خدا نے اپنی ذات کی قسم کھا کے فرمایا ہے کہ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں واپس کرے گا اپنی بارگاہ سے اگر وہ کسی معصیت کا سوال نہ کرے اور یہ وہ رات ہے کہ خداوند عالم

نے اس کو ہمارے لئے اس کے مقابل میں قرار دیا ہے کہ شب قدر کو ہمارے پیغمبرؐ کے لئے قرار دیا ہے لہذا دعا وحمد خدا کے بارے میں کوشش کرو اور اس شب کی برکتوں میں سے یہ ہے کہ ولادت با سعادت حضرت سلطان عصر امام زمانؑ ارواحنا لہ الفداء اسی شب میں سحر کے وقت ۲۵۵ھ میں سرّ من رائی میں واقع ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے اس رات کی برکت اور زیادہ ہوگئی ہے۔ [1]

﴿شب نیمہ شعبان کے چند اعمال﴾

﴿حدیث نمبر: 68﴾

(۱)۔ غسل کرنا۔ جو گناہوں میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔ [2]

(۲)۔ رات بھر جاگنا نماز اور دعا و استغفار میں مشغول رہتے ہوئے جیسا کہ امام زین العابدینؑ کیا کرتے تھے۔ روایت میں ہے

---

[1] مصباح المتہجد، ص ۸۳۱.

[2] مصباح، ص ۸۵۳؛ زاد المعاد، ص ۵۳.

کہ جو شخص اس رات میں جاگے تو اس کا دل اس روز مردہ نہ ہوگا جب سب کے دل مردہ ہوں گے۔[۱]

﴿حدیث نمبر: 69﴾

(۳)۔ زیارت امام حسین علیہ السلام جو اس رات کے بہترین اعمال میں سے ہے اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور جو شخص یہ چاہتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روح سے مصافحہ کرے تو وہ اس رات میں زیارت پڑھے اور کم سے کم زیارت امام حسینؑ یہ ہے کہ چھت پر جائے داہنے بائیں نگاہ کرے سر آسمان کی جانب بلند کرے پھر زیارت پڑھے ان کلمات کے ساتھ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اور جو شخص جہاں بھی ہو جس وقت بھی آنحضرت کی زیارت اس طرح پڑھے امید ہے کہ حج اور عمرہ کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا اور ہم اس شب کی مخصوص زیارات کو

---

[۱] بحار، ج ۹۵، ص ۴۱۵، ح، وردی، ب ۱۱۱.

زیارتوں کے باب میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔ [1]

(۴)۔ دعائے کمیل کی تلاوت کرے جو اسی شب میں وارد ہوئی ہے اور پہلے باب میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر:70﴾

(۵)۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس رات کو سو(۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ سو(۱۰۰) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سو(۱۰۰) مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اور سو(۱۰۰) مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دہرائے تو پروردگار اس کے تمام گناہوں کو معاف کردے گا اور اس کی دنیا و آخرت کی حاجتوں کو پورا کردے گا۔ [2]

﴿حدیث نمبر: 71﴾

(۶)۔ شیخ طوسی نے مصباح میں شب نیمہ شعبا کے فضائل کے ذیل میں ابو یحییٰ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ آج کی رات کی بہترین دعا کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ نماز

---

[1] مصباح ص ۸۳۰؛ زاد المعاد ص ۵۳ ب ۲ ف ۴۔

[2] بحار، ج ۹۵، ص ۴۰۹، ب ۱۱۱، عمل لیلۃ النصف من شعبان۔

عشا کے بعد دو (۲) رکعت نماز ادا کرو جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد **قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن** اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھو اور پھر سلام کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھو۔

پھر دعا کے بعد سجدہ میں جائے اور بیس (۲۰) مرتبہ یا رب، سات (۷) مرتبہ یا اللہ، سات (۷) بار **لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ**، دس (۱۰) مرتبہ ماشاء اللہ، دس (۱۰) مرتبہ **لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** پڑھے۔ پھر صلوٰۃ بھیجے محمدؐ و آل محمدؐ پر اور خدا سے حاجت طلب کرے بخدا اگر اس عمل کے ذریعہ حاجت طلب کرو جو بارش کے قطرات کے برابر ہوں، تو خدا اپنے کرم عام اور فضل جزیل سے ان حاجتوں کو ضرور پورا فرمائے گا۔[۱]

حدیث نمبر: 72

ایک اور روایت ہے کہ جناب شیخ نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابان بن تغلب سے نقل کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ شب

---

[۱] مصباح شیخ، ص ۸۳۱؛ بحار، ج ۹۵، ص ۴۰۹، ضمن ح ۱، ب ۱۱۱۔

نیمہ شعبان آ گئی اور رسول خداؐ اس وقت عائشہ کے پاس تھے جب نصف شب ہوئی تو رسول خداؐ بستر خواب سے اُٹھے عبادت کے لئے، اس کے بعد جب عائشہ کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ پیغمبرؐ باہر چلے گئے ہیں تو انھیں نسوانی غیرت آئی اور خیال ہوا کہ شاید دوسری بیوی کے پاس چلے گئے ہیں لہذا وہ اٹھیں اور اپنی چادر اوڑھی بخدا ان کی چادر ریشم اور کتان اور روئی کی نہ تھی بلکہ اس کا تار بال تھا اور اونٹ کا اون تھا۔ انہوں نے رسول خداؐ کو ازواج کے ایک ایک حجرہ میں تلاش کیا۔ اسی دوران تلاشی ان کی نگاہ رسول اکرمؐ پر پڑی کہ وہ سجدہ میں ہیں جیسے کوئی کپڑا زمین پر ڈال دیا گیا ہو۔ وہ رسول اکرمؐ کے قریب گئی تو آنحضرتؐ سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

سَجَدَ لَكَ سَوَادِی وَ خَيَالِی وَ آمَنَ بِكَ فُئَادِی هٰذِهٖ یَدَایَ وَ مَا جَنَيْتُهٗ عَلٰی نَفْسِی یَا عَظِیْمُ تُرْجٰی لِكُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْلِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْمُ۔

سجدہ کیا ہے تیرے لئے میرے وجود اور خیال نے اور تجھ پر میرا دل ایمان لایا ہے یہ میرے دونوں ہاتھ اور جو میں نے اس سے زیادتی کی ہے اپنے نفس پر تیرے سامنے ہے اے عظیم جس سے ہر عظیم کی امید

کی جاتی ہے میرے عظیم گناہ کو بخش دے کیوں کہ عظیم گناہ کو سوائے رب عظیم کے کوئی بخش نہیں سکتا۔

پھر آنحضرتؐ نے سر کو اٹھایا اور دوبارہ سجدہ میں گئے اور عائشہ نے سنا کہ آپؐ یہ دعا پڑھ رہے ہیں

اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَضَائَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَ رَضُوْنَ وَانْكَشَفَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ مِنْ فُجَاَةِ نَقِمَتِكَ وَ مِنْ تَحْوِيْلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا تَقِيًّا نَقِيًّا وَ مِنَ الشِّرْكِ بَرِيْئًا لَا كَافِرًا وَ لَا شَقِيًّا۔

میں پناہ چاہتا ہوں تیرے چہرہ کے نور کی جس سے آسمان و زمین روشن ہو گئے ہیں اور تاریکیاں چھٹ گئی ہیں اور اوّلین و آخرین کے کام اِصلاح پا گئے ہیں، تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری عافیت کے بدلنے سے اور تیری نعمت کے زوال سے خدایا مجھ کو پاک و پاکیزہ دل عطا کر اور شرک سے بری کر اور کافر و بدبخت نہ بنا۔

پھر آنحضرت نے اپنے دونوں رخسارے خاک پر رکھے اور کہا:

غَفَّرْتُ وَجْهِیْ فِی التُّرَابِ وَ حُقَّ لِیْ اَنْ اَسْجُدَ لَكَ

میں نے اپنا چہرہ مٹی پر رکھ دیا ہے اور میرا فرض ہے کہ میں تیرا سجدہ کروں

پس جب رسول خداؐ واپس ہوئے تو عائشہ جلدی سے بستر خواب میں چلی گئی۔ رسول خداؐ بھی بستر خواب میں آئے اور تیز سانس سنی۔فرمایا کہ کیوں تیز سانس لے رہی ہو۔کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آج کی رات کون سی رات ہے۔ یہ شب نیمہٴ شعبان ہے۔اس میں روزی تقسیم ہوتی ہے۔ اس میں موت کا وقت لکھا جاتا ہے۔ اس میں حج کے لئے جانے والوں کا نام لکھا جاتا ہے۔خداوند عالم اس رات میں قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال کے عدد سے زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے اور خدا اپنے ملائکہ کو آسمان سے زمین مکّہ پر بھیجتا ہے۔ [1]

﴿حدیث نمبر: 73﴾

(۷)۔نماز جناب جعفر طیّار کو پڑھے یہ نماز بہت اہم ہے گناہوں کی بخشش اور رفع حاجات کے لئے بہت موٴثر ہے۔جس کی شیخ نے امام علی رضاؑ سے روایت کی ہے۔ [2]

---

[1] بحار، ج ۹۵،ص ۴۱۶، فصل ضمن ح ۱، ب ۱۱۱، کتاب اعمال سنین وشہور۔

[2] مصباح، ص ۸۳۸؛ کافی، ج ۳، ص ۴۶۵، ح ۱، ب صلاۃ تسبیح؛ بحار، ج ۸۸، ص ۱۹۳، ح ۱، ب ۱۱۱

﴿حدیث نمبر: 74﴾

(۸)۔ اس رات کی نمازوں کو بجالائے اور وہ بہت ہیں۔ان میں سے وہ نماز ہے جس کی روایت ابویحییٰ صنعانی نے امام باقر وامام صادق علیہما السلام سے کی اور ان دونوںؑ سے تیس (۳۰) ایسے بزرگوں نے روایت کی ہے جو موثق اور معتبر ہیں۔ ان دونوںؑ نے فرمایا کہ جب شب نیمہ شعبان آجائے تو چار (۴) رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ حمد اور قل ھواللہ احد سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے اور جب نماز سے ہو فارغ تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ وَمِنْ عَذَابِكَ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَاتُبَدِّلْ اِسْمِیْ وَلَاتُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَ لَاتَجْهَدْ بَلَائِیْ وَ لَاتُشْمِتْ بِیْ اَعْدَائِیْ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ وَ فَوْقَ مَایَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ۔[1]

خدایا میں تیرا محتاج ہوں اور تیرے عذاب سے ڈر رہا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں خدایا میرے نام کو نہ بدل اور نہ میرے جسم کو متغیر کر اور

---

[1] مصباح، ص۸۳۰؛ بحار، ج۹۴، ص۸۷، ح۱۳، ب۵۷۔

میرے امتحان کو سخت نہ کر اور میرے دشمنوں کو میرے ذریعہ خوش نہ کر میں تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے اور میں تیری رحمت کی پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب سے اور میں تیری مرضی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں تجھ سے تیری ثنا عظیم ہے تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے تعریف کی ہے اور اس سے بلند ہے جیسا کہنے والے کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس رات میں سو (۱۰۰) رکعت نماز پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد اور دس (۱۰) مرتبہ توحید پڑھے۔ اور وہ چھ رکعت نماز پڑھے سورہ حمد و یٰس و تبارک اور توحید کے ساتھ جو شب نیمہ رجب میں گذر چکی ہے۔

﴿روزِ نیمہ شعبان﴾

یہ مبارک دن بارہویں امام حضرت حجۃ ابن الحسن صلوٰۃ اللہ علیہ وعلی آباہ کی ولادت باسعادت کا دن ہے اور ان کی زیارت پڑھنا مستحب ہے ہر زمانہ اور ہر جگہ میں اور زیارت کے وقت تعجیل ظہور کی دعا مستحب ہے اور زیارت کی تاکید کی گئی ہے سر من رأی کے سرداب میں اور ان کا

ظہور اور بادشاہت یقینی ہے۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسے کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

﴿ج﴾ اس مہینہ کے بقیہ اعمال

﴿حدیث نمبر: 75﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے،

...وَمَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ آخِرَ شَعْبَانَ وَ وَصَلَهَا بِصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.... [1]

کہ جو شخص ماہ شعبان کے آخری تین روز روزہ رکھے اور ماہ مبارک رمضان سے ملا دے تو خدا اس کو مسلسل دو مہینہ روزہ رکھنے کا ثواب عطا کرے گا۔

﴿حدیث نمبر: 76﴾

اور ابوصلت ہروی نے روایت کی ہے کہ ماہ شعبان کے آخری جمعہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرتؑ نے فرمایا

---

[1] وسائل آل، ج ۱۰، ص ۵۰۶، ح ۲۷س (۱۳۹۷۰)، ب ۲۹، کتاب صوم۔

کہ اے اباصلت ماہ شعبان کا زیادہ حصہ گذر گیا۔ یہ اس کا آخری جمعہ ہے لہذا تدارک اور تلافی کرو جو کچھ رہ گیا ہے۔ جو کوتاہیاں اس ماہ کے گذرے دنوں میں کی ہیں اور جو منفعت بخش ہو وہ کام انجام دو زیادہ دعا و استغفار کرو تلاوت قرآن کرو۔ گناہوں سے خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ جب ماہ مبارک رمضان آئے تو خالص ہو جاؤ خدا کے لئے اور کسی کی امانت اور حق اپنی گردن پر نہ چھوڑو مگر یہ کہ ادا کر دو اور کسی کی جانب سے اپنے دل میں کینہ بھی نہ رکھو مگر یہ کہ نکال دو اور گناہ جو کیا ہوا سے ترک کر دو۔ خدا سے ڈرو۔ اس پر توکل کرو ظاہر و پوشیدہ امر میں اور جو خدا پر توکل کرے خدا اس کے لئے کافی ہے۔ اس مہینہ میں اس دعا کو زیادہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنْ لَمْ تَكُنْ غَفَرْتَ لَنَا فِيْمَا مَضٰى مِنْ شَعْبَانَ فَاغْفِرْ لَنَا فِيْمَا بَقِيَ مِنْهُ۔

خدایا اگر تو نے شعبان کے گذشتہ دنوں میں نہیں بخشا ہے تو جو باقی رہ گیا ہے اس میں بخش دے۔ [1]

اور امام رضاؑ نے مزید فرمایا: خداوند عالم اس مہینہ میں بہت سے

---

[1] زادالمعاد، ص ۶۵، ح ۱، ب ۲ ف ۵۔

لوگوں کو آتش جہنّم سے آزاد کرتا ہے ماہ مبارک رمضان کی حرمت کی وجہ سے۔

﴿تیسری فصل﴾

﴿الف﴾ فضیلتِ ماہِ رمضان

ہم یہاں اختصار کے ساتھ ماہ رمضان المبارک کی فضیلت بیان کرتے ہیں جس سے مومنین کرام کو اندازہ ہوگا کہ ماہ رمضان میں جمعہ اور شبِ جمعہ کتنی اہمّیت کے حامل ہیں۔

﴿1﴾ ماہِ رمضان میں رسول خداؐ کا خطبۂ جمعہ

﴿حدیث نمبر:77﴾

جناب شیخ صدوق نے معتبر سند کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین سے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول خداؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا:

﴿۱﴾-... أيُّهَا النَّاسُ إنَّهُ قَدْ أقبَلَ إلَيْكُمْ شَهْرُ اللّٰهِ بِالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغفِرَةِ،شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ أفضَلُ الشُّهُوْرِ وَأيَّامُهُ أفْضَلُ الْأيَّامِ وَلَيَالِيْهِ أفْضَلُ اللَّيَالِي وَسَاعَاتُهُ أفْضَلُ السَّاعَاتِ ،

﴿۲﴾-وَهُوَ شَهْرٌ دُعِيْتُمْ فِيْهِ إلٰى ضِيَافَةِ اللّٰهِ وَجُعِلْتُمْ فِيْهِ مِنْ أهْلِ كَرَامَةِ اللّٰهِ، أنفَاسُكُمْ فِيْهِ تَسْبِيحٌ، وَنُوْمُكُمْ فِيْهِ عِبَادَةٌ، وَعَمَلُكُمْ فِيْهِ مَقبُوْلٌ، وَدُعَاؤُكُمْ فِيْهِ مُسْتَجَابٌ،فَاسْألُوْا اللّٰه بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَقُلُوْبٍ طَاهِرَةٍ أنْ يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ،

﴿۳﴾- فَإنَّ الشَّقِيْ مَنْ حُرِمَ غُفْرَانَ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ العَظِيْمِ، وَاذكُرُوا بِجُوْعِكُمْ وَعَطَشِكُمْ فِيْهِ جُوْعَ يَوْمِ الْقِيامَةِ وَعَطَشَهُ، وَتَصَدَّقُوا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ وَمَسَاكِينِكُمْ، وَوَقِّرُوْا كِبَارَكُمْ وَارْحَمُوْا صِغَارَكُمْ وَصِلُوْا أرْحَامَكُمْ وَاحْفَظُوْا ألْسِنَتَكُمْ،

﴿٤﴾-وَغُضُّوْا عَمَّا لَايَحِلُّ لَكُمُ النَّظَرُ إلَيْهِ أبْصَارَكُم وَعَمَّا لَايَحِلُّ الْإسْتِمَاعُ إلَيْهِ أسْمَاعَكُمْ، وَتَحَنَّنُوْا عَلٰى أيتَامِ النَّاسِ كَيْمَا يُتَحَنَّنُ عَلٰى أيتامِكُمْ وَتُوبُوْا إلَى اللّٰهِ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ،

﴿٥﴾-وَارْفَعُوْا إلَيْهِ أيْدِيَكُمْ بِالدُّعَاءِ فِيْ أوْقَاتِ صَلَوَاتِكُمْ،فَإنَّهَا أفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا بِالرَّحْمَةِ إلٰى عِبَادِهِ يُجِيْبُهُم إذَا نَاجُوْهُ وَيُلَبِّيْهِمْ إذَا نَادُوْهُ وَيَسْتَجِيْبُ لَهُمْ إذَا دَعَوْهُ،

﴿٦﴾- أيُّهَا النَّاسُ إنَّ أنْفُسَكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِأعْمَالِكُمْ فَفُكُّوْهَا بِإسْتِغفَارِكُمْ وَظُهُوْرُكُمْ ثَقِيْلَةٌ مِنْ أوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوْا عَنْهَا بِطُوْلِ سُجودِكُمْ،

﴿۷﴾-وَاعْلَمُوا أنَّ اللّٰهَ- تَعَالٰى ذِكْرُهُ- أقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أنْ لَايُعَذِّبَ الْمُصَلِّيْنَ وَالسَّاجِدِيْنَ وَأنْ لَايُرَوِّعَهُمْ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ

لِرَبِّ الْعَالَمِیْن،

﴿۸﴾۔ أَیُّهَا النَّاسُ مَنْ فَطَرَ مِنْكُمْ صَائِمًا مُؤْمِنًا فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَمَغْفِرَةٌ لِمَا مَضٰى مِن ذُنُوْبِهِ،

﴿۹﴾۔ فَقِیْلَ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ كُلُّنَا یَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ إِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ إِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ،

﴿۱۰﴾ أَیُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَّنَ مِنْكُمْ فِی هٰذَا الشَّهْرِ خُلْقُهُ كَانَ لَهُ جَوَازًا عَلَى الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْأَقْدَامُ وَمَنْ خَفَّفَ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ یَمِیْنُهُ خَفَّفَ اللّٰهُ عَلَیْهِ حِسَابَهُ،

﴿۱۱﴾ وَمَنْ كَفَّ فِیْهِ شَرَّهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ غَضَبَهُ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَمَنْ أَكْرَمَ فِیْهِ یَتِیمًا أَكْرَمَهُ اللّٰهُ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَمَنْ وَصَلَ فِیْهِ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ یَوْمَ یَلْقَاهُ،

﴿۱۲﴾ وَمَنْ قَطَعَ فِیْهِ رَحِمَهُ قَطَعَ اللّٰهُ مِنْهُ رَحْمَتَهُ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَمَنْ تَطَوَّعَ فِیْهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَائَةً مِنَ النَّارِ وَمَنْ أَدّٰى فِیْهِ فَرْضًا كَانَ لَهُ ثَوَابُ مَنْ أَدّٰى سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُور،

﴿۱۳﴾ وَمَنْ أَكْثَرَ فِیْهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیَّ ثَقَّلَ اللّٰهُ مِیْزَانَهُ یَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِیْنُ وَمَن تَلَا فِیْهِ آیَةً مِنَ الْقُرآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرآنَ فِی غَیْرِهِ مِنَ الشُّهُوْرِ،

﴿۱۴﴾ أَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْأَلُوْا

رَبَّـكُـمْ أنْ لَا يُـغْلِقَهَا عَلَيْكُمْ وَأَبْوَابَ النِّيْرَانِ مُغْلَقَةٌ فَاسْأَلُوْا رَبَّكُمْ أنْ لَا يَـفْتَحـهَا عَـلَيْـكُـمْ وَالشَّيَـاطِيْـنُ مَـغْـلُوْلَةٌ فَاسْأَلُوْا رَبَّكُمْ أنْ لَا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ،

﴿١٥﴾ قَالَ أمِيْرُالْمُؤمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُمْتُ فَقُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَفْـضَلُ الْأعْـمَالِ فِـيْ هـذَا الشَّهْرِ؟ فَقَالَ: يَا أبَاالْحَسَنِ أفْضَلُ الْأعْـمَالِ فِـيْ هـذَا الشَّهْرِ اَلْوَرِعُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ بَكٰى،

﴿١٦﴾ فَقُلْـتُ يَـا رَسُـوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْـكِيْكَ ؟ فَـقَالَ: يَـا عَلِيُّ أبْكِيْ لِمَا يُسْتَـحَلُّ مِـنْكَ فِـيْ هـذَا الشَّهْرِ كَأنِّيْ بِكَ وَأنْتَ تُصَلِّيْ لِرَبِّكَ وَقَـدْ إنْبَعَـثَ أشْـقَـى الْأوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ شَقِيْقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُوْدَ فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ،

﴿١٧﴾ قَـالَ أمِـيْـرُالْـمُـؤمِـنِيْـنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ مِـنْ سَلَامَةِ دِيْـنِـيْ؟ فَـقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِكَ ،

﴿١٨﴾ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِيْ وَمَنْ أبْغَضَكَ فَقَدْ أبْغَضَنِيْ وَمَـنْ سَبَّكَ فَـقَـدْ سَبَّنِيْ لِأنَّكَ مِنِّيْ كَنَفسِيْ رُوْحُكَ مِنْ رُوْحِيْ وَطِيْنَتُكَ مِنْ طِينَتِيْ،

﴿١٩﴾ إنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَـلَـقَنِـيْ وَإيَّاكَ وَاصْطَفَانِيْ وَ إيَّاكَ وَاخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ وَاخْتَـارَكَ لِلإمَامَةِ فَمَنْ أنْكَرَ إمَامَتَكَ فَقَدْ أنكَرَ نُبُوَّتِيْ ،

﴿٢٠﴾ يَا عَـلِـيُّ أنْـتَ وَصِـيِّ وَ أبُوْ وَلَدَيَّ وَزَوْجُ إبْنَتِيْ وَخَلِيْفَتِي عَلَى

أُمَّتِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَبَعْدَ مَوْتِی أَمْرُكَ أَمْرِیْ نَهْیُكَ نَهْیِیْ،

﴿۲۱﴾أُقْسِمُ بِالَّذِیْ بَعَثَنِی بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنِیْ خَیْرَ الْبَرِیَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهِ وَأَمِیْنُهُ عَلٰی سِرِّهِ وَخَلِیْفَتُهُ عَلٰی عِبَادِهِ۔ [1]

(۱)۔ اے لوگو تمہاری طرف اللہ کا مہینہ برکتوں، رحمتوں، اور مغفرتوں کے ساتھ آ رہا ہے، یہ وہ مہینہ ہے جو خدا کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل ہے۔

(۲)۔ اور اس کے دن تمام دِنوں سے افضل ہیں، اور اس کی راتیں تمام راتوں سے افضل ہیں اور اس کی گھڑیاں تمام گھڑیوں سے افضل ہیں، ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں تم اللہ کی مہمانی کی طرف بلائے جاتے ہو، اور تم کو اہل کرامت سے قرار دیا جاتا ہے، اس میں تمھاری سانسیں تسبیح کا ثواب اور تمھارا سونا عبادت کا ثواب رکھتا ہے، تمھارا عمل مقبول اور دعائیں مستجاب ہیں لہذا خدا سے خالص نیت اور پاکیزہ دل کے ساتھ سوال کرو کہ وہ خدا تمہیں ماہ رمضان کے روزے رکھنے اور تلاوت قرآن کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(۳)۔ وہ شخص بدبخت ہے جو اس مہینہ میں خدا کی بخشش سے محروم رہے اور اس مہینہ کی بھوک اور پیاس سے روزِ قیامت کی بھوک اور پیاس

---

[1] عیون، ج۱، ص۵۹۶، ح۴۸، ب۲۸؛ بحار، ج۹۳، ص۳۵۶، ح۲۵، ب۴۶؛ وسائل، ج۱۰، ص۳۱۳، ح۲۰، س (۱۳۴۹۴) باب ۱۸؛ امالی، م۲۰، ص۱۵۴، ح۴.

کو یاد کرو اور فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ دو اور اپنے بزرگوں کی تعظیم کرو۔

(۴)۔ اور بچّوں پر رحم کرو عزیزوں کو نوازو اور ان چیزوں سے جو نہ کہنا چاہیئے زبان کو محفوظ رکھو اور آنکھوں کو حرام چیزیں دیکھنے سے محفوظ رکھو اور کانوں کو حرام آوازوں کے سننے سے محفوظ رکھو اور یتیموں کے ساتھ مہربانی کرو تاکہ تمھارے یتیموں کے ساتھ تمھارے بعد مہربانی کی جائے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو خدا کی طرف۔

(۵)۔ اور نماز کے اوقات میں دعا کے لئے ہاتھوں کو خدا کی بارگاہ میں بلند کرو کیونکہ اوقات نماز بہترین ساعتیں ہیں خداوند عالم ان اوقات میں رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف نظر کرتا ہے اور اگر وہ مناجات کرتے ہیں تو جواب دیتا ہے اور اگر وہ پکارتے ہیں تو لبیّک کہتا ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔

(۶)۔ اے لوگو! تمھاری جانیں تمھارے اعمال کی گروی ہیں، لہذا خدا سے طلب مغفرت کے ذریعہ گروی سے نکل آؤ اور گناہوں سے تمھاری پشت گراں ہوگئی ہے لہذا اس کو طول سجدہ سے ہلکا کرلو،

(۷)۔ اور یاد رکھو کہ وہ خدا جس کا ذکر بلند ہے اس نے اپنی عزّت کی قسم کھائی

ہے کہ وہ نماز پڑھنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کو عذاب نہیں دے گا
اور روز قیامت ان کو آتشِ جہنم سے نہیں ڈرائے گا۔

(۸)۔اے لوگو تم میں سے جو بھی کسی روزہ دار مومن کو افطار کرائے گا اس ماہ
میں تو اُسے خدا کے نزدیک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور گذشتہ
گناہ بخشے جائیں گے۔

(۹)۔ یہ سن کر بعض اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے سب اس پر قادر
نہیں ہیں تو حضرت نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے بچو روزہ داروں کو
افطار کرا کے چاہے نصف دانہ خرمہ سے ہو اور چاہے ایک گھونٹ پانی
سے ہو۔

(۱۰)۔اے لوگو! جو شخص اپنے اخلاق کو اس مہینہ میں بہتر بنالے تو صراط سے
با آسانی سے گزرے گا جس دن لوگوں کے قدم لغزش کھائیں گے اور
جو شخص اس مہینہ میں غلام و کنیز کی خدمت کو آسان بنادے خدا اس
کے حساب کو روز قیامت آسان کردے گا۔

(۱۱)۔اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے شر کو لوگوں سے روک دے تو خدا اپنے
غضب کو قیامت میں اس سے روک دے گا اور جو شخص اس مہینہ میں
یتیم کو مکرّم رکھے خدا اس کا روز قیامت اکرام کرے گا اور جو شخص اس

مہینہ میں عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم اور حسن سلوک کرے خدا اس کو قیامت میں اپنی رحمت سے متصل کرے گا۔

(۱۲)۔اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے عزیزوں سے قطع رحم کرے خدا اس کو روز قیامت اپنی رحمت سے قطع کرے گا اور جو شخص اس مہینہ میں مستحبی نماز بجالائے خدا اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھے گا اور جو شخص اس مہینہ میں قطع رحم کرے خدا روز قیامت اس کے ساتھ قطع رحم کرے گا اور جو شخص اس ماہ میں واجبی نماز بجالائے خدا اس کو دوسرے مہینوں کی (۷۰) ستّر واجب نمازوں کا ثواب عطا کرے گا۔

(۱۳) اور جو شخص اس مہینہ میں مجھ پر زیادہ صلواۃ پڑھے خدا اس کے عمل کے ترازو کو سنگین بناتا ہے جس دن دوسرے کے اعمال کے ترازو ہلکے ہوں گے اور جو شخص اس ماہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھے تو وہ اس شخص کا ثواب رکھتا ہے جس نے دوسرے مہینہ میں پورا قرآن پڑھا ہو۔

(۱۴) اے لوگو اس ماہ میں جنّت کے دروازے کھلے ہیں تو خدا سے سوال کرو کہ تم پر بند نہ ہوں اور جہنم کے دروازے بند ہیں تو سوال کرو خدا سے کہ وہ نہ کھلیں اور شیطان اس ماہ زنجیر میں جکڑا ہے تو خدا سے سوال کرو کہ تم پر مسلّط نہ ہو۔

(۱۵) امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ اس ماہ مبارک کے افضل ترین عمل کون سا ہے؟ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا یا اباالحسن اس ماہ کا افضل ترین عمل خدا کے حرام کاموں سے اجتناب کرنا ہے یہ کہنے کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ گریہ کرنے لگے۔

(۱۶) تو میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ گریہ فرما رہے ہیں؟ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یا علیؑ میں گریہ اس وجہ سے کر رہا ہوں کہ تیرے خون کو اس ماہ میں حلال سمجھا جائے گا میں دیکھ رہا ہوں کہ تو نماز پڑھ رہا ہے اور اولین وآخرین میں سے شقی ترین فرد تیرے فرق مبارک پر ایسی مہلک ضرب لگائے گا کہ تیری ریش مبارک کو تیرے ہی خون کا خضاب لگ جائے گا۔

(۱۷) جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ کیا دین کی سلامتی اسی امر میں ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بالکل ایسا ہی ہے۔

(۱۸) اس کے بعد جناب رسول خداؐ نے فرمایا یا علی جو تجھے قتل کرے گا گویا اس نے مجھے قتل کیا اور جو کوئی تجھ سے دشمنی کرے گا گویا اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ اور جو کوئی تیرے بارے میں ناروا (ناحق) بات

کہے گا گویا اس نے میرے بارے میں ناحق بات کہی اس لئے کہ تیری جان میرے لئے بمنزلہ بروح ہے تیری روح میری روح میں سے ہے اور تیری طینت میری طینت سے ہے۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو خلق فرمایا اور ہم دونوں کو برگزیدہ قرار دیا مجھے رسالت عطا کر کے اور تجھے امامت سونپ کر۔ پس جو کوئی بھی تیری امامت کا انکار کرتا ہے گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

(۲۰) یا علیؑ آپ میرے وزیر بھی ہو اور میرے نواسوں کے باپ بھی ہو تو میری بیٹی کے شوہر بھی ہو اور آپ میرے وصی و جانشین بھی ہو نیز میری امت میں میرے خلیفہ بھی ہو میری حیات میں بھی اور میری وفات کے بعد بھی، میرا حکم آپ کا حکم ہے اور آپ کی نہی میری نہی ہے۔

(۲۱) اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور جس نے مجھے بہترین مخلوق قرار دیا، یا علی آپ ہی اللہ کی مخلوقات پر اُس (اللہ) کی حجت بھی ہو اور آپ ہی خدا کے سِر (رَاز) کا امین بھی ہو اور بندگان خدا پر خلیفۃ اللہ بھی ہو۔

﴿حدیث نمبر: 78﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ فَصَامَ نَهَارَهُ وَقَامَ وِرداً مِنْ لَيْلِهِ وَحَفِظَ فَرْجَهُ وَلِسَانَهُ وَغَضَّ بَصَرَهُ وَكَفَّ أَذَاهُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ جَابِرٌ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثٍ؟ قَالَ: مَا أَشَدُّ هٰذَا مِنْ شَرْطٍ۔[1]

اے جابر جس شخص کے لئے یہ ماہ رمضان وارد ہو اور وہ دن کو روزہ رکھے اور شب کو اَوراد و وظائف میں مشغول رہے اور اپنی شرمگاہ اور اپنی زبان کی حفاظت کرے (بری باتوں سے) چشم پوشی کرے اور ایذا رسانی سے باز رہے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جابر نے عرض کیا میں آپ پر قربان یہ حدیث کتنی اچھی ہے آپ نے فرمایا (لیکن) اس میں کتنی شدید شرط ہے۔

---

[1] فقیہ، ج ۲، ص ۶۰، ح ٦، س (۲۵۹)، ب ۲۸؛ بحار، ج ۹۳، ص ۳۷۱، ح ۵۴/۵۵، ب ۴٦.

﴿حدیث نمبر 79﴾

اور جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے ایک اور روایت نقل کی ہے:

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيْرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ۔[1]

جب ماہ رمضان آتا تھا تو رسول خداؐ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا کرتے تھے۔

ثقۃ المحدثین مرحوم شیخ عبّاس قمی فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان خدا کا مہینہ ہے اور بہت شرف والا ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں آسماں کے دروازے اور بہشت و رحمت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں اس میں ایک رات ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے لھذا غور وفکر کرو کہ اپنے شب و روز میں کیسے ہو اور کس طرح اپنے اعضاء و جوارح کو خدا کی نافرمانی سے بچائے ہو اور ایسا نہ ہو کہ راتوں کو سوتے رہو اور دنوں میں یاد خدا سے غافل رہو۔ اے میرے عزیز ایسا نہ ہو کہ ماہ مبارک چلا جائے اور تیرا گناہ باقی رہ جائے اور جس دن روزہ دار لوگ اپنا اجر حاصل

---

[1] فقیہ، ج ۲، ص ۶۱، ح ۱۰ (۲۶۳)؛ وسائل آل، ج ۱۰، ص ۳۰۵، ح ۵، ب ۱۸.

کر رہے ہوں اور تو محروم اور نقصان اٹھانے والوں میں ہو اور قربت خدا حاصل کرو اس مہینہ کے روز و شب میں خدا کی کتاب قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعہ، اور نماز پڑھنے کے ذریعہ اور عبادت میں کوشش کے ذریعہ اور فضیلت کے اوقات میں نماز پڑھنے کے ذریعہ اور کثرت دعا و استغفار کے ذریعہ۔ (مفاتیح الجنان)

﴿حدیث نمبر:80﴾

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ إِلٰى قَابِلٍ إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ عَرَفَةَ۔

جو شخص ماہ رمضان میں نہ بخشا گیا وہ آئندہ بھی نہ بخشا جائے گا مگر یہ کہ (روز نہم ذالحجہ) عرفات میں حاضر ہو۔[1]

اور اپنے آپ کو بچاؤ ان چیزوں سے جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اور حرام چیزوں سے افطار کرنے سے اور ایسا طریقہ اختیار کرو جو ہمارا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اختیار فرمایا ہے۔

---

[1] کافی، ج ۴، ح ۳، ص ۶۶، باب فضل شہر رمضان؛ فقیہ، ج ۲، ص ۶۱، ح ۱۱، س (۲۶۴) ب ۲۸؛ بحار، ج ۹۳، ص ۳۴۲، ح ۶، ب ۴۶.

﴿حدیث نمبر:81﴾

اور جناب محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

إذَا صُمْتَ فَلِیَصُمْ سَمْعَكَ وَبَصَرُكَ وَ شَعْرُكَ وَجِلْدُكَ وَعَدَّدَ اَشْیَاءَ غَیْرَ هٰذَا وَقَالَ: لَایَكُوْنُ یَوْمُ صَوْمِكَ كَیَوْمِ فَطْرِكَ۔ [1]

جب روزہ رکھو تو چاہیئے کہ کان، آنکھ، بال، کھال، اور تمام اعضاءؑ روزہ دار ہوں یعنی حرام بلکہ مکروہ سے بھی بچو اور فرمایا کہ چاہیئے کہ تیرا روزہ تیرے افطار کی طرح نہ ہو۔

﴿حدیث نمبر:82﴾

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بیشک روزہ مکمّل ہونے کے لئے شرط ہے کہ... جب روزہ رکھو گے تو اپنی زبان کو جھوٹ سے بچاؤ، اور اپنی آنکھوں کو حرام سے بچاؤ، ایک دوسرے سے جھگڑا نہ کرو، اور حسد نہ کرو، غیبت نہ کرو، جدال نہ کرو، جھوٹی قسم نہ کھاؤ بلکہ سچّی قسم

---

[1] فقیہ، ج۲،ص ۶۷، ح۳،س (۲۷۸)، ب۳۲.

بھی نہ کھاؤ، اور گالی نہ دو، ظلم نہ کرو، دل تنگ نہ ہو، اور غافل بھی نہ ہو
یاد خدا اور نماز سے، اور خاموش رہو اس سے جو کہنا چاہئے اور صبر
کرو، سچّے ہو جاؤ، اور برائی والوں سے دوری رکھو، اور بری بات،
جھوٹ، اور افترا، اور لوگوں سے دشمنی کرنے اور بدگمانی، اور
غیبت، اور چغل خوری سے پرہیز کرو اور خود کو آخرت کے لئے تیّار رکھو
اور ظہور قائم آل محمد علیہ السلام کا انتظار کرو اور آخرت کے ثواب کی
امید رکھو اور اعمال صالحہ کا توشہ آخرت کے لئے تیار رکھو اور تم اس
طرح خاضع و خاشع اور ذلّت و شکستگی کے ساتھ رہو جیسے غلام اپنے
مالک سے ڈرتا ہو اور خدا کے عذاب سے ڈرو اور اس کی رحمت کی امید
لگاؤ، اے روزہ دار تیرے دل کو عیبوں سے پاک ہونا چاہئے اور باطن
کو حیلوں اور مکروں سے پاک ہونا چاہئے اور بدن کو کثافت سے پاک
ہونا چاہئے اور خدا کی خاطر بیزاری اختیار کرو غیر خدا سے اور روزہ میں
اپنی محبت کو خالص بناؤ خدا کے لئے اور اس سے خاموشی اختیار کرلو خدا
نے جس سے نہی کی ہے ظاہر و باطن میں اور خداوند قہّار سے ڈرو جو
ڈرے جانے کا مستحق ہے ظاہر و باطن میں اور روزہ میں اپنی روح و
بدن کو خدا کو بخش دو اور اپنے دل کو اس کی محبت اور یاد کے لئے فارغ

رکھو اور اپنے بدن کو استعمال کرو جس میں خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی طرف بلایا ہے اگر ان تمام کاموں کو جو روزہ کے لئے مناسب ہے بجالائے تو حقیقۃً اس نے خدا کی اطاعت کی اور (اس کے حکم پر) عمل بجالایا اور اگر کچھ ان میں سے کم کیا جو بیان کیا ہے تو اتنا ہی روزہ کم اور اس کا ثواب کم ہوگا۔

اور میرے والد محترم (علیہ السلام) نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے سنا کہ ایک عورت روزہ کی حالت میں اپنی کنیز کو برا بلا کہہ رہی ہے آنحضرتؐ نے اس کے لئے کھانا منگوایا اور اس سے کھانے کے لئے کہا تو اس نے کہا یا رسول خدا میں روزہ دار ہوں تو آپ نے فرمایا کیسا روزہ ہے کہ کنیز کو برا کہہ رہی ہے روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ خدا نے روزہ کو تمام برے امور کے لئے اور تمام برے اعمال اور بری بات کے لئے حجاب بنایا ہے، کتنے کم روزہ دار ہیں اور کتنے زیادہ بھوکے ہیں۔[1]

---

[1] بحار، ج ۹۳، ص ۲۹۲، ح ۱۶، ۱۷، ب، ۳۶؛ وسائل آل ج ۱۰ ص ۱۶۶ ح ۱۳ اس (۱۳۱۳۲) ب ۱۱.

﴿حدیث نمبر:83﴾

اور حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَ الظَّمَأُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ وَالْعَنَاءُ، حَبَّذَا نَوْمُ الْأَكْيَاسِ وَإِفْطَارُهُمْ۔[1]

بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزوں کا ثمرہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ملتا اور بہت سے عابد شب زندہ دار ایسے ہیں جنہیں عبادت کے نتیجہ میں جاگنے اور زحمت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ زیرک و دانا لوگوں کا سونا اور روزہ نہ رکھنا بھی قابل ستائش ہوتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:84﴾

اور جناب جابر بن یزید سے روایت ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جابر بن عبداللہ سے ارشاد فرمایا:

يَا جَابِرُ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ مَنْ صَامَ نَهَارَهُ وَ قَامَ وِرْدًا مِنْ لَيْلِهِ

---

[1] نہج البلاغۃ اردو، قصار الحکم ۱۴۵، ص ۶۸۲، چھاپ اول، قم، ۱۹۹۹ میلادی/۱۴۲۰ ہجری۔

وَعَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ وَكَفَّ لِسَانَهُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَخُرُوْجِهِ مِنَ الشَّهْرِ.....[۱]

کہ اے جابر یہ رمضان کا مہینہ ہے جو شخص اس کے دن میں روزہ رکھے اوراس کی رات کے کچھ حصّہ میں عبادت کرے اوراپنے شکم اور شرم گاہ کوحرام سے باز رکھے زبان کومحفوظ رکھے تو وہ گناہ سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے کہ مہینہ سے باہر نکل جاتا ہے۔

﴿ب﴾ اعمالِ ماہِ رمضان دوقسم پر ہیں

﴿الف﴾: ماہِ رمضان کے مشترکہ اعمال

اور یہ اعمال مشترکہ چارقسم پر ہیں

﴿1﴾ قسم اول: ماہِ رمضان کے شب وروز کے اعمال

﴿حدیث نمبر: 85﴾

سید بن طاؤس نے روایت کی ہے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے کہ انھوں نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں

---

[۱] وسائل آل، ج ۱۰، ص ۱۶۲، ح ۲، ب ۱۱؛ کافی، ج ۴، ص ۸۷، ح ۲، ب، ادب الصائم۔

ابتدا سے آخر تک ہر فریضہ کے بعد یہ دعا پڑھے:

﴿۱﴾۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِی عَامِیْ هٰذَا وَفِی كُلِّ عَامٍ مَا أَبْقَيْتَنِیْ فِی يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَسَعَةِ رِزْقٍ وَلَا تُخْلِنِیْ مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيْمَةِ وَالْمَشَاهِدِ الشَّرِيفَةِ وَزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَفِی جَمِيْعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَكُنْ لِی۔

﴿۲﴾۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ فِيمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ فِی لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِیْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ أَنْ تَكْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمُ، الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ، وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِی وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيْلَ عُمْرِی، وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ رِزْقِی، وَتُؤَدِّیَ عَنِّی أَمَانَتِی وَدَيْنِی، آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔[۱]

(۱) خدایا مجھ کو بیت الحرام کے حج کی توفیق عطا فرما اس سال اور ہر سال جب تک تو مجھ کو باقی رکھے آسائش اور عافیت اور وسعت رزق میں اور مجھ کو دور نہ رکھ اس مکرم موقف اور مشاہد مقدسہ اور اپنی نبی کی قبر کی زیارت سے (تیرا درود ہو ان پر اور ان کی آل پر) اور تمام دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں مدد کر۔

---

[۱] مفاتیح نوین، ص ۶۷۹، اعمال مشترک ماہ رمضان۔

(۲)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کے بارے میں جو اپنی قضا وقدر سے حتمی امور کو شب قدر میں قرار دیا ہے جو نہ رد ہوتا ہے اور نہ تبدیل ہوتا ہے کہ تو مجھ کو بیت الحرام کے حجاج میں لکھ دے جن کا حج مقبول ہو اور جن کی کوشش قابل شکریہ ہو جن کا گناہ بخشا ہوا ہو جن کی برائیاں بخشی ہوئی ہوں اور اپنے قضا و قدر سے میری عمر کو اطاعت میں طولانی بنا دے اور میرے رزق میں وسعت عطا کر اور میری امانت اور قرض کو ادا کر دے ای عالمین کے رب دعا کو مقبول کر۔

اور ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

﴿۱﴾۔ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ، يَا غَفُورُ يَا رَحِيْمُ أَنتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الشُّهُورِ، وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ

﴿۲﴾۔ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَلَّذِي أُنْزِلَتَ فِيهِ الْقُرْآن هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْراً مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فِي مَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ

الرَّاحِمِینَ ۔[۱]

(۱)۔ اے بلند اے عظیم اے بخشنے والے اے رحم کرنے والے تو عظیم پروردگار ہے جس کے مثل کوئی نہیں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس کو تو نے عظمت دی، کرامت دی اور شرف اور فضیلت سے نوازا ہے دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں اور یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزہ کو مجھ پر فرض کیا ہے

(۲)۔ اور یہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں تو نے قرآن کو نازل کیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی نشانیاں ہیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے اور اس میں تو نے شب قدر قرار دی ہے اور اس کو ہزار مہینہ سے بہتر قرار دیا ہے تو اے احسان والے خدا جس پر کسی نے احسان نہیں کیا مجھ پر احسان کر مجھ کو جہنم سے آزادی دلانے کے ذریعہ جن پر تو نے احسان کیا ہے اور مجھ کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

---

[۱] اقبال، ج۱، ص۸۰، ب۴، ف۱۱۔

﴿حدیث نمبر: 86﴾

اور شیخ کفعمیؒ نے مصباح اور بلد الامین میں اور شیخ شہیدؒ نے اپنے مجموعہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو اس دعا کو ماہ رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد پڑھے خدا اس کے گناہوں کو روز قیامت تک کے لئے بخش دے گا دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ اَللّٰهُمَّ أَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ اَللّٰهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ، اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ أَسِيْرٍ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[1]

اے خدا تو اہل قبور کو سرور ونشاط عطا فرما خدایا تو ہر فقیر کو مستغنی کر خدایا تو ہر بھوکے کو سیر کر خدایا تو ہر برہنہ کو لباس پہنا خدایا تو ہر قرضدار کا قرض ادا کر دے خدایا ہر غمگین کے غم کو دور کر خدایا ہر مسافر کو اس کے وطن

---

[1] مصباح کفعمی، ص ۶۱۷؛ بلد الامین، ص ۲۲۲؛ بحار، ج ۹۵ ص ۱۲۰، ح ۳، ب ۷۲۔

پہنچا دے خدایا ہر اسیر کو آزاد کر خدایا مسلمانوں کے جملہ فاسد امور کی اصلاح فرمایا ہر مریض کو شفا عطا کر خدایا ہمارے فقر کو اپنی مالداری سے درست کر دے خدایا ہماری بدحالی کو خوش حالی سے بدل دے خدایا ہمارے قرض کو ادا کر دے اور ہمارے فقر کو مالداری سے تبدیل کر دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

﴿حدیث نمبر: 87﴾

اور شیخ کلینیؒ نے کافی میں ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی بِكَ أَتَوَسَّلُ وَمِنْكَ أَطْلُبُ حَاجَتِی، وَمَنْ طَلَبَ حَاجَةً إِلَی النَّاسِ فَإِنِّی لَا أَطْلُبُ حَاجَتِی إِلَّا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ وَرِضْوَانِكَ أَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿۲﴾۔ وَأَنْ تَجْعَلَ لِی فِی عَامِی هٰذَا إِلٰی بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبِيْلًا حِجَّةً مَبْرُورَةً مُتَقَبَّلَةً زَاكِيَةً خَالِصَةً لَكَ تَقَرُّ بِهَا عَيْنِی وَتَرْفَعُ بِهَا دَرَجَتِی، وَتَرْزُقَنِی أَنْ أَغُضَّ بَصَرِی

﴿۳﴾۔ وَأَنْ أَحْفَظَ فَرْجِی وَأَنْ أَكُفَّ بِهَا عَنْ جَمِيعِ مَحَارِمِكَ حَتّٰی لَا يَكُونَ شَیْءٌ آثَرَ عِنْدِی مِنْ طَاعَتِكَ وَخَشْيَتِكَ وَالْعَمَلِ بِمَا أَحْبَبْتَ وَالتَّرْكِ لِمَا كَرِهْتَ وَنَهَيْتَ عَنْهُ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ فِی يُسْرٍ

وَيَسَارٍ وَعَافِيَةٍ وَمَا أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ،

﴿٤﴾۔ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ وَفَاتِي قَتْلاً فِي سَبِيلِكَ تَحْتَ رَايَةِ نَبِيِّكَ مَعَ أَوْلِيَائِكَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَقْتُلَ بِي أَعْدَائَكَ وَأَعْدَاءَ رَسُولِكَ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُكْرِمَنِي بِهَوَانِ مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَلَا تُهِنِّي بِكَرَامَةِ أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً، حَسْبِيَ اللّٰهُ، مَا شَاءَ اللّٰهُ۔[1]

(۱)۔ خدایا میں تیرے وسیلہ سے اور تجھ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہوں اور جو لوگوں سے طلب کرتا ہوگا وہ کرے میں تو سوائے تیرے کسی سے حاجت طلب نہیں کرتا تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل اور خوشنودی سے کہ تو درود نازل کر محمدؐ اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر۔

(۲) اور قرار دے میرے لئے اس سال بیت الحرام کی طرف ایسے حج کی سبیل کو جو مقبول ہو پاکیزہ ہو خالص ہو میرے لئے جس سے میری آنکھ ٹھنڈی ہو جاتی ہو اور جس سے میرا درجہ بلند ہوتا ہو اور مجھ کو توفیق دے کہ حرام سے آنکھ بند کرلوں۔

(۳)۔ اور اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھوں اور تیرے تمام حرام امور سے محفوظ رہوں

---

[1] کافی، ج ۴، ص ۷۴، ح ۶، ب، مایقال فی مستقبل شہر رمضان؛ اقبال، ج ۱، ص ۷۸، ب ۴، ف ۱۰۔

یہاں تک کہ کوئی چیز تیری اطاعت اور خوف سے زیادہ محبوب نہ ہو اور جس عمل کو تو پسند کرے وہ کروں اور جس کو تو ناپسند کرے وہ ترک کردوں اور اس سلسلہ میں آسانی اور راحت اور عافیت قرار دے اور جو تو نے مجھ پر نعمت نازل کی۔

(۴)۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری وفات کو اپنی راہ میں شہادت قرار دے اپنے نبی کے علم کے نیچے اپنے اولیاء کے ساتھ اور میں سوال کرتا ہوں کہ تو میرے ذریعہ اپنے دشمنوں اور اپنے رسول کے دشمنوں کو قتل کردے اور میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ کو مکرم کردے اپنی مخلوق میں جس کی چاہے ذلت کر کے، اور میری توہین نہ کر اپنے اولیاء میں سے کسی ایک کی کرامت سے، خدایا میرے لئے اپنے رسول کے ساتھ راستہ قرار دے اللہ میرے لئے کافی ہے وہ جو چاہے۔

﴿حدیث نمبر: 88﴾

مولف کہتا ہے کہ یہ دعائے اَللّٰھم اِنّی... دعائے حج کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ سید نے اقبال میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس دعا کو ماہ رمضان کی راتوں میں مغرب کے

بعد پڑھنا اور جناب کفعمی نے کہا ہے بلد الامین میں کہ اس کا روزانہ ماہ رمضان میں اور پہلی رات میں پڑھنا مستحب ہے اور شیخ مفیدؒ نے مقنعہ میں شب اوّل کی خصوصیت کے ساتھ نقل کیا ہے مغرب کے بعد اور بہترین عمل شب و روز ماہ مبارک میں زیادہ قرآن کا پڑھنا ہے کیونکہ قرآن اسی میں نازل ہوا ہے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر چیز کے لئے بہار ہے اور قرآن کی بہار ماہ رمضان ہے اور دوسرے مہینوں میں ہر ماہ میں ایک بار قرآن ختم کرنا مستحب ہے اور کم سے کم چھ روز ہے اور ماہ مبارک میں ہر تیسرے روز ایک قرآن ختم کرنا مستحب ہے اور اگر روزانہ ایک قرآن ختم کر سکے تو بہتر ہے۔ علامہ مجلسی نے فرمایا ہے کہ حدیث ہے کہ بعض ائمہ علیہم السلام اس ماہ میں چالیس قرآن اور اس سے زیادہ پڑھتے تھے اور اگر ہر ختم قرآن کا ثواب چہاردہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کی روح کو ہدیہ کرے تو اس کا ثواب کئی گنا ہو جائے گا اور روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے شخص کا اجر یہ ہے کہ وہ ان معصومینؑ کے ساتھ روز قیامت ہوگا اور اس ماہ میں زیادہ دعا، صلوٰۃ اور استغفار کرنا چاہئے اور لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ زیادہ کہنا چاہئے اور روایت ہے کہ جب ماہ رمضان المبارک داخل ہوتا تھا

توامام زین العابدینؑ دعا، تسبیح ، استغفار، تکبیر کے علاوہ بات نہیں کرتے تھے اور چاہیئے کہ شب و روز کے نافلہ اور عبادت کے لئے زیادہ اہتمام کرے۔

﴿2﴾ دوسری قسم: ماہِ رمضان کی راتوں کے اعمال

اور وہ چند امور ہیں

﴿حدیث نمبر: 89﴾

(۱)۔ افطار: مستحب ہے کہ نماز مغرب کے بعد افطار کرے مگر یہ کہ کمزوری اس پر غالب آجائے یا بہت سے لوگ اس کے انتظار میں ہوں۔ [۱]

﴿حدیث نمبر: 90﴾

(۲)۔ اس چیز سے افطار کرے جو حرام اور شبہ سے پاک ہو اور بہتر ہے کہ حلال کھجور سے افطار کرے تا کہ اس کی نماز کا ثواب چار سو (۴۰۰) نمازوں کے برابر ہو اور خرمہ، پانی، رطب ، دودھ، حلوہ، مصری، گرم پانی، جس سے بھی افطار کرے اچھا ہے۔ [۲]

---

[۱] زاد المعاد ص ۸۵، ب ۳، ف ۵۔

[۲] اقبال ، ج ۱، ص ۲۴۱، ب ۳، ف ۵۔

(۳)۔افطار کے وقت معصومین علیہم السلام سے وارد دعاؤں کو پڑھے تا کہ خدااس کو ہراس شخص کا ثواب عطا کرے جس نے روزہ رکھا ہو۔اور اُن میں سے یہ دعا بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ۔

خدایا تیرے لئے روزہ رکھا اور تیری روزی سے افطار کیا اور تجھ پر میں نے توکل کیا۔[۱]

اور اگر افطار کے وقت دعائے اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْم... آخر تک پڑھے جس کی روایت سیدؒ اور کفعمیؒ نے کی ہے تو بہت فضیلت ہے۔

﴿حدیث نمبر: 91﴾

اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام جب افطار کرنا چاہتے تھے تو فرماتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔[۲]

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) خدایا تیرے لئے روزہ ہم نے

---

[۱] اقبال، ج۱،ص ۲۴۶، ب ۶، ف ۱۱۔

[۲] کافی ج ۴،ص ۹۵ ح ۱، ب مایقوم الصائم ؛ اقبال، ج ۱،ص ۲۴۶، ب ۶، ف ۱۱۔

رکھا اور ہم نے تیرے رزق سے افطار کیا اس کو تو قبول کر لے بیشک تو سننے والا اور علیم ہے۔

(۴)۔ پہلے لقمہ پر یہ دعا کہے تا کہ خدا اس کو بخش دے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اِغْفِرْلِىْ۔

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے اے وسیع بخشنے والے مجھ کو بخش دے۔[۱]

اور حدیث میں ہے کہ ماہ رمضان میں آخری وقت میں ہر روز خدا دس لاکھ (۱۰۰۰۰۰۰) اشخاص کو جہنّم کی آگ سے آزاد کرتا ہے لہٰذا خدا سے سوال کرو کہ تم کو بھی انہی میں سے قرار دے۔

﴿حدیث نمبر:92﴾

(۵)۔ افطار کے وقت سورہ قدر پڑھے۔[۲]

(۶)۔ افطار کے وقت صدقہ دے اور روزہ داروں کو افطار کرائے چاہے چند دانہ خرمہ سے ہو یا پانی پلانے سے۔

---

[۱] اقبال، ج ۱، ص ۲۴۴ ب ۶ ف ۸؛ وسائل آل ج ۱۰ ص ۱۴۹ اب ۶، ح ۸ (۱۳۰۷۷).

[۲] وسائل آل ج ۱۰ ص ۱۴۹ اب ۶، ح ۷ (۱۳۰۷۶)؛ زاد المعاد، ص ۸۵، ب ۳، ف ۵.

﴿حدیث نمبر:93﴾

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کے لئے اس کے اجر کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اس کے لئے اس نیک عمل کے مثل ہوگا جو اس افطار کرنے والے نے اس کھانے کی قوت سے انجام دیا ہے۔

اور علامہ حلیؒ نے رسالہ سعدیہ میں امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جو مومن ماہ رمضان میں ایک لقمہ کسی مومن کو کھلائے تو خداوند عالم اس کو اس شخص کا اجر عطا کرتا ہے جس نے تیس (۳۰) مومن کو آزاد کیا ہو اور اس کی دعا خدا کے نزدیک مقبول ہوگی۔[۱]

﴿حدیث نمبر: 94﴾

(۷)۔ ہر رات میں ہزار مرتبہ انّا انزلناہ پڑھے۔[۲]

---

[۱] کافی ج۴ص ۶۸ ح ۱تا۴ ب من فطر صائما؛ فقیہ ج ۲ص ۸۵ ح ۱تا۵ ب ۴۲۔

[۲] زادالمعاد، ص۸۴، ب۳، ف ۵۔

(۸)۔ اگر ممکن ہو تو ہر رات میں سو (۱۰۰) مرتبہ حٰم دخان کی تلاوت کرے۔[۱]

(۹)۔ سیدؒ نے روایت کی ہے کہ جو شخص اس دعا کو ماہ رمضان میں ہر رات پڑھے اس کے چالیس (۴۰) برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔[۲]

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضانَ الَّذِی اُنْزِلَتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَافْتَرَضْتَ عَلٰی عِبادِكَ فِيهِ الصِّيامَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِی حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرامِ فِی عامِی هٰذا وَفِی كُلِّ عامٍ وَاغْفِرْ لِیْ تِلْكَ الذُّنُوْبَ الْعِظامَ، فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُها غَيْرُكَ يا رَحْمٰنُ يا عَلَّامُ۔[۳]

خدایا اے ماہ رمضان کے پروردگار تونے اس میں قرآن کو نازل کیا ہے اور تونے اس میں اپنے بندوں پر روزوں کو فرض کیا ہے درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھ کو اپنے بیت الحرام کے حج کی توفیق عطا کر اس سال اور ہر سال اور ہمارے بڑے گناہوں کو بخش دے کیوں کہ ان کو

---

[۱] زادالمعاد، ص۸۴، ب۳، ف۵.

[۲] مفاتیح الجنان ص۳۲۰.

[۳] اقبال الاعمال، ج۱، ص۱۴۴، ب۴، ف۱۵.

تیرے علاوہ کوئی بخش نہیں سکتا اے رحم کرنے والے اے جاننے والے۔

(۱۰) ہر رات میں مغرب کے بعد دعائے حج کو پڑھے جو پہلی قسم میں (ص ۱۰۹) پر گزر چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر: 95﴾

(۱۱) معتبر سند کے ساتھ امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے یہ حدیث نقل ہوئی ہے کہ آپؑ نے اپنے شیعوں کو پیغام دیا ہے کہ ماہِ رمضان کی ہر رات میں دعائے افتتاح پڑھیں کیونکہ فرشتے دعائے ماہِ رمضان کو سنتے ہیں اور دعا پڑھنے والے کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ [۱]

﴿حدیث نمبر: 96﴾

(۱۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ماہِ رمضان کی ہر رات میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ فِیمَا تَقْضِی وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِی الْاَمْرِ الْحَکِیْمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِی لَا یُرَدُّ وَلَا یُبَدَّلُ أَنْ تَکْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمْ،

---

[۱] زادالمعاد، ص۸۶، ب۳، ف۵۔

الْمَشْكُورِ سَعْيُهُمْ، الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمْ، الْمُكَفَّرِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ، وَأَنْ تَجْعَلَ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ، وَتُوَسِّعَ فِي رِزْقِي وَتَجْعَلَنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلُ بِي غَيْرِي۔[۱]

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرار دے اپنے حکیمانہ اور حتمی قضا وقدر میں وہ فیصلہ جو نہ روکا جاتا ہے اور نہ بدلا جاتا ہے کہ تو مجھ کو لکھ دے اپنے بیت الحرام کے حج کرنے والوں میں جن کا حج مقبول ہے سعی مشکور ہے، گناہ بخشے ہوئے ہیں اور جن کی برائیوں سے درگذر کیا گیا ہے اور اپنے قضا وقدر میں تو قرار دے میرے لئے عمر کا طویل ہونا نیکی اور تندرستی میں اور میرے رزق میں وسعت کر اور مجھ کو ان میں سے قرار دے جن کے ذریعہ تو اپنے دین کی مدد کرتا ہے اور میرے علاوہ کسی اور کو بدل قرار نہ دینا۔

﴿حدیث نمبر: 97﴾

(۱۴)۔مرحوم محدث قمی نے انیس الصالحین سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان کی راتوں میں ہر رات یہ دعا پڑھے:

---

[۱] اقبال الاعمال، ج ۱، ص ۱۴۴، ب ۴، ف ۱۵.

أَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ يَنْقَضِيَ عَنِّي شَهْرُ رَمَضَانَ أَوْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هٰذِهِ وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تُعَذِّبُنِيْ عَلَيْهِ۔[۱]

میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری کریم ذات کی جلالت کے ذریعہ کہ ماہ رمضان مجھ سے نہ گزرے یا میری اس رات کی فجر طالع ہو اور میرے ذمہ تیرا کوئی فریضہ یا گناہ ہو کہ تو اس کی وجہ سے میرے اوپر عذاب کر سکے۔

﴿حدیث نمبر: 98﴾

(۱۵)۔ شیخ کفعمیؒ نے حاشیہ بلد الامین میں سید بن باقی سے نقل کیا ہے کہ مستحب ہے ماہ رمضان کی ہر رات میں دو (۲) رکعت نماز ہر رکعت میں (ایک) حمد اور تین (۳) مرتبہ سورہ توحید اور جب سلام پڑھ لے تو یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَفِيْظٌ لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ رَحِيْمٌ لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَلْهُوْ۔

پاک و منزہ ہے وہ خدا جو محافظ ہے غافل نہیں ہوتا ہے پاک و منزہ ہے

---

[۱] مفاتیح نوین، ص۶۹۳۔

وہ خدا جو رحیم ہے جلدی نہیں کرتا پاک ومنزہ ہے وہ خدا جو قائم ہے بھولتا نہیں ہے پاک ومنزہ ہے وہ خدا جو دائم ہے غافل نہیں ہوتا۔

پھر تسبیحات اربعہ کو سات مرتبہ پڑھے پھر کہے: **سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيمُ اِغْفِرْلِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ۔**

پاک و بے نیاز ہے تو پاک و بے نیاز ہے تو پاک و بے نیاز ہے اے عظیم میرے بڑے گناہوں کو بخش دے۔

پھر دس (۱۰) بار صلوٰۃ پڑھے پیغمبر اور آل پیغمبر پر جو شخص اس دو (۲) رکعت نماز کو بجالائے تو خداوند عالم اس کے ستّر (۷۰۰۰۰) ہزار گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ [۱]

﴿3﴾ تیسری قسم: ماہ رمضان میں اعمال سحر

اعمال سحر ذیل کے چند امور ہیں۔

﴿حدیث نمبر: 99﴾

(۱)۔ سحری کھانا، اور سحری ترک نہ کرے چاہے ایک دانہ خرما اور ایک گھونٹ پانی ہی ہو اور بہترین سحری ستّو اور خرما ہے اور وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم اور ملائکہ درود بھیجتے ہیں ان پر جو سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں اور سحری کھاتے ہیں۔ [۲]

---

[۱] مستدرک، ج۶، ب۵، ص۲۱۵، ح۱، (۶۷۷۰) نقل من جنۃ الامان ص۵۶۳.

[۲] فقیہ، ج۲، ص۸۶، ب۴۳، ح۳ تا ۵ (۳۸۶).

(۲)۔ سحری کے وقت سورہ انا انزلناہ کا پڑھنا۔ جو شخص اس سورہ کو سحر اور افطار کے وقت پڑھے تو ان دونوں کے درمیان اس شخص کا ثواب ہوگا جو راہِ خدا اپنے خون میں غلطاں ہو۔ [۱]

﴿دعائے سحر﴾

﴿حدیث نمبر: 100﴾

(۳)۔ اس عظیم الشان دعا کو پڑھے جو حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے آپؑ نے فرمایا ہے کہ یہ وہ دعا ہے جسے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سحر ماہِ رمضان میں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے اسم اعظم الٰہی اس میں موجود ہے اور اجابت دعا کے لئے بہت مؤثر ہے وہ دعا یہ ہے:

﴿۱﴾۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِأَبْهَاهُ وَكُلُّ بَهَائِكَ بَهِیٌّ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِبَهَائِكَ كُلِّهِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِأَجْمَلِهِ وَكُلُّ جَمَالِكَ جَمِیْلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِأَجَلِّهِ وَكُلُّ جَلَالِكَ جَلِیلٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهِ ۔

---

[۱] زاد المعادص ۸۵ ب ۳ ف ۵.

﴿۲﴾۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ عَظَمَتِکَ بِأَعْظَمِھَا وَکُلُّ عَظَمَتِکَ عَظِیمَۃٌ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِعَظَمَتِکَ کُلِّھَا اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ نُورِکَ بِأَنْوَرِہٖ وَکُلُّ نُورِکَ نَیِّرٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِنُورِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ رَحْمَتِکَ بِأَوْسَعِھَا وَکُلُّ رَحْمَتِکَ واسِعَۃٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ کُلِّھا ۔

﴿۳﴾۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ کَلِمَاتِکَ بِأَ تَمِّھَا وَکُلُّ کَلِمَاتِکَ تامَّۃٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ کُلِّھَا ۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ کَمَالِکَ بِأَکْمَلِہٖ وَکُلُّ کَمَالِکَ کَامِلٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِکَمَالِکَ کُلِّہٖ ۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ أَسْمَائِکَ بِأَکْبَرِھا وَکُلُّ أَسْمَائِکَ کَبِیرَۃٌ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِأَسْمَائِکَ کُلِّھَا ۔

﴿٤﴾۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ عِزَّتِکَ بِأَعَزِّھا وَکُلُّ عِزَّتِکَ عَزِیزَۃٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِعِزَّتِکَ کُلِّھَا، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ مَشِیئَتِکَ بِأَمْضَاھا وَکُلُّ مَشِیئَتِکَ مَاضِیَۃٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِمَشِیئَتِکَ کُلِّھَا ،اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ قُدْرَتِکَ بِالْقُدْرَۃِ الَّتِی اسْتَطَلْتَ بِھَا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَکُلُّ قُدْرَتِکَ مُسْتَطِیلَۃٌ۔

﴿۵﴾۔ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِقُدْرَتِکَ کُلِّھَا، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ عِلْمِکَ بِأَ نْفَذِہٖ وَکُلُّ عِلْمِکَ نَافِذٌ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِعِلْمِکَ کُلِّہٖ ،اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ قَوْلِکَ بِأَرْضَاہُ وَکُلُّ قَوْلِکَ رَضِیٌّ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِقَوْلِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِنْ مَسائِلِکَ بِأَحَبِّھا إِلَیْکَ وَکُلُّ مَسائِلِکَ إِلَیْکَ حَبِیبَۃٌ۔

﴿٦﴾ اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِمَسَائِلِکَ کُلِّھا، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ مِن

شَرَفِكَ بِأَشْرَفِهِ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيفٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ ،اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ ،اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهِ وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ۔

﴿۷﴾۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِأَعْلَاهُ وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ ،اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِأَكْرَمِهَا وَكُلُّ آيَاتِكَ كَرِيمَةٌ۔

﴿۸﴾۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِآيَاتِكَ كُلِّهَا ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّأْنِ وَالْجَبَرُوتِ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ وَحْدَهُ وَجَبَرُوتٍ وَحْدَهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا تُجِيبُنِي بِهِ حِينَ أَسْأَلُكَ فَأَجِبْنِي يَا اللّٰهُ ۔[1]

(۱)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نور کے نورانی ترین مرتبہ کے ذریعہ جب کہ تیرے تمام مراتب نورانی ہیں خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے تمام مراتب نورانیت کے واسطہ سے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نیک ترین جمال کے واسطہ سے جب کہ تیرے کل جمال خوبصورت ہیں خدایا میں تیرے کل جمال کے واسطہ

[1] زادالمعاد، ص۹۰، ب۳، ف۵۔

سے سوال کرتا ہوں ۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عالی ترین جلال کے واسطہ سے جب کہ تیرا کل جلال بلند ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل جلال کے واسطہ سے

(۲)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بزرگ ترین مراتب عظمت کے واسطہ سے در آں حالیکہ تیرے تمام مراتب عظمت عظیم ہیں خدایا میں تیرے تمام عظمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں ۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نور کے روشن ترین مراتب کے ذریعہ در آں حالیکہ تیرا نور روشن ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل نور کے واسطہ سے ۔خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری وسیع ترین رحمت کے واسطہ سے جب کہ تیری کل رحمت وسیع ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کل رحمت کے واسطہ سے۔

(۳)۔خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کامل ترین کلمات کے واسطہ سے جب ک تیرے کل کلمات مکمل ہیں خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل کلمات کے ذریعہ ۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عالی ترین کمال کے واسطہ سے جب کہ تیرے کل کمال عالی ہیں خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل کمال کے

واسطہ سے ۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بزرگ ترین ناموں کے واسطہ سے جب کہ تیرے کل نام بزرگ ہیں خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل ناموں کے واسطہ سے۔

(۴)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بلندترین عزّت کے واسطہ سے جب کہ تیری کل عزت بلند ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کل عزت کے واسطہ سے ۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری نافذترین مشیت کے واسطہ سے جب کہ تیری کل مشیت نافذ ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کل کی کل مشیت کے واسطہ سے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس قدرت کے واسطہ سے جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر قادر ہو گیا جب کہ تیری کل قدرت حادی ہے

(۵).. خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کل قدرت کے واسطہ سے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نافذترین علم کے واسطہ سے جب کہ تیرا کل علم نافذ ہے خدایا میں سوال کرتا ہوں تیرے کل علم کے واسطہ سے ۔خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے پسندیدہ ترین قول کے واسطہ سے جب کہ تیرا کل قول پسندیدہ ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل قول کے واسطہ سے خدا میں تجھ سے سوال

کرتا ہوں تیری محبوب ترین حاجتوں کے واسطہ سے جب کہ تمام حاجتیں تجھے محبوب ہیں

(۶)۔ خدایا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تمام حاجتوں کے واسطہ سے جو پوری کر دی ہے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے شریف ترین مراتب کا جب کہ ہر شرف شریف ہے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے تمام مراتب شرافت کا ۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری دائمی بادشاہت کے حق کے ذریعہ جب کہ تیری کل بادشاہت دائمی ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کل کی کل بادشاہت کے واسطہ سے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بہترین ملک کے واسطہ سے اور جب کہ تیرا ہر ملک بہترین ہے

(۷)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کل کے کل ملک کے واسطہ سے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بلندترین مراتب کے واسطہ سے جب کہ تیرے تمام مراتب بلند ہیں خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے تمام بلندترین مقامات کے واسطہ سے۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے قدیم ترین احسان کے واسطہ سے اور تیرا ہر احسان قدیم ہے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے تمام احسان

کا۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کریم ترین نشانیوں کے واسطہ سے جب کہ تیری کل نشانیاں کریم ہیں

(۸)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری کل آیتوں کے واسطہ ہے۔ خدایا میں سوال کرتا ہوں تیرے اس چیز کے واسطہ سے جس میں تیری شان اور جبروت جمع ہے میں سوال کرتا ہوں ہر تنہا شان اور ہر تنہا جبروت کے واسطہ سے خدایا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس چیز کے واسطہ سے کہ اگر اس کے ذریعہ تجھ کو بلاؤں تو تو قبول کرتا ہے پس تو قبول کر لے اے خدا۔

پھر جو حاجت رکھتے ہو خدا سے طلب کرو وہ انشاء اللہ پوری ہوگی۔

4 قسم چہارم: ماہِ رمضان میں دنوں کے اعمال

اور وہ چند چیزیں ہیں:

(۱)۔ اوّل چند دعائیں ہیں کہ ان کو روزانہ پڑھے اور وہ مفاتیح میں مذکور ہیں

حدیث نمبر: 101

(۲)۔ شیخ مفیدؒ نے مقنعہ میں روایت کی ہے اور ثقہ جلیل علی بن مہزیارؒ نے

حضرت امام محمد تقیؑ سے روایت کی ہے کہ مستحب ہے کہ زیادہ تر ماہ رمضان کے شب و روز میں مہینہ کی ابتدا سے آخر تک یہ دعا پڑھتا رہے:

يَا ذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، ثُمَّ يَبْقٰى وَيَفْنٰى كُلُّ شَيْءٍ يَا ذَا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَيَا ذَا الَّذِي لَيْسَ فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى، وَلَا فِي الْاَرَضِيْنَ السُّفْلٰى، وَلَا فَوْقَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ وَلَا بَيْنَهُنَّ إِلٰهٌ يُعْبَدُ غَيْرُهُ، لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَايَقْوٰى عَلٰى إِحْصَائِهِ إِلَّا أَنْتَ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَايَقْوٰى عَلٰى إِحْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ۔ [1]

اے وہ خدا جو ہر چیز کے پہلے سے تھا پھر اس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر وہ باقی ہے اور ہر چیز فانی ہے اے وہ خدا جس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور اے وہ خدا کہ اس کے علاوہ کوئی معبود بلند آسمانوں میں اور پست ترین زمین میں اور نہ ان کے اوپر اور نہ ان کے نیچے اور نہ ان کے درمیان کہیں نہیں ہے جس کی عبادت کی جاتی ہو تیرے لئے حمد ہے کہ جس کو تیرے علاوہ کوئی احصا نہیں کرسکتا ہے تو تو درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر ایسا درود جس کے احصاء پر تیرے علاوہ کوئی قوت نہ رکھتا ہو۔

---

[1] مقنعہ مفید کتاب الصوم، ص ۳۲۰، ب ۱۴؛ نور البراھین ص ۱۳۳، ح ۱۰، ب توحید۔

﴿حدیث نمبر:102﴾

(۳) اس روایت کو شیخ کفعمیؒ نے بلد الامین اور مصباح میں جناب سیدؒ بن باقی کی کتابِ اختیار سے نقل کی ہے جو شخص اس دعا کو ماہ رمضان میں روزانہ پڑھے تو خدا اس کے چالیس (۴۰) سال کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ ربَّ شَهْرِ رَمَضَانَا الَّذِی اُنزِلَت فِيْهِ الْقُرْآنَ، وَافْتَرَضْتَ عَلٰی عِبَادِكَ فِيْهِ اَلصِّيَامَ، اُرْزُقْنِی حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِی هٰذَا الْعَامِ وَفِی كُلِّ عَامٍ، وَاغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔[۱]

خدایا اس ماہ رمضان کے پروردگار جس میں تو نے قرآن نازل کیا ہے اور جس میں تو نے اپنے بندوں پر روزہ فرض کیا ہے مجھ کو اس سال اور ہر سال اپنے بیت اللہ الحرام (کعبہ) کے حج کی توفیق عطا فرما اور میرے عظیم گناہوں کو بخش دے کیوں کہ تیرے علاوہ کوئی بڑے گناہوں کو بخش نہیں سکتا ہے اے جلالت اور کرم والے۔

---

[۱] اقبال، ج۱، ب۴، ف۱۱، ص۱۴۴؛ مصباح کفعمی، ص۶۱۸؛ بلد الامین، ص۲۲۳.

﴿حدیث نمبر: 103﴾

(۴) روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ اس ذکر کو پڑھے جس کو محدّث فیضؒ نے خلاصۃ الاذکار میں بیان کیا ہے:

سُبْحَانَ الضَّارِّ النَّافِعِ سُبْحَانَ الْقَاضِي بِالْحَقِّ، سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهُ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى۔

پاک ہے وہ خدا جو ضرر کا مالک اور نفع والا ہے پاک ہے وہ خدا جو حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا ہے پاک ہے وہ خدا جو بلند اور سب سے بلند ہے پاک و منزہ ہے ہم اس کی حمد کرتے ہیں وہ پاک و برتر ہے۔

﴿حدیث نمبر: 104﴾

(۵) شیخ مفیدؒ نے مقنعہ میں فرمایا ہے کہ ماہ رمضان کے مستحبات میں سے رسولؐ خدا پر صلوٰۃ بھیجنا ہے روزانہ سو مرتبہ اور اگر زیادہ ہو جائے تو افضل ہے۔[۱]

﴿ب﴾ قسم دوم: ماہ رمضان کے مخصوص اعمال

اور وہ چند اعمال ہیں

---

[۱] مقنعہ، ص ۳۱۳، کتاب صوم، ب ۱۰۔

﴿1﴾ پہلی رات کے چند اعمال

﴿حدیث نمبر:105﴾

(۱)۔ چاند دیکھے۔ جب چاند نظر آئے تو چاند کی طرف اشارہ کرے رو بقبلہ ہو اور ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے چاند کو خطاب کر کے پڑھے:

رَبِّی وَرَبُّكَ اَللّٰه رَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلٰی مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی شَهْرِنَا هٰذَا، وَارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَعَوْنَهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا ضُرَّهُ وَشَرَّهُ وَبَلَائَهُ وَفِتْنَتَهُ۔[۱]

میرا رب اور تیرا رب وہ خدا ہے جو عالمین کا پروردگار ہے خدایا طالع کر اس چاند کو ہم پر اَمن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اس چیز کی طرف جلدی کے ساتھ جو تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے خدایا ہم کو برکت عطا کر ہمارے اس مہینہ میں اور ہم کو اس کے خیر و خوبی اور مدد کا رزق عطا کر اور اس کے نقصان، شر، بلا اور فتنہ کو ہم سے دور کر۔

---

[۱] فقیہ، ج۲، ص۶۲، ب۲۹، ح۲(۲۶۹).

﴿حدیث نمبر: 106﴾

(۲)۔ بعض روایات کے مطابق ماہ رمضان کی پہلی رات کا غسل سنّت ہے اور روایت میں ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں شب اول غسل کرے اس کو آئندہ ماہ رمضان تک خارش بدن نہ ہوگی۔ [۱]

﴿حدیث نمبر: 107﴾

(۳)۔ جاری نہر میں غسل کرے اور تیس چلّو پانی سر پر ڈالے تا کہ آئندہ رمضان تک معنوی طہارت پر باقی رہے۔ [۲]

﴿حدیث نمبر: 108﴾

(۴)۔ قبر امام حسینؑ کی زیارت کرے تا کہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں اور حج و عمرہ کرنے والوں کا ثواب حاصل کرے۔ [۳]

---

[۱] زاد المعاد ص ۷۹، ب ۳، ف ۴؛ کشف اللثام، ج ۱، مقصد اول، ص ۱۰، ف ۱۔

[۲] اقبال ج ۱، ص ۵۵، ب ۴، ف ۱؛ کشف اللثام، ج ۱، مقصد اول، ص ۱۰، ف ۱. زاد المعاد، ب ۳، ف ۴.

[۳] زاد المعاد، ص ۸۰،

﴿حدیث نمبر: 109﴾

(۵)۔اسی پہلی رات سے ہزار(۱۰۰۰)رکعت نماز پڑھنے کی ابتدا کرے۔[۱]
اس نماز کی کیفیت کے لئے مفاتیح نوین ص ۶۹۴ رجوع کرے

﴿حدیث نمبر: 110﴾

(۶)۔اس رات میں دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں حمد اور سورہ انعام پڑھے اور سوال کرے کہ خدا کفایت کرے اس کے لئے اور جس سے ڈرتا ہو اس سے محفوظ رکھے۔[۲]

﴿حدیث نمبر: 111﴾

(۷)۔یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الشَّھْرَ الْمُبَارَك... .جو ماہ شعبان کی آخری رات میں گذری ہے۔

﴿حدیث نمب: 112﴾

(۸)۔ نماز مغرب کے بعد ہاتھوں کو بلند کرے اور اس دعا کو پڑھے:

---

[۱] اقبال، ج ۱،ص ۴۷، ب ۳ ف ۶.

[۲] وسائل آل ج ۸ ص ۱۷۰ ب ۴۵ ح ۲ (۱۰۳۳۲).

اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ یَمْلِکُ التَّدْبِیْرَ... جو حضرت جوادؑ سے اقبال میں مروی ہے۔ [۱] (بقیہ دعا مفاتیح میں مذکور ہے)

﴿حدیث نمبر: 113﴾

(۹)۔ پہلے باب میں گزر چکا ہے کہ اوّل ماہ رمضان میں دعائے جوشن کبیر کا پڑھنا مستحب ہے۔

﴿حدیث نمبر: 114﴾

(۱۰)۔ دعائے حج: اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْنِیْ حَجَّ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فِی عَامِیْ ھٰذَا.. کو پڑھے جو اوّل ماہ کے اعمال میں (۱۰۹) پر گذری ہے۔

﴿حدیث نمبر: 115﴾

(۱۱)۔ جب ماہ رمضان آجائے تو مناسب ہے کہ قرآن کی زیادہ تلاوت کرے اور روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام قرآن کی تلاوت سے قبل یہ دعا پڑھتے تھے:

ھٰذَا کِتَابُکَ الْمُنْزَلِ.. بقیہ دعا مفاتیح میں مذکور ہے اور قرآن کی تلاوت کے بعد آپؑ دوسری دعا پڑھتے تھے۔ [۲]

---

[۱] اقبال، ج۱، ص۷۵، ب۳، ف۹۔

[۲] بحار، ج۸۹، ص۲۰۶، ح۲، ب۲۵۔

﴿2﴾ روزِ اوّل ماہِ رمضان

اس میں چند اعمال ہیں

﴿حدیث نمبر:116﴾

(۱)۔ جاری پانی میں غسل کرنا اور تیس (۳۰) چلّو پانی سر پر ڈالنا جو تمام دردوں اور بیماریوں سے سال بھر محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔ [۱]

﴿حدیث نمبر:117﴾

(۲)۔ ایک چلّو عرق گلاب چہرہ پر ڈالے تا کہ ذلّت اور پریشانی سے نجات پائے اور تھوڑا سا سر پر بھی ڈالے تا کہ اس سال سرسام سے محفوظ رہے۔ [۲]

﴿حدیث نمبر:118﴾

(۳)۔ دو (۲) رکعت نمازِ اول ہر ماہ پڑھے اور صدقہ دے۔ [۳]

---

[۱] زادالمعاد، ص۸۰، ب۳، ف۴. اقبال ج۱ص۱۹۳، ب۵، ف۱.

[۲] اقبال ج۱ص۱۹۳، ب۵، ف۱.

[۳] اقبال ج۱ص۱۹۷، ب۳، ف۴؛ وسائل اسلامی، ج۵، ص۲۸۶، ح۱، ب۴۵.

﴿حدیث نمبر: 119﴾

(۴)۔ دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں حمد اور انّا فتحنا اور دوسری رکعت میں حمد اور جو سورہ چاہے پڑھے تا کہ خدا اس سال تمام برائیوں کو اس سے دور کر دے اور خدا کی حفاظت میں رہے۔[1]

﴿حدیث نمبر: 120﴾

(۵)۔ طلوع فجر کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ قَد حَضَرَ شَھْرُ رَمَضَانَ...[2] مکمل دعا مفاتیح نوین ص ۱۵۷ پر موجود ہے۔

﴿حدیث نمبر: 121﴾

(۶)۔ جناب شیخ صدوق نے من لا یحضرہ الفقیہ میں اور علامہ مجلسی نے زاد المعاد میں فرمایا ہے، کلینیؒ، شیخ طوسیؒ اور دوسروں نے بھی صحیح سند سے روایت کی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ مبارک رمضان میں پہلی تاریخ کو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ

[1] اقبال ج ۱ ص ۱۹۸، ب ۳، ف ۴۔

[2] بحار، ج ۹۴ ص ۳۵۴، باب الدعاء نمبر ۶۹۔

بِاِسْمِكَ الَّذِي دَانَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ۔ ..(بقیہ دعا مفاتیح نوین ص۱۵۱ پر مذکور ہے)اور فرمایا ہے کہ اس دعا کو خدا کی رضامندی کے لئے فاسد غرضوں اور ریاکاری کو شامل کئے بغیر پڑھے تو اس سال اس کو فتنہ اور گمراہی نہ پہنچے گا اور نہ کوئی آفت جو ضرر پہنچائے اس کے دین یا بدن کو اور خداوند عالم اس سال کی بلاؤں سے اس کی حفاظت کرے گا۔[۱]

﴿3﴾ تیرہویں شب

یہ رات لیالی اَیَامُ الْبِیْض کی پہلی رات ہے اس میں تین اعمال ہیں:

﴿حدیث نمبر:122﴾

(۱)۔ غسل کرنا ہے۔[۲]

﴿حدیث نمبر: 123﴾

(۲)۔ چار (۴) رکعت نماز پڑھنا ہے جس کی ہر رکعت میں حمد کے بعد پچیس (۲۵) بار سورۂ توحید پڑھے۔[۳]

---

[۱] فقیہ، ج۲،ص۱۰۲؛ تھذیب، ج۳،ص۱۰۶؛ کافی، ج۴،ص۲۷،ب مایقال فی مستقبل شھر رمضان.

[۲] اقبال ج۱ص۲۵۱ب۷.

[۳] مصباح کفعمی ص۵۶۳؛ زادالمعاد،ص۱۴۲،ب۳،ف۸.

﴿حدیث نمبر: 124﴾

(۳)۔دو(۲) رکعت نماز پڑھے جو ماہ رجب و شعبان کی تیرہویں شب میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد یٰس وتبارک الملک اور توحید پڑھے۔ [۱]

﴿4﴾ چودہویں شب

﴿حدیث نمبر: 125﴾

اس رات میں چار(۴) رکعت نماز پڑھی جاتی ہے دو سلام کے ساتھ کہ جو شخص ماہ رمضان کے ایاّم البیض میں یہ نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں چاہے وہ بارش کے قطرات کے عدد کے برابر اور درختوں کے پتّوں کے عدد کے برابر اور صحرا کی ریت کے عدد کے برابر ہوں۔ [۲]

﴿5﴾ پندرہویں شب

---

[۱] زاد المعاد، ص ۱۲۰، ب ۳، ف ۶

[۲] زاد المعاد، ص ۱۲۰، ب ۳، ف ۶

یہ بھی برکت والی راتوں میں سے ہے اور اس میں چند اعمال ہیں۔

﴿حدیث نمبر: 126﴾

(۱)۔ اس رات میں غسل کرے۔[۱]

﴿حدیث نمبر: 127﴾

(۲)۔ زیارت امام حسینؑ پڑھے۔[۲]

﴿حدیث نمبر: 128﴾

(۳)۔ چھ(۶) رکعت نماز پڑھے سورۂ حمد، یٰس، تبارک اور توحید کے ساتھ۔[۳]

﴿حدیث نمبر: 129﴾

(۴)۔سو رکعت (۱۰۰) نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس (۱۰) مرتبہ توحید پڑھے۔ شیخ مفیدؒ نے مقنعہ میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے

---

[۱] زادالمعاد، ص۱۲۰، ب۳، ف۶.

[۲] زادالمعاد، ص۱۲۰، ب۳، ف۶.

[۳] زادالمعاد، ص۱۲۰، ب۳، ف۶.

کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے تو خدا اس کی طرف دس (۱۰) ملائکہ کو بھیجتا ہے وہ اس سے دشمنوں کو دور کرتے ہیں اور تیس (۳۰) فرشتوں کو موت کے وقت بھیجتا ہے تا کہ اس کو جہنّم کی آگ سے بے خوف کردے۔[1]

﴿حدیث نمبر: 130﴾

(۵)۔ روایت میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ مولا اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو شخص قبر امام حسینؑ کے پاس نیمہ رمضان میں حاضر ہوا ہو، تو آپؑ نے فرمایا بہت اچھا ہے جو شخص دس (۱۰) رکعت نماز پڑھے نماز عشا کے بعد قبر امام حسینؑ کے پاس نیمہ ماہ رمضان میں اور ہر رکعت میں حمد کے بعد قل ہو اللہ احد دس (۱۰) مرتبہ پڑھے اور خدا سے پناہ طلب کرے آتش جہنّم سے تو خدا اس کو جہنّم سے آزاد کردے گا اور اس کو مرنے سے پہلے ملائکہ بہشت کی بشارت دیں گے اور دیگر فرشتے اس کو آتش جہنّم سے محفوظ رکھین گے۔[2]

---

[1] زاد المعاد، ص۱۲۰، ب۳، ف۶۔

[2] تہذیب، ج۳، ص۶۲، ح۱۴(۲۱۱)، ب۴؛ بحار، ج۹۸، ص۳۴۹، ح۱، ب ۴۶/۲۹۔

﴿6﴾ پندرہواں دن

﴿حدیث نمبر: 131﴾

پندرہ ماہِ رمضان ۳ھ میں ولادت باسعادت امام حسن مجتبیٰؑ واقع ہوئی ہے اور شیخ مفیدؒ نے فرمایا ہے کہ امام محمد تقیؑ کی ولادت باسعادت بھی ۱۹۵ھ میں اسی روز ہوئی ہے لیکن مشہور اس دن کے علاوہ ہے۔ بہر حال یہ شرف والا دن ہے اور اس میں صدقہ اور خیرات کے لئے بیحد ثواب وفضیلت ہے۔ [1]

﴿7﴾ سترہویں رات

﴿حدیث نمبر: 132﴾

یہ رات بہت برکت والی ہے۔ اسی رات میں رسول خداؐ کے لشکر نے کفارِ قریش کے لشکر سے بدر میں ملاقات کی اور دن میں جنگ بدر ہوئی اور خداوند عالم نے آنحضرتؐ کے لشکر کو مشرکین کے مقابلہ میں

---

[1] منتھی الآمال تاریخ زندگی امام حسن مجتبیٰؑ.

کامیاب بنایا اور یہ اسلام کی عظیم ترین فتح تھی۔ اسی لئے علماء نے فرمایا ہے کہ اس دن صدقہ دینا اور بہت زیادہ شکر خدا کرنا مستحب ہے اور اس رات میں غسل اور عبادت کی بہت فضیلت ہے۔ [۱]

﴿فضیلت حضرت علیؑ﴾

﴿حدیث نمبر:133﴾

بہت زیادہ روایتیں وارد ہوئی ہیں کہ جنگ بدر کی رات رسول خداؐ نے اصحاب سے فرمایا کوئی ہے جو آج کی رات جا کر کنویں سے پانی کھینچ کر لائے۔ اصحاب نے خاموشی اختیار کی اور کسی نے یہ اقدام نہیں کیا تو حضرت علیؑ نے ایک مشک اٹھائی پانی لینے کے لئے گئے۔ یہ رات سردی، تاریکی اور ہوا سے بھرپور تھی آپ کنویں پر پہنچے وہ کنواں بہت گہرا اور تاریک تھا، حضرت کو ڈول نہ ملا کہ اس کے ذریعہ پانی کنویں سے نکالتے اس لئے کنویں کے اندر اترے اور مشک بھری اور باہر آئے۔ واپس ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ ناگاہ تیز ہوا چلی۔ آپؑ ایک

---

[۱] زاد المعاد، ص ۱۲۰، ب ۳، ف ۶؛ اقبال، ج ۱، ص ۳۰۳، ب ۲۱.

طرف بیٹھ گئے۔ جب ہوا رکی تو پھر چلے، پھر دوبارہ تیز ہوا چلی پھر
آپؑ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہوا رک گئی۔ دوسری بار پھر اٹھے تا کہ
چلیں۔ تیسری بار ویسی ہی ہوا چلی پھر آپؑ بیٹھ گئے اور جب رک گئی تو
لوٹے اور رسولؐ خدا کی خدمت میں پہنچے۔ انھوں نے پوچھا کہ اے
ابوالحسن کیوں دیر میں آئے ؟ عرض کیا کہ تین مرتبہ بہت تیز ہوا چلی
جس نے مجھے لرزہ میں ڈال دیا۔ میری تاخیر اسی ہوا کی وجہ سے تھی۔
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ تم کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھی۔ آپؑ
نے عرض کی کیا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے جبریل تھے جنھوں
نے ہزار فرشتوں کے ہمراہ تم کو سلام کیا اور دوسری مرتبہ میکائیل تھے
جنھوں نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تم کو سلام کیا اور یہ آسمان سے اتر کر
ہماری مدد کے لئے آئے تھے۔[1]

﴿حدیث نمبر:134﴾

اسی بات کی جانب اشارہ ہے اس شخص کا جس نے یہ کہا ہے کہ ایک

---

[1] بحار، ج ۱۹، ص ۲۸۶، ح ۲۷، ص ۲۹۳، ح ۳۶، ص ۳۶۱، ح ۸۳، ب غزوہ بدر کبری / ج ۳۹، ص ۹۴، ضمن ح ۴، ب ۷۶.

رات میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کیلئے تین ہزار تین منقبتیں تھیں اور سید حمیریؒ نے بھی اپنی مدح کے اشعار میں اسی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

(۱). أُقْسِمُ بِاللهِ وَآلائِهِا .... وَالْمَرْءُ عَمَّا قَالَ مَسْؤُوْلٌ

(۲). إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.................. عَلَى التُّقٰى وَالبِرِّ مَجْبُولٌ

(۳). كَانَ إِذَا الْحَرْبُ مَرَتْهَا الْقَنَا.................. وَأَحْجَمَتْ عَنْهَا الْبَهَالِيلُ

(۴). يَمْشِيْ إِلَى الْقِرْنِ وَفِي كَفِّه.................. أَبْيَضُ مَاضِي الْحَدِّ مَصْقُولٌ

(۵). مَشْيَ الْعَفَرْنِىْ بَيْنَ أَشْبَالِهِ.................. أَبْرَزَهُ لِلْقَنَصِ الْغِيلُ

(۶). ذَاكَ الَّذِى سَلَّمَ فِي لَيْلَة.................. عَلَيْهِ مِيكَالٌ وَجِبْرِيلُ

(۷). مِيكَالُ فِي أَلْفٍ وَجِبْرِيلُ فِي.................. أَلْفٍ وَيَتْلُوهُمْ سَرَافِيلُ

(۸). لَيْلَةَ بَدْرٍ مَدَداً أُنْزِلُوا[۱].................. كَأَنَّهُم طَيْرٌ أَبَابِيْلُ

(۱)۔ ہر شخص اپنی بات کا ذمدار ہے ☆

☆ شاہد میرے کلام کا پروردگار ہے۔

(۲)۔ میرا علیؑ جو ہے ابوطالب کا لخت دل ☆

☆ تقوا کا اور خیر کا ایک شاہکار ہے۔

(۳)۔ دیکھا ہے اس کو اس طرح میدان جنگ میں ☆

---

[۱] بحار، ج ۴۷، ص ۳۱۵، ح ۶، ب ۳۲ تاریخ امام جعفر صادق (ع).

☆ وہ مطمئن ہے اور جہاں بیقرار ہے۔

(۴)۔ جاتا ہے سوئے دشمن اسلام اس طرح ☆

☆ جیسے خدا کے ہاتھ میں یہ ذلفقار ہے۔

(۵)۔ بڑھتا ہے سوئے معرکہ شیروں کے درمیان ☆

☆ جیسے نظر کے سامنے کوئی شکار ہے۔

(۶)۔ اس پر سلام کرتے ہیں مکائیل و جبرئیل ☆

☆ یہ روز بدر اس کا بڑا افتخار ہے۔

(۷)۔ میکائیل و جبرئیل و سرافیل آئے ہیں ☆

☆ اور سب کے ساتھ فوج ملک ایک ہزار ہے۔

(۸)۔ میداں میں آئے فوجِ ابابیل کی طرح ☆

☆ یہ انتظام نصرت پروردگار ہے۔

(۹)۔ قربانِ بوتراب نہ کس طرح ہو کلیم ☆

☆ یہ وہ بشر ہے جس پر ملک بھی نثار ہے۔

﴿ پہلی شب قدر شب ضربت ﴾

﴿حدیث نمبر:135﴾

ماہِ رمضان کی انیسویں رات پہلی شبِ قدر ہے اور شب ضربت بھی ہے شبِ قدر وہ رات ہے کہ پورے سال میں کوئی رات اس کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتی ہے اور اس رات کے اعمال ہزار مہینہ کے اعمال سے بہتر ہیں اور اس رات میں سال کے امور مقدر ہوتے ہیں اور ملائکہ اور روح جو سب سے عظیم ملک ہے اس رات میں پروردگار کے حکم سے زمین پر نازل ہوتے ہیں اور امام زمانہؑ کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور جو کچھ ہر شخص کے لئے مقدر ہوا ہے امامؑ کے روبرو پیش کرتے ہیں۔[1]

﴿ج﴾ اعمال شب قدر

شبِ قدر کے اعمال دو قسم پر ہیں۔

﴿الف﴾ قسم اول: تینوں راتوں کے مشترکہ اعمال

اور وہ اعمال یہ ہیں

---

[1] زاد المعاد، ص ۱۲۱، ب ۳، ف ۶.

(۱)۔ غسل کرنا۔

﴿حدیث نمبر: 136﴾

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ ان راتوں کا غسل غروب آفتاب سے متصل کرنا بہتر ہے تا کہ نماز مغرب کو غسل کے ساتھ پڑھے۔ [۱]

(۲)۔ دو رکعت نماز پڑھنا۔

﴿حدیث نمبر: 137﴾

دو (۲) رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد سات (۷) مرتبہ توحید پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد ستّر (۷۰) مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ پڑھے کہ پیغمبر اسلامؐ کی حدیث میں ہے کہ یہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا مگر یہ کہ خدا اس کو اور اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔ [۲]

(۳)۔ عمل قرآن انجام دینا۔

---

[۱] زاد المعاد، ص ۱۲۶، ب ۳، ف ۶۔

[۲] زاد المعاد، ص ۱۲۵، ب ۳، ف ۶۔

﴿حدیث نمبر:138﴾

حضرت امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کو کھولے اور اپنے سامنے رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَافِيْهِ وَفِيْهِ اسْمُكَ (الْأَعْظَمُ) الْاَكْبَرُ وَ اَسْمَائُكَ الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ۔[1]

خدایا میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں تیری نازل شدہ کتاب کے ذریعہ اور جو کچھ اس میں ہے اور اس میں تیرا اعظیم نام ہے اور تیرے نیک نام ہے اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور امید لگائی جاتی ہے کہ تو مجھ کو جہنم سے آزاد کردے۔ پھر اپنی حاجات کو طلب کرے۔

﴿حدیث نمبر: 139﴾

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو سر پر رکھ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهُ بِهِ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهُ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ

---

[1] زاد المعاد، ص۱۲۶، ب۳، ف۶۔

مِنْكَ۔

خدایا اس قرآن کے حق کے واسطہ سے اور اس شخص کے حق کے واسطہ سے جس کو تو نے بھیجا ہے اس کے ساتھ اور ہر مومن کے حق کے واسطہ سے جس کی تو نے اس میں مدح کی ہے اور تیرے حق کے واسطہ سے ان کے اوپر کوئی تجھ سے زیادہ تیرے حق کا پہچاننے والا نہیں ہے۔

پھر دس مرتبہ کہے: بِكَ يَا اَللّٰهُ دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ دس مرتبہ بِعَلِيٍّ دس مرتبہ بِفَاطِمَةَ دس مرتبہ بِالْحَسَنِ دس مرتبہ بِالْحُسَيْنِ، دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، دس مرتبہ بِمُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ دس مرتبہ بِجَعفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، دس مرتبہ بِمُوسَى بْنِ جَعفَرٍ، دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُوسَىٰ، دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ۔ پھر جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے۔

(۴) زیارت امام حسینؑ۔

حدیث نمبر:140

بقول آقای مجلسیؒ شب قدر کی تینوں راتوں میں مستحب موکد ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو آسمانِ ہفتم کا منادی ندا کرتا ہے بطنِ عرش سے کہ خداوند عالم نے بخش دیا اس شخص کو جو زیارت قبر امام حسین علیہ السلام کے لئے آیا ہے۔ [۱]

(۵) شب بیداری۔

﴿حدیث نمبر: 141﴾

رات بھر بیدار رہے روایت میں ہے کہ جو شخص شبِ قدر میں بیدار رہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ آسمان کے ستاروں اور پہاڑوں اور دریاؤں کے عدد کے برابر ہوں۔ [۲]

(۶) سو رکعت نماز شب قدر۔

﴿حدیث نمبر:142﴾

سو(۱۰۰) رکعت نماز پڑھے جس کی فضیلت بہت زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ توحید پڑھے۔ [۳]

---

[۱] تہذیب، ج۶،ص۴۹، ح۲۶، س(۱۱۱)،ب،۱۶فی فضل زیارتہ.

[۲] زادالمعاد،ص۱۲۵،ب۳،ف۶؛اقبال ج۱ص۳۴۶ب۲۳.

[۳] زادالمعاد،ص۱۲۶،ب۳،ف۶.

(۷) اس دعا کو پڑھے۔

﴿حدیث نمبر:143﴾

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أُمسَیتُ لَکَ عَبدًا دَاخِرًا لَا أُملِکُ لِنَفسِی نَفعًا...[۱]

بقیّہ دعا مفاتیح میں موجود ہے۔اس دعا کو کفعمیؒ نے امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ ان راتوں میں قیام وقعود و رکوع اور سجدہ کی حالت میں پڑھے۔

(۸) دعائے جوشن کبیر۔

﴿حدیث نمبر:144﴾

بعض روایات میں آیا ہے کہ شب قدر کی تینوں راتوں میں دعائے جو شن کبیر پڑھے۔[۲]

﴿ب﴾ دوسری قسم : ہر رات کے مخصوص اعمال

---

[۱] بلد الامین ص۲۰۳؛ اقبال ج۱ص۳۴۸ب۲۳.

[۲] زاد المعاد، ص۱۲۷، ب۳، ف۶.

واضح رہے کہ ہر شب قدر کے لئے اعمال مشترکہ کے علاوہ مخصوص اعمال بھی ہیں۔

﴿1﴾ انیسویں شب کے مخصوص اعمال

(۱)۔ سو(۱۰۰) مرتبہ استغفار

﴿حدیث نمبر:145﴾

سو(۱۰۰) مرتبہ اَسْتَغْفِرُاللّٰه رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیه پڑھے۔[۱]

(۲)۔ سو(۱۰۰) مرتبہ لعنت۔

﴿حدیث نمبر:146﴾

سو(۱۰۰) مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِیرِالْمُؤمِنِینَ پڑھے۔[۲]

(۳)۔اس دعا کو پڑھے۔

---

[۱] زادالمعاد، ص۱۲۷، ب۳، ف۶.

[۲] زادالمعاد، ص۱۲۷، ب۳، ف۶.

﴿حدیث نمبر:147﴾

دعائے یَاذَاالَّذِیْ کَانَ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ...کو پڑھے جو چوتھی قسم میں (حدیث نمبر:۱۰۱،ص نمبر۱۳۳،) پر گذری ہے۔

(۴)۔اس دعا کو بھی پڑھے۔

﴿حدیث نمبر:148﴾

یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِی وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُومِ...(مکمل دعا مفاتیح میں موجود ہے)۔[1]

﴿2﴾ اکیسویں رات کے مخصوص اعمال

تینوں شب قدر کے مشترکہ اعمال کے علاوہ اس رات کے اعمال کی دو قسمیں ہیں۔

﴿1﴾ قسم اول: اس رات کے مخصوص اعمال ہیں۔

---

[1] بحار، ج ۹۵،ص ۱۴۷ ضمن ح ۳، ب ۷۳.

﴿2﴾ دوسری قسم: آخری دس راتوں کی دعائیں ہیں۔

اور اس رات کی فضیلت انیسویں شب سے زیادہ ہے اور چاہئے کہ اس شب میں بھی غسل ، بیداری ، زیارت امام حسینؑ ، سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ قل ھو اللہ احد کے ساتھ دو رکعت نماز شب قدر، قرآن سر پر رکھنا، سو (۱۰۰) رکعت نماز اور دعا جوشن کبیر وغیرہ کا عمل بجالائے اور روایتوں میں غسل و بیداری اور عبادت میں کوشش کے بارے میں اس رات میں اور تیئیسویں رات میں تاکید ہوئی ہے اور یہ کہ شبِ قدر انہی دونوں راتوں میں سے ایک ہے اور چند روایتوں میں ہے کہ معصوم سے لوگوں نے سوال کیا کہ آپؑ معین فرمادیں کہ شب قدر ان دونوں راتوں میں سے کون سی رات ہے؟ تو انھوں نے معیّن نہ کی بلکہ فرمایا کہ کتنی آسان ہیں دونوں راتیں جس میں تم طلب کرتے ہو یا یہ فرمایا کہ تمھارے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ دونوں راتوں میں یہ طے کرو کہ ا کون سی رات اچھی ہے۔

﴿حدیث نمبر: 149﴾

اور مہم یہ ہے کہ شیخ صدوقؒ کتاب امالی میں فرماتے ہیں کہ مذہب

امامیہ کی دستورات میں سے ہے کہ...اگر کوئی اِن دونوں راتوں میں بیدار رہے تذکرہ علم میں تو وہ ہر عبادت سے بہتر وافضل ہے۔ [۱]

﴿اکیسویں رات کے مخصوص اعمال کی پہلی قسم﴾

اس میں چند اعمال ہیں:

(۱)۔ یہ دعا پڑھے۔

﴿حدیث نمبر:150﴾

دعائے یَامُولِجَ اللَّیْلِ فِی النَّهَارِ... پڑھے جو کہ مصباح المتہجد اور کافی میں نقل ہوئی ہے بقیہ دعا مفاتیح میں موجود ہے۔ [۲]

(۲) یہ دعا پڑھے۔

﴿حدیث نمبر:151﴾

دعائے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ... پڑھے بقیہ دعا

---

[۱] امالی صدوق، مجلس ۹۳، ح ۱۲(۱۰۰۶)، ص ۷۴۷۔

[۲] مصباح، ص ۶۲۸؛ کافی، ج ۴، ص ۱۶۰، ح ۲ باب الدعا فی عشر الاواخر من شہر رمضان۔

مفاتیح میں مذکور ہے۔ [1]

(۳) صلواۃ۔

﴿حدیث نمبر: 152﴾

جناب شیخ مفیدؒ نے فرمایا ہے کہ اس رات محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوٰۃ زیادہ بھیجدے اور لعنت بھیجدے ظالمین و غاصبین حقوق آل محمدؐ پر، اسی طرح قاتل امیر المومنینؑ پر زیادہ لعنت بھیجدے اور اپنے لئے، اپنے ماں باپ کے لئے اور مومنین کے لئے دعا کرے۔ [2]

(۴) دعا برائے فرج امام زمانہؑ

﴿حدیث نمبر: 153﴾

وجود مبارک امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور اُن کی فرج کے لئے دعا کرنا اس رات کے اعمال میں سے ہے۔

---

[1] مصباح کفعمی، ص۵۸۴.

[2] مقنعہ مفید، ص۱۶۷، کتاب صلاۃ، ب۱۴.

(۵) اعتکاف

﴿حدیث نمبر:154﴾

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ رمضان کے آخری دس (۱۰) دنوں میں اعتکاف کرنا دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔ [۱]

﴿اکیسویں رات کے مخصوص اعمال کی دوسری قسم﴾

مختصر یہ کہ اس شب میں آخری دس (۱۰) راتوں کی دعائیں شروع کرے۔

﴿حدیث نمبر:155﴾

(۱)۔ اُنہی دعاؤں میں سے وہ دعا بھی ہے جسے شیخ کلینیؒ نے کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں ہر رات یہ دعا پڑھے:

---

[۱] بحار، ج ۹۴، ص ۱۲۹، ح ۷، ب ۶۶ فضل اعتکاف۔

أعُوذُ بِجَلَالِ وَجهِكَ الكَرِيمِ أنْ يَنقَضِيَ عَنِّي شَهرُ رَمَضانَ أوْ يَطلُعَ الفَجرُ مِنْ لَيلَتِي هذِهِ وَلَكَ قِبلِي ذَنبٌ أوْ تَبِعَةٌ تُعَذِّبُنِيْ عَلَيْه۔[۱]

میں پناہ چاہتا ہوں تیری کریم ذات کے جلال سے کہ ماہ رمضان مجھ سے ختم ہو یا اس رات کی فجر طالع ہو اور میں تیری بارگاہ میں کوئی گناہ یا ذمہ داری رکھتا ہوں جس پر تو مجھ کو عذاب کرے۔

﴿حدیث نمبر:156﴾

(۲)۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَدِّ عَنَّا حَقَّ مَا مَضٰى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ... بقیہ دعا کے لئے مفاتیح نوین ص ۱۷۷ رجوع کرے۔

﴿حدیث نمبر:157﴾

(۳)۔ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ...۔[۲]

واضح رہے کہ ۴۰ھ ماہ رمضان کی اکیسویں شب میں مظلوم عالم ہمارے مولا حضرت علیؑ کی شہادت ہوئی۔ اس رات میں آل محمدؐ اور

---

[۱] کافی، ج۴، ص۱۶۰، ح۱، ب دعا فی عشر الاواخر۔

[۲] زاد المعاد، ص۱۳۶، ب۳، ف۸۔

ان کے شیعوں کا غم تازہ ہو جاتا ہے۔

﴿حدیث نمبر:158﴾

اور روایت میں ہے کہ یہ رات شبِ شہادت امام حسینؑ کی طرح ہے زمین سے کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا مگر یہ کہ اس کے نیچے خون تازہ جوش مار رہا تھا اور شیخ مفیدؒ نے فرمایا ہے کہ اس رات میں کثرت سے صلوٰۃ پڑھے اور ظالمانِ آل محمدؐ پر نفرین اور قاتلِ امیر المومنین علیہ السلام پر لعنت کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔[1]

﴿3﴾ اکیسواں دن

حضرت امیر المومنین علیؑ کی شہادت کا دن ہے اور مناسب ہے کہ آپؑ کی زیارت پڑھے اور جناب خضرؑ کے کلمات جو زیارت کی منزل میں ہے اس روز ضرور پڑھے۔

﴿4﴾ تیسری شب قدر کے مخصوص اعمال

یہ شب پہلی دو شبِ قدر سے افضل ہے اور بہت سی حدیثوں سے معلوم

---

[1] مقنعہ مفید، ص ۱۶۷، کتاب صلاۃ، ب ۱۴۔

ہوتا ہے کہ شبِ قدر یہی ہے اور اسی رات میں حکمت الٰہی کے مطابق تمام امور مقدّر ہوتے ہیں اور اس رات میں دونوں گذشتہ شب قدر کی راتوں کے مشترکہ اعمال کے ساتھ ساتھ چند مخصوص اعمال بھی ہیں۔

﴿حدیث نمبر:159﴾

(۱)۔ سورہ عنکبوت اور سورہ روم پڑھے کیوں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں ان دونوں سوروں کا پڑھنے والا جنتی ہے۔[۱]

﴿حدیث نمبر:160﴾

(۲)۔ سورہ حمٓ دُخان پڑھے۔[۲]

﴿حدیث نمبر:161﴾

(۳)۔ ہزار مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰاہُ پڑھے۔[۳]

(۴)۔ دعائے امام زمانہ علیہ السلام کو اس رات میں جتنا ہو سکے تکرار کرے۔

---

[۱] زادالمعاد، ص ۱۲۸، ب۳، ف ۶؛ مصباح شیخ، ص ۵۷۷ شہر رمضان؛ اقبال ج ۱ ص ۳۸۱، ب ۲۷.

[۲] زادالمعاد، ص ۱۲۸، ب۳، ف ۶.

[۳] زادالمعاد، ص ۱۲۸، ب ۳، ف ۶.

﴿حدیث نمبر: 162﴾

اور روایت کی ہے محمد بن عیسیٰ نے اپنی سند سے صالح لوگوں سے انھوں نے فرمایا کہ ماہِ رمضان کی تیئیسویں شب میں اس دعا کو مکرر سجدہ، قیام وقعود اور پورے مہینہ بھر ہر حالت میں پڑھے اور جتنا ممکن ہو اور جس وقت بھی یاد آ جائے اس دعا کو زندگی میں پڑھتا رہے، خداوند عالم کی حمد وثنا اور پیغمبرؐ اسلام پر صلوٰۃ (مثلاً کم از کم اتنا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَاۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ آلِہِ الطَّاہِرِیْنَ) اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّوَلِیِّكَ اَلْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آبَائِہٖ فِی ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِی کُلِّ سَاعَۃٍ وَلِیًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِیْلًا وَعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ أَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا۔[1]

خدایا ہو جا اپنے ولی حجۃ بن الحسن کے لئے تیرا درود ہو ان پر اور ان کے آباء طاہرین پر اس وقت میں اور ہر وقت میں سرپرست، محافظ،

---

[1] کافی، ج ۴، ص ۱۶۲، ح ۴، بدعا کتاب صیام؛ تہذیب، ج ۳، ص ۱۰۲، ح ۳۷، س (۲۶۵)، ب دعا فی عشر الاواخر؛ فلاح السائل ص ۴۶؛ منازل آخرۃ، ص ۲۸۷۔

قائد، مددگار، رہنما اور نگہبان، تاکہ ان کو اپنی زمین پر سکونت دے اور ان کو زیادہ زمانہ تک بہرہ مند کرتا رہے۔

﴿حدیث نمبر:163﴾

(۵)۔اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور یہ دعا پڑھے:

يَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، يَا مُجْرِيَ الْبُحُوْرِ، يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيْدِ لِدَاوٗدَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا۔ [۱]

اے امور کی تدبیر کرنے والے اور قبر والوں کو اٹھانے والے اے دریاؤں کو روانی دینے والے اے داؤد کے لئے لوہے کو نرم کرنے والے درود نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر اور کذا و کذا کی جگہ اپنی حاجات طلب کرے پھر کہے اَللَّيْلَةَ ،اَللَّيْلَةَ،اَلسَّاعَةَ،اَلسَّاعَةَ ۔اور اس دعا کو رکوع ،سجدہ ، قیام اور قعود کی حالت میں مکرّر پڑھتا رہے اور شب آخر ماہ رمضان میں بھی پڑھے۔

﴿حدیث نمبر:164﴾

(۶)۔اس رات کی اہمیّت کی وجہ سے اوّل شب میں غسل مستحب ہونے کے

---

[۱] فقیہ،ج ۲، ص ۱۰۴، ح ۱،ب ۵۴، باب الدعا؛ بحار،ج ۹۵،ص ۱۷،ب ۱۷.

علاوہ آخر شب میں بھی غسل وارد ہوا ہے۔ جان لو کہ اس شب میں غسل، بیداری اور زیارت امام حسینؑ اور سو (۱۰۰) رکعت نماز کی بے حد فضیلت وارد ہوئی ہے اور تاکید کی گئی ہے۔ [۱]

﴿حدیث نمبر: 165﴾

جناب شیخ نے تہذیب الاحکام میں ابو بصیرؒ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس شب کے بارے میں یہ امید ہو کہ شبِ قدر ہے تو اس میں سو (۱۰۰) رکعت نماز پڑھے۔ (ہر دو (۲) رکعت کے بعد سلام پڑھے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد) قل ھو اللہ احد کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھے۔ میں نے کہا کہ میں قربان جاؤں اگر میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہوں؟ تو فرمایا کہ بیٹھ کر بجا لاؤ۔ میں نے کہا کہ اگر بیٹھ کر بھی پڑھنے کی طاقت نہ رکھتا ہوں؟ تو فرمایا کہ پیٹھ کے بل یا کروٹ جس طرح ممکن ہو بجا لاؤ۔ [۲]

﴿حدیث نمبر: 166﴾

اور دعائم الاسلام میں روایت ہے کہ حضرت رسول خداؐ ماہ رمضان کی

---

[۱] مفاتیح نوین ص ۷۷۰۔

[۲] تہذیب، ج ۳، ص ۶۴، ح ۱۹۲، ب ۴، فی فضل رمضان۔

آخری دس (۱۰) راتوں میں اپنے سونے کے لباس کو جمع کر دیتے تھے اور عبادت کے لئے مستحکم کمر ہمّت باندھ لیتے تھے اور تیئیسویں شب میں اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے تھے اور حضرت فاطمہ زہراؑ اس رات میں اپنے گھر والوں میں سے کسی کو سوتا ہوا نہیں چھوڑتی تھیں اور ان کی نیند کا علاج کھانے کی کمی سے کرتی تھیں اور دن ہی کے وقت سے ان کو رات میں بیداری کے لئے تیار کرتی تھیں یعنی حکم دیتی تھیں کہ دن میں سولو تاکہ رات میں نیند نہ آئے اور فرماتی تھیں کہ وہ محروم ہے جو اس رات کی نیکی سے محروم رہے۔

﴿حدیث نمبر: 167﴾

روایت میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سخت بیمار ہوئے تو جب تیئیسویں کی رات آئی تو اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ ان کو مسجد میں لے چلیں اور پوری رات مسجد میں صبح تک گذاری۔

﴿حدیث نمبر: 168﴾

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے کہ جتنا قرآن ممکن ہو پڑھے اور صحیفہ کاملہ کی دعاؤں کو پڑھے۔ خاص طور پر دعائے مکارم الاخلاق، دعائے توبہ کو

پڑھے اور ان دونوں کے دِنوں کا بھی احترام مدِّ نظر رکھے اور عبادت، تلاوت اور دعا میں بسر کرے کیوں کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ روز قدر بھی فضیلت میں مثل شبِ قدر ہے۔ [۱]

﴿5﴾ ستائیسویں رات

یہ ایک مبارک رات ہے اس میں چند اعمال ہیں:

﴿حدیث نمبر: 169﴾

(۱)۔ خاص طور پر غسل وارد ہوا ہے حضرت امام جعفر صادقؑ کی حدیث میں تصریح ہوئی ہے۔ [۲]

﴿حدیث نمبر: 170﴾

(۲)۔ منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ اس رات میں یہ دعا اوّل شب سے آخر شب تک بار بار پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ التَّجَافِیَ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةَ اِلٰی دَارِ الْخُلُودِ، وَالْاِسْتِعْدَادَ لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُوْلِ الْفَوْتِ۔

---

[۱] کافی، ج ۴، ص ۱۶۰، ح ۱، ب دعا فی اواخر شہر رمضان.

[۲] زاد المعاد، ص ۱۲۹، ب ۳، ف ۶.

خدایا مجھ کو دارِ غرور و فریب سے دور کر کے ہمیشہ رہنے والے گھر کی طرف متوجہ کردے اور موت کے آنے سے پہلے موت کے لئے آمادہ کردے۔[۱]

﴿حدیث نمبر:171﴾

اور یہ دعا اس رات میں پڑھے: رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا... بقیہ دعا مفاتیح میں موجود ہے۔[۲]

﴿6﴾ ماہ رمضان کی آخری شب

یہ رات نہایت برکت والی رات ہے اور اس رات کے کچھ اعمال ہیں

﴿حدیث نمبر:172﴾

(۱)۔ غسل کرنا۔[۳]

﴿حدیث نمبر:173﴾

---

[۱] بحار، ج ۹۵، ص ۶۳، وممارویناہ، باب ۷۱.

[۲] بحار، ج ۹۵، ص ۶۳، ب ۷۱.

[۳] اقبال، ج ۱، ص ۴۱۱، ب ۳۴؛ وسائل آل، ج ۳، ص ۳۲۷، ح ۱۰ (۳۷۷۹)، ب ۱۴.

(۲)۔ زیارت امام حسین علیہ السلام کا پڑھنا۔[۱]

﴿حدیث نمبر:174﴾

(۳)۔ سورہ انعام، کہف اور یٰس کا پڑھنا۔[۲]

﴿حدیث نمبر:175﴾

(۴)۔ اور سو(۱۰۰) مرتبہ **اَسْتَغْفِرُاللّٰه وَاَتُوبُ اِلَيْهِ** پڑھنا۔[۳]

﴿حدیث نمبر:176﴾

(۵)۔ اس دعا کا پڑھنا جس کو امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیخ کلینیؒ نے نقل کی ہے۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْآنَ وَقَدْ تَصَرَّمَ، وَأَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ يَا رَبِّ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِی هٰذِهٖ أَوْ يَتَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَلَكَ قِبَلِی تَبِعَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تُرِيدُ أَنْ تُعَذِّبَنِی بِهٖ يَوْمَ أَلْقَاكَ۔

---

[۱] اقبال، ج ۱، ص ۴۱۱، ب ۳۴.

[۲] اقبال، ج ۱، ص ۴۱۹، ب ۳۴.

[۳] اقبال، ج ۱، ص ۴۱۹، ب ۳۴.

خدایا یہ ماہِ رمضان ہے جس میں تو نے قرآن کو نازل کیا ہے اور درگذر کیا اب میں تیری کریم ذات کی پناہ چاہتا ہوں اے میرے پروردگار کہ میری اس رات کی صبح طالع ہو یا ماہِ رمضان گذر جائے درآں حالیکہ میرے ذمہ تیرا کوئی گناہ یا غلطی رہ جائے جس کی بنا پر تو مجھ کو ملاقات کے روز عذاب دینا چاہے۔[۱]

(۶)۔ اور یہ دعا پڑھے: يَـا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ جو تیئیسویں شب کے اعمال میں گذر چکی ہے۔

(۷)۔ ماہ رمضان کو دعاؤں کے ذریعہ وداع کرے جن دعاؤں کو شیخ کلینیؒ، شیخ صدوقؒ، شیخ مفیدؒ، شیخ طوسیؒ اور سید بن طاؤسؒ نے ذکر کی ہیں اور ان میں شاید بہترین دعا صحیفہ کاملہ کی پینتالیسویں دعا ہے۔

﴿حدیث نمبر: 177﴾

اور سید بن طاؤسؒ نے روایت کی ہے حضرت امام جعفر صادقؑ سے کہ جو ماہ رمضان کی آخری رات میں اس مہینہ کو وداع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

---

[۱] کافی، ج۴، ص۱۶۴، ح۵، ب دعا فی عشر الاواخر من رمضان.

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِي لِشَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِيْ۔

خدایا اس کو ماہ رمضان کا میرا آخری بار روزہ رکھنا قرار نہ دے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ اس رات کی صبح ہو جائے اور تو مجھ کو بخش نہ دے۔ تو خداوند عالم صبح ہونے سے پہلے اس کو بخش دے گا اور اس کو توبہ اور اِنابہ کی توفیق دے گا۔ [۱]

﴿حدیث نمبر:178﴾

سیدؒ اور شیخ صدوقؒ نے جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں رسول خداؐ کی خدمت میں گیا جب آنحضرتؐ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا کہ اے جابر یہ ماہ رمضان کا آخری جمعہ ہے تو اس کو وداع کرو اور پڑھو:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِنَا إِيَّاهُ فَإِنْ جَعَلْتَهُ فَاجْعَلْنِي مَرْحُوْمًا وَلَا تَجْعَلْنِي مَحْرُومًا۔ [۲]

خدایا میرے روزہ رکھنے کو آخری روزہ داری قرار نہ دینا اور اگر تو نے

---

[۱] بحار، ج ۹۵، ص ۱۸۱ ضمن ح ۲، ب ۷۴.

[۲] بحار، ج ۹۵، ص ۱۷۲، ح ۱، ب ۷۴.

قرار دے دیا تو مجھ کو قابلِ رحم قرار دینا اور محروم قرار نہ دینا۔
پس جو شخص اس دعائے مذکور کو پڑھے گا وہ دو خوبیوں میں سے ایک حاصل کر لے گا آئندہ کا ماہ رمضان یا خدا کی مغفرت اور بے حد رحمت۔

﴿حدیث نمبر: 179﴾

اور سید بن طاؤسؒ اور کفعمیؒ نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص ماہ رمضان کی آخری رات میں دس (۱۰) رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں حمد کے بعد دس (۱۰) مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے رکوع اور سجدہ میں دس (۱۰) بار پڑھے:
سُبحَانَ اللّٰهِ وَ الحَمدُ للّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکبَرُ۔
پاک ہے خدا، حمد خدا کے لئے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور اللہ بڑا ہے۔
اور ہر دو (۲) رکعت میں تشہد و سلام پڑھے اور جب دس (۱۰) رکعت نماز پڑھنے سے فارغ ہو جائے اور سلام پڑھ لے تو ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ **اَستَغفِرُ اللّٰهَ** پڑھے اور استغفار کے بعد سجدہ میں سر رکھ

کر یہ دعا پڑھے:

یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَارَحْمَانَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَاإِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ، اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا صَلَاتَنَا وَصِیَامَنَاوَقِیَامَنَا۔

اے زندہ و پائندہ اے جلالت اور بزرگی والے اے دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والے اور دونوں جگہوں میں مہربان اے سب سے بڑے رحم کرنے والے اے اولین و آخرین کے معبود ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری نماز روزہ اور عبادت کو قبول فرمالے۔

پھر حضورؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے۔ جبرئیل نے مجھ کو سرافیل کے ذریعہ خبر دی ہے ا اور اسرافیل نے خداوند عالم سے لیا ہے کہ جو شخص اس عمل کو انجام دے گا وہ اپنا سر سجدہ سے نہ اٹھائے گا مگر یہ کہ خدا اس کو بخش دے گا اور اس کے ماہ رمضان کو قبول کرلے گا اور اس کے گناہوں کو معاف کردے گا اور یہ نماز و اعمال شبِ عید فطر میں بھی وارد ہوئی ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ چاروں تسبیحوں کو رکوع اور سجدہ کی تسبیح کے بدلے میں پڑھے اور **اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا** ...کی جگہ **اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِی، وَتَقَبَّلْ صَوْمِیْ**

وَصَلَاتِیْ وَقِیَامِیْ پڑھے۔

اور ماہ رمضان المبارک میں شب و روز کی مخصوص دعائیں بھی بے حد ثواب اور فضیلت رکھتی ہیں اور وہ دعائیں مفاتیح میں مذکور ہیں۔ [۱]

﴿د﴾ اعمالِ عید الفطر

﴿1﴾ شب عید فطر کے اعمال

یہ رات بھی شرف اور فضیلت والی راتوں میں سے ایک ہے اس رات کی فضیلت، عبادت کے ثواب اور رات بھر جاگنے کے آداب کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں کچھ روایات میں ہے کہ یہ رات شب قدر سے کم نہیں ہے۔

اس رات کے چند اعمال ہیں:

﴿حدیث نمبر: 180﴾

(۱)۔ غسل ہے جب کہ سورج غروب کر جائے۔ [۲]

---

[۱] بحار، ج ۸۸، ص ۱۳۰، ح ۳۱، ب ۱۰۷

[۲] کافی، ج ۴، ص ۱۶۷، ح ۳، ب التکبیر لیلۃ الفطر.

حدیث نمبر: 181

(۲)۔ رات بھر جاگنا، نماز، دعا، استغفار، خدا سے طلب حاجت اور مسجد میں قیام اور عبادت کے ذریعہ اس رات کو زندہ رکھے جس طرح امام زین العابدینؑ عبادت میں مشغول ہوتے تھے۔ [۱]

حدیث نمبر: 182

(۳)۔ حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ نمازِ مغرب وعشا، نمازِ صبح اور نمازِ عید کے بعد اس ذکر کو پڑھے۔

اَللّٰہ أَکْبَرُ اَللّٰہ أَکْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ أَکْبَرُ اَللّٰہ أَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّکْرُ عَلٰی مَا أَوْلَانَا۔

خدا بڑا ہے خدا بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور اللہ بڑا ہے اور حمد خدا کے لئے ہے خدا کی حمد ہے کہ اس نے ہماری ہدایت کی اور اس کا شکر ہے کہ اس نے ہم کو عطا کیا۔ [۲]

---

[۱] اقبال، ج ۱، ص ۴۶۳، ب ۳۵.

[۲] مصباح شیخ، ص ۶۴۸، شہر رمضان، ف فیما یستحب.

﴿حدیث نمبر: 183﴾

(۴)۔حضرت امام جعفر صادقؑ کی روایت کے مطابق جب نماز مغرب اور اس کی نافلہ پڑھ لے تو ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کرے اور پڑھے۔

یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، یَا ذَا الْجُوْدِ، یَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ وَنَاصِرَهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْلِی کُلَّ ذَنْبٍ اُحْصَیْتَهُ وَهُوَ عِنْدَکَ فِی کِتَابٍ مُبِیْنٍ۔

اے فضل ونعمت والے اے جودو بخشش والے اے محمدؐ اوران کے ناصر کومنتخب کرنے والے درود نازل کر محمدؐ اور آل محمدؐ پر اور میرے ہر اس گناہ کو بخش دے جس کا تو نے احصا کیا ہے اور تیرے پاس کتاب مبین میں ہے۔

پھر سجدہ میں جائے اور سو (۱۰۰) مرتبہ سجدہ میں پڑھے **اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ** پھر جو حاجت رکھتا ہو خداوند عالم سے طلب کرے انشاء اللہ پوری ہوگی۔[۱]

(۵)۔زیارت امام حسینؑ پڑھے جس کی بہت فضیلت ہے اور اس رات کی

---

[۱] کافی، ج۴، ص ۱۶۷، ح ۳، ب تکبیر لیلۃ الفطر.

مخصوص زیارت مفاتیح نوین (ص ۷۰۴) پر مذکور ہے۔

(۶)۔ مستحب ہے کہ اس ذکر کو دس (۱۰) مرتبہ پڑھے یا دائم الفضل... جو شب جمعہ کے اعمال میں گذری ہے۔

(۷)۔ دس (۱۰) رکعت نماز بجالائے جو شب آخر ماہ رمضان میں گذری ہے۔

حدیث نمبر: 184

(۸)۔ دو رکعت نماز بجالائے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ توحید اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد ایک مرتبہ توحید پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں سر رکھے اور سو (۱۰۰) مرتبہ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

يَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُودِ، يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، يَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَافْعَلْ۔

بِي كَذَا وَكَذَا۔ اِفْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔[۱]

---

[۱] فقیہ، ج ۲، ص ۱۰۹، ح ۳ (۴۶۶)، ب ۵۶؛ کافی کتاب صیام، ج ۴، ص ۱۶۷، ح ۳، ب تکبیر لیلۃ الفطر.

اے نعمت و بخشش والے اے احسان وسخاوت والے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو منتخب کرنے والے درود نازل کر محمدؐ و آل محمدؐ پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کر۔

﴿حدیث نمبر:185﴾

اور روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ ان دو (۲) رکعتوں کو اسی طرح سے بجالاتے تھے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے اس خدا کے حق کا واسطہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو شخص اس نماز کو پڑھے گا جو حاجت خدا سے طلب کرے گا پوری ہوگی اور اگر صحرا کی ریت کے برابر گناہ رکھتا ہو تو خدا بخش دے گا اور دوسری روایت میں ہزار مرتبہ توحید کے بجائے سو (۱۰۰) مرتبہ وارد ہوئی ہے لیکن نماز کو نماز مغرب اور اس کی نافلہ کے بعد بجالانا چاہیئے۔[1]

﴿2﴾ روزِ عید الفطر کے اعمال

روز عید الفطر کے چند اعمال ہیں:

(۱)۔ نماز صبح اور نماز عید کے بعد ان تکبیروں کو پڑھے جن کو عید کی رات

---

[1] بحار ج ۸۸ ص ۱۲۰ ح ۸ ب ۱۰۷؛ اقبال، ج ۱ ص ۴۵۹ ب ۳۶، اعمال لیلۃ الفطر.

میں فریضہ نماز کے بعد پڑھا ہے۔

(۲)۔ زکوٰۃ فطرہ نکالنا نماز عید سے قبل۔ ہر فرد کے لیے ایک صاع اس تفصیل کے ساتھ جو فقہ کی کتابوں میں ہے۔ اور معلوم ہونا چاہئے کہ زکوٰۃ فطرہ واجب موکّد ہے اور ماہ رمضان کے روزہ کی قبولیت اور دوسرے سال تک حفاظت کا سبب ہے اور خداوند عالم نے اس کو نماز پر مقدّم کر کے اس آیہ میں ذکر کیا ہے۔

﴿۱﴾: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴾ ﴿ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴾

بیشک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہوگیا۔ جس نے اپنے رب کے نام کی تسبیح کی اور پھر نماز پڑھی۔ [۱]

﴿حدیث نمبر:186﴾

(۴)۔ غسل کرنا اور بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو نہر سے غسل کرے اور اس کا وقت طلوع فجر کے بعد سے نماز عید بجالانے کے وقت تک ہے جیسا کہ شیخ نے فرمایا ہے۔ [۲]

---

[۱] سورہ اعلی، نمبر ۸۷، آیت، نمبر ۱۴ و ۱۵۔

[۲] مصباح شیخ، ص ۶۵۳، لیلۃ الفطر؛ بحار، ج ۸۸، ص ۵، ح ۲، ب ۱۰۵۔

﴿حدیث نمبر:187﴾

اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کو چھت کے نیچے کرو اور جب غسل کرنا چاہو تو یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصدِیقًا بِکِتَابِكَ وَ اِتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ۔

خدایا تجھ پر ایمان کی رو سے اور تیری کتاب کی تصدیق کی رو سے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنّت کی اتباع کی رو سے۔

اور جب غسل سے فارغ ہو تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ کَفَّارَةً لِذُنُوبِیْ وَطَهِّرْ دِیْنِی اَللّٰھُمَّ اِذْهَبْ عَنِّی الدَّنَسَ۔

خدایا اس کو میرے گناہوں کا کفّارہ قرار دے اور میرے دین کو پاکیزہ کر خدایا مجھ سے ناپاکی کو دور کر دے۔ [1]

﴿حدیث نمبر:188﴾

(۵) اچھا لباس پہننا اور خوشبو لگانا اور صحرا میں جانا نماز کے لئے زیر آسمان سوائے مکّہ معظّمہ کے۔ [2]

---

[1] اقبال، ج۱، ص۴۷۵/۶، ب۳۳، ف۴، فی اعمال یوم عید.

[2] مصباح، ص۶۵۳، شہر رمضان، ف فیما یستحب.

﴿حدیث نمبر: 189﴾

(٦)۔(الف) نمازعید سے قبل افطار کرنا اور بہتر یہ ہے کہ خرما یا شیرینی سے کرے۔[۱]

﴿حدیث نمبر: 190﴾

(٦)۔(ب)اور شیخ مفیدؒ نے فرمایا ہے کہ مستحب ہے کہ تھوڑی سی تربتِ امامؑ حسینؑ کھالے کیونکہ اس میں ہر درد کے لئے شفا ہے۔[۲]

﴿حدیث نمبر: 191﴾

(٧)۔نمازعید کے لئے طلوع آفتاب کے بعد جائے اور جب تیاّر ہو تو دعائے: اللھم من تھیّأ...کو پڑھے جسے سیّدؒ نے اقبال میں نقل کیا ہے۔[۳]

﴿حدیث نمبر: 192﴾

انھی میں سے یہ ہے کہ ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

---

[۱] تہذیب، ج۳،ص۱۳۸،ح۱۴(۳۰۹)،ب۶؛ اقبال، ج۱،ص۴۷۷،اعمال روزعیدفطر.

[۲] مسارالشیعہ ص۳۱؛ مفاتیح نوین،ص۸۰۰،اعمال روزعیدفطر.

[۳] اقبال ج۱،ص۴۷۶،اعمال روزعیدالفطر.

سے روایت نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ روز عید الفطر، عید قربان اور روز جمعہ جب نماز کے لئے تیار ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مَنْ تَھَیَّأَ فِی ھٰذَا الْیَوْمِ... باقی دعا مفاتیح نوین (ص۸۰۰) پر اعمالِ روز عید الفطر میں ذکر ہوئی ہے۔ [۱]

﴿حدیث نمبر: 193﴾

(۸)۔ نماز عید پڑھنا اور وہ دو (۲) رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں حمد اور سورہ اعلی پڑھے اور قرائت سورہ کے بعد پانچ تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت میں یہ دعا پڑھے:

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ أَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ، وَأَھْلَ الْجُودِ وَالْجَبَرُوتِ، وَأَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَأَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِی جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِینَ عِیْدًا وَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ ذُخْرًا (وَ شَرَفًا) وَمَزِیدًا أَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،

﴿۲﴾۔ وَأَنْ تُدْخِلَنِی فِی کُلِّ خَیْرٍ أَدْخَلْتَ فِیهِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخْرِجَنِی مِنْ کُلِّ سُوْئٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا سَأَلَكَ

---

[۱] بحار، ج۸۸، ص۶، ح۲، ب۱۰۵۔

عِبادُكَ الصَّالِحُونَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعاذَ مِنْهُ عِبادُكَ الصَّالِحُونَ۔

(۱)۔ اے خدا کبریائی اور عظمت والے اور بخشش اور جبروت والے اور معافی اور رحمت والے اور تقویٰ اور مغفرت والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کے واسطہ سے جس کو تو نے مسلمانوں کے لئے عید قرار دیا ہے اور محمد صلی اللہ عیلہ وآلہ وسلم کے لئے ذخیرہ اور شرف اور زیادتی مقام قرار دیا ہے کہ تو درود نازل فرما محمدؐ وآل محمدؐ پر۔

(۲)۔ اور مجھ کو داخل کردے ہر اس نیکی میں جس میں محمدؐ وآل محمدؐ کو داخل کیا ہے اور تو مجھ کو نکال دے ہر اس برائی سے جس سے محمدؐ وآل محمدؐ کو نکالا ہے تیرا درود ہو ان پر اور ان سب پر خدایا میں سوال کرتا ہوں اس نیکی کا جس کا تجھ سے تیرے نیک بندوں نے سوال کیا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے صالح بندوں نے پناہ چاہی ہے۔

پھر چھٹی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع وسجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور حمد کے بعد سورہ والشمس پڑھے پھر چار تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت میں دعائے مذکورہ پڑھے۔ قنوت سے

فارغ ہو کر پانچویں تکبیر کہے پھر رکوع میں جائے اور نماز کو مکمّل کرے۔ سلام کے بعد تسبیح حضرت زہراؑ پڑھے۔ نماز عید کے بعد بہت سی دعائیں وارد ہوئی ہیں اور ان میں بہترین دعا صحیفۂ کاملہ کی چھیالیسویں دعا ہے۔

اور مستحب ہے کہ نماز عید زیر آسمان زمین پر بغیر فرش اور بوریا کے ہو اور نمازی جس راستہ سے گیا ہو اس کے علاوہ کسی دوسرے راستہ سے واپس ہو اور اپنے اعمال کی قبولیت کے لئے دعا کرے۔ [۱]

(۹)۔ زیارت روز عید فطر امام حسین علیہ السلام پڑھنا ہے ۔

﴿حدیث نمبر:194﴾

(۱۰)۔ دعائے ندبہ کا پڑھنا ہے اور سید بن طاؤس نے فرمایا ہے کہ جب دعا سے فارغ ہو جائے تو سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ حَرُّهَا لَا يُطْفٰى وَجَدِيدُهَا لَا يَبْلٰى وَعَطْشَانُهَا لَا يُرْوٰى۔

---

[۱] مصباح، ص۶۵۴.

میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس آگ سے جس کی گرمی ختم نہیں ہوتی ہے اور جس کا نیا پن پرانا نہیں ہوتا اور جس کا تشنہ سیراب نہیں ہوتا۔

پھر داہنے رخسارہ کو رکھ کر پڑھے:

إِلٰهِي لَا تُقَلِّبُ وَجْهِي فِي النَّارِ بَعْدَ سُجُودِي وَتَعْفِيرِي لَكَ بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّي عَلَيْكَ بَلْ لَكَ الْمَنُّ عَلَيَّ۔

خدایا میرے سجدہ کے بعد میرے چہرہ کو جہنم میں نہ پلٹنا اور تیری بارگاہ میں خاک پر پیشانی رکھنے کے بعد بغیر میرے تیرے اوپر احسان کے بلکہ تیرا احسان میرے اوپر ہے۔

پھر بائیں رخسارہ کو خاک پر رکھ کر یہ دعا پڑھے: اِرْحَمْ مَنْ أَسَاءَ وَاقْتَرَفَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ۔

تو رحم کر اس پر جس نے برائی کی نافرمانی کی بیچارہ ہوا اور اعتراف کیا۔

پھر سجدہ کی حالت پر لوٹے اور کہے۔

إِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَأَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيمُ۔

اگر میں بدترین بندہ ہوں تو تو بہترین رب ہے تیرے بندہ کا گناہ عظیم ہے تو تیری معافی کو تیری جانب سے بہترین ہونا چاہئے اے کرم کرنے والے۔

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ کہے:

اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ۔ معاف کردے معاف کردے معاف کردے۔[۱]

﴿و﴾ شب جمعہ میں زیارات

(۱)۔ زیارت امام حسینؑ

واضح رہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت احاطہ بیان سے باہر ہے اور بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام:

(۱)۔ حج وعمرہ اور جہاد کے برابر ہے بلکہ ان سے کئی درجہ بلند ہے،

(۲)۔ مغفرت کا ذریعہ حساب کی آسانی، بلندیِ درجات، قبولِ دعا، طولِ عمر، حفاظتِ جسم و مال، اور زیادتیِ رزق، حاجت کے پورا ہونے اور غموں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۳)۔ اور اس کا ترک کرنا نقصانِ دین و ایمان کا سبب اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کے حقوق میں سب سے بڑے حق کا ترک کرنا ہے۔

---

[۱] مفاتیح نوین، ص۸۰۲.

(۴)۔اور امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا کم سے کم جو ثواب زائر کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۵)۔ خداوند عالم اس کے جان و مال کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اس کے گھر والوں تک پہنچا دے۔

(۶)۔ اور جب روز قیامت ہوگا تو اس کا خدا دنیا سے محافظ ہوگا۔

(۷)۔اور بہت سی روایتوں میں ہے کہ آپ کی زیارت غم کو دور کرتی ہے۔

(۸)۔جانکنی کی سختی اور قبر کی وحشت کو دور کرتی ہے۔

(۹)۔ ور زیارتِ امامِ حسین علیہ السلام کی راہ میں جو مال خرچ ہوتا ہے اس کا ایک درہم ہزار درہم بلکہ دس ہزار درہم کے برابر حساب ہوتا ہے۔

(۱۰) اور جب قبر امامؑ کی طرف رخ کرتا ہے تو چار ہزار ملائکہ استقبال کرتے ہیں۔

(۱۱) اور جب واپس ہوتا ہے تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۲) اور یہ کہ پیغمبر، وصی، ائمہ معصومین علیہم السلام اور ملائکہ امام حسینؑ کی زیارت کو آتے ہیں۔

(۱۳) اور آپؑ کے زائروں کے لئے دعا کرتے ہیں اور بشارت دیتے ہیں۔

(۱۴) اور امام کے زائروں کی جانب خدا عرفات والوں سے زیادہ نگاہ رحمت

ڈالتا ہے۔ [1]

﴿حدیث نمبر:195﴾

اور ابن قولویہ وکلینی وسید بن طاؤس اور دوسروں نے روایت کی ہے معتبر سندوں کے ساتھ جناب ثقہ جلیل القدر معاویۃ بن وہب بجلی کوفی سے انہوں نے کہا کہ میں ایک بار خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام میں مشرّف ہوا اور آپؑ کو مصلے پر مشغول نماز دیکھا میں بیٹھ گیا تا کہ نماز تمام ہو جائے۔ تو میں نے امام کو خدا سے مناجات کرتے سنا۔ (آپ فرمارہیں تھے) اے وہ خدا جس نے مجھ کو کرامت سے مخصوص کیا ہے اور ہم سے وعدہ کیا شفاعت کا... (یہاں تک کہ آپ نے فرمایا)

اِغْفِرْلِیْ وَلِاَخْوَانِیْ وَزُوَّارِ قَبْرِ اَبِی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا مجھ کو اور میرے بھائیوں کو بخش دے اور قبر ابو عبداللہ الحسینؑ کے زائروں کو بخش دے....

امام برابر اسی طرح سجدہ میں دعا کرتے رہے، دعا سے فارغ ہونے

---

[1] کامل الزیارات، ابواب زیارت امام حسینؑ.

کے بعد...آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ زیارت ترک نہ کرو میں نے کہا
کہ میں فدا ہو جاؤں میں نہیں جانتا کہ اتنی فضیلت ہے فرمایا کہ اے
معاویہ جو امام کی زیارت کرنے والوں کے لئے دعا کرتے ہیں وہ
آسمانوں میں ان سے کہی زیادہ ہیں جو زمین میں دعا کرتے ہیں کیا تم
کو پسند نہیں کہ خدا تم کو ان کے درمیان دیکھے جن کے لئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ، علی علیہ السلام، فاطمۃ علیہا السلام، اور ائمہ معصومین
علیہم السلام دعا کرتے ہیں کیا تم ان میں سے ہونا نہیں چاہتے ہو جن
سے قیامت میں ملائکہ مصافحہ کریں گے کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ ان میں
سے ہو جو قیامت میں بغیر کسی گناہ کے آئیں کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ
ان میں سے ہو قیامت میں جن سے رسول خدا مصافحہ کرین گے۔ [1]

﴿حدیث نمبر:196﴾

زیارت امام حسین علیہ السلام شب جمعہ و روز جمعہ کے بارے میں
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

---

[1] کافی، ج ۴، باب فضل زیارۃ اَبی عبداللہ الحسینؑ، ص ۵۸۲، ح ۱۱؛ ثواب الاعمال صدوق، ص ۲۱۶، ح ۴۴ (۳۴۰)۔

أَلْبَتَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي نَفْسِهِ حَسْرَةٌ مِنْهَا وَكَانَ مَسْكَنُهُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ [۱]

جو شخص ہر جمعہ قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو وہ ضرور بخشا جاتا ہے اور مرتے وقت اس کے دل میں دنیا کے بارے میں کوئی حسرت نہیں ہوگی اور بہشت میں اس کا مقام امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

(۲)۔ دُور سے زیارتِ امام حسینؑ

﴿حدیث نمبر: 197﴾

ابن ابی عمیر نے ہشام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہیں:

إِذَا بَعُدَتْ بِأَحَدِكُمُ الشُّقَّةُ وَنَأَتْ بِهِ الدَّارُ فَلْيَصْعَدْ أَعْلٰى مَنْزِلِهِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَلْيُؤَمَّ بِالسَّلَامِ إِلٰى قُبُورِنَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَصِلُ إِلَيْنَا۔ [۲]

جب تمھارے لئے دور و دراز کا سفر بہت مشقت کا باعث ہو اور گھر

---

[۱] کامل الزیارات ص ۳۴۰ ح ۴ ب ۷۴؛ وسائل آل ج ۱۴ ب ۷۵ ص ۴۷۹ ح ۱ س (۱۹۶۴۶)۔

[۲] فقیہ ج ۲، ص ۳۶۱، ح ۱، س ۱۶۱۷، ب ۲۲۰؛ تہذیب، ج ۶، ب ۴۷، ص ۱۰۳، ح ۱، س ۱۷۹؛ کافی، ج ۴، ص ۵۸۷، ح ۱، ب، نوادر کتاب حج۔

ہماری قبوروں سے دور ہوں تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور ہماری قبروں کی طرف اشارہ کر کے سلام پڑھو وہ سلام ہم لوگوں تک پہنچ جائے گا۔

﴿حدیث نمبر:198﴾

اور حنّان ابن سدیر کی روایت میں ہے کہ جو اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دریافت فرمایا:

﴿۱﴾۔ يَا سُدَيْر تَزُوْرُ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا قَالَ: مَا أَجْفَاكُمْ فَتَزُوْرُهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ: فَتَزُوْرُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قُلْتُ: قَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ.

﴿۲﴾۔ قَالَ: يَا سُدَيْر مَا أَجْفَاكُمْ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَاعَلِمْتَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَلْفَ اَلْفِ مَلَكٍ شعْثٌ غَبرٌ يَبْكُوْنَ وَيَزُوْرُوْنَ وَلَا يَفْتَرُوْنَ ،

﴿۳﴾۔ وَمَا عَلَيْكَ يَا سُدَيْر اَنْ تَزُوْرَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ اَوْ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ فَرَاسِخٌ كَثِيْرَةٌ،

﴿٤﴾۔ فَقَالَ لِيْ: إِصْعَدْ فَوْقَ سَطْحِكَ ثُمَّ إِلْتَفِتْ يُمْنَةً وَيُسْرَةً ثُمَّ إِرْفَعْ رَاسَكَ إِلٰى السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْحُوْ نَحْوَ الْقَبْرِ فَتَقُوْلَ:

﴿۵﴾۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تُكْتَبُ لَكَ بِذٰلِكَ زُورَةً وَالزُّورَةُ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ۔[۱]

(۱)۔ کہ اے سدیر کیا تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہر روز کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان نہیں۔ آپؑ نے فرمایا پھر تم کتنا ظلم کرتے ہو۔ اچھا ہر ماہ آنجناب کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر سال میں ایک بار آنجناب کی زیارت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔

(۲)۔ آپ نے فرمایا: اے سدیر یہ تم امام حسین علیہ السلام پر کتنا بڑا ظلم کرتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی کے ایک لاکھ ملائکہ حالِ پریشان و غبار آلود ان کی قبر کی زیارت کرتے ہیں اور اس میں کبھی سستی اور کوتاہی نہیں کرتے،

(۳)۔ پھر اے سدیر تمہارے لئے کیا امر مانع ہے کہ آنجناب کی قبر کی زیارت ہر جمعہ (ہفتہ میں) پانچ مرتبہ یا ہر روز ایک مرتبہ کیا کرو۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میرے اور ان کے درمیان بہت فرسخوں کا فاصلہ ہے،

---

[۱] فقیہ، ج ۲، ص ۳۶۱، ح ۲ (۱۶۱۸)، ب ۲۲۰؛ کافی، ج ۴، ص ۵۸۹، ح ۸، ب نوادر کتاب حج۔

(۴)۔آپؑ نے فرمایا اچھا تو پھر اپنے مکان کی چھت پر چلے جایا کرو اور داہنے بائیں تھوڑا ملتفت ہو پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاؤ اس کے بعد اپنا رخ قبر امام حسینؑ کی طرف کرلو اور کہو:

(۵)۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔تو ایک مرتبہ کی زیارت پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب تمھاری نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

(۳) زیارت وارثہ

﴿حدیث نمبر:199﴾

عام طور پر شبِ جمعہ و روزِ جمعہ مکمل زیارت کے لئے زیارت وارثہ پڑھی جاتی ہے اس لئے ہم یہاں پر اس کا ذکر کرتے ہیں:
شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے کتاب المصباح میں صفوان جمال سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت امام حسین علیہ السلام کی اجازت چاہی تو آپؑ نے فرمایا قبۂ مطہر تک جائے اور بالائے سر کے مقابل کھڑا ہو کر کہے:

﴿۱﴾۔أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

نُوحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ،

﴿۲﴾۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى،

﴿۳﴾۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَاللّٰهِ وَبْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ،

﴿۴﴾۔ وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَتّٰى أَتٰيكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ يَا مَوْلَایَ يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ،

﴿۵﴾۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ،

﴿۶﴾۔ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَأَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا،

﴿۷﴾۔ وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَ أَنْبِيَائَهُ وَرُسُلَهُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ

مُوقِنٌ بِشَرَايِعِ دِينِیْ وَ خَوَاتِيمِ عَمَلِی وَقَلْبِی لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ أَمْرِی لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ،

﴿۸﴾۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰی أَرْوَاحِكُمْ وَ عَلٰی أَجْسَادِكُمْ وَعَلٰی أَجْسَامِكُمْ وَعَلٰی شَاهِدِكُمْ وَ عَلٰی غَائِبِكُمْ وَ عَلٰی ظَاهِرِكُمْ وَعَلٰی بَاطِنِكُمْ۔

پھر خود کو قبر پر ڈال کر بوسہ لے اور پڑھے:

﴿۹﴾۔ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّی يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰی جَمِيْعِ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ،فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ يَا مَوْلَایَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰه،

﴿۱۰﴾ قَصَدْتُ حَرَمَكَ وَأَتَيْتُ إِلٰی مَشْهَدِكَ أَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّأْنِ الَّذِیْ لَكَ عِنْدَهُ وَبِالْمَحَلِّ الَّذِیْ لَكَ لَدَيْهِ أَنْ يُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔[۱]

(۱)۔ سلام آپ پر اے آدم صفی اللہ کے وارث، سلام آپ پر اے نوح نبی خدا کے وارث، سلام آپ پر اے ابراہیم خلیل خدا کے وارث، سلام آپ پر اے موسیٰ کلیم خدا کے وارث، سلام آپ پر اے عیسیٰ روح خدا کہ وارث۔

---

[۱] بحار، ج۹۸، ص۱۹۷، ح۳۲، ب۳۵ کتاب مزار؛ مصباح شیخ، ص۷۱۷ (ک).

(۲)۔ سلام آپ پر اے محمد حبیب خدا کے وارث، سلام آپ پر اے امیر المومنین کے وارث (سلام ہو ان پر)، سلام آپ پر اے محمد مصطفیٰ کے فرزند، سلام آپ پر اے علی مرتضی کے دلبند۔

(۳)۔ سلام آپ پر اے فاطمہ زہرا کے لخت جگر، سلام آپ پر اے خدیجہ کبریٰ کے فرزند، سلام آپ پر اے خون پاک خدا اور ان کے فرزند، آپ کے اکیلے رہنے پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی اور امر بمعروف کیا اور نھی عن المنکر کیا۔

(۴)۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت کی یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی تو خدا کی لعنت ہو اس امت پر جس نے ظلم کیا اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جو سنتی رہی اور اس پر راضی رہی۔

(۵)۔ اے میرے مولا اے ابوعبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہ نور رہے جو بلند مرتبہ صلبوں اور پاکیزہ رحموں میں رہے جاہلیت نے اپنی نجاستوں سے آپ کو نجس نہیں کیا اور جہالت کا لباس آپ نے نہیں پہنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے نگہبان ہیں اور مومنوں کے رکن ہیں۔

(۶)۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نیک امام، متقی، پسندیدۂ خدا، پاکیزہ،

ہادی، اور مہدی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی اولاد میں ائمہ ہیں کلمہ تقوی اور پرچم ہدایت اور وسیلۂ محکم ہیں اور حجت خدا ہیں دنیاوالوں پر۔

(۷)۔اور میں خدااوراس کے ملائکہ اور رسول اور انبیا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان لایا ہوں آپ کی رجعت کا یقین کیئے ہوئے اپنے دین کی شریعت کے ساتھ اور اپنے عمل کے خاتمہ کے ساتھ اور میرا دل آپ کے دل کو تسلیم کیئے ہوئے ہے اور میرا امر آپ کے حکم کا تابع ہے۔

(۸)۔آپ پر صلوات خدا ہو اور آپ کی روح پر آپ کے جسم پاک پر اور آپ کے بدن پر اور آپ کے حاضر پر اور آپ کے غائب پر اور آپ کے ظاہر پر اور آپ کے باطن پر۔

(۹)۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے فرزند رسول خدا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو ں اے ابوعبداللہ بیشک آپ کا غم عظیم ہے اور آپ پر وارد ہوئی مصیبت بہت بڑی مصیبت ہے ہمارے لئے اور تمام ان لوگوں کے لئے جو آسمان و زمین میں ہیں تو خدا لعنت کرے اس امت پر جس نے گھوڑے کو لگام لگائی اور زین کسا اور آپ سے

جنگ کے لئے آمادہ ہوئی۔

(۱۰)۔اے میرے مولا اے ابوعبداللہ میں نے آپ کی بارگاہ کا قصد کیا ہے اور آپ کے روضہ تک آیا ہوں میں خدا سے سوال کرتا ہوں کہ آپؑ کی اس شان کے واسطہ سے جو خدا کے نزدیک ہے اور اس مقام کے ذریعہ جو آپ کے لئے خدا کے پاس ہے کہ وہ درود نازل کرے محمدؐ و آل محمدؐ پر اور مجھ کو آپؑ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں قرار دے۔

(۴) زیارت علی اکبرؑ

﴿۱﴾۔ألسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ألسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ ألسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ أمِيرِالْمُؤْمِنِيْنَ ألسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ،

﴿۲﴾۔ألسَّلَامُ عَلَيْكَ أيُّهَا الشَّهِيْدُ ألسَّلَامُ عَلَيْكَ أيُّهَاالْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَ لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ۔

(۱)۔ سلام آپ پر اے فرزند رسول خدا سلام آپ پر اے فرزند نبی خدا سلام آپ پر اے امیرالمؤمنین کے فرزند سلام آپ پر اے حسین شہید کے فرزند،

(۲)۔ سلام آپ پر اے شہید راہ خدا سلام آپ پر اے مظلوم اور فرزند مظلوم

اللہ کی لعنت ہو اس قوم پر جس نے آپ کو قتل کیا اور اللہ کی لعنت ہو آپ پر ظلم کرنے والی امت پر اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے سنا اور راضی رہی۔

(۵) زیارت شہداء کربلا

﴿۱﴾۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَأَحِبَّائَهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَ أَوِدَّائَهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ،

﴿۲﴾۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِىْ مُحَمَّدٍ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ النَّاصِحِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ بِأَبِىْ أَنْتُمْ وَ أُمِّىْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِىْ فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوْزَ مَعَكُمْ ۔

(۱)۔ سلام آپ پر اے اللہ کے ولیوں اور محبوبوں، سلام آپ پر اے اللہ کے منتخب اور برگزیدہ لوگو، سلام آپ پر اے دین خدا کے ناصرو سلام آپ پر اے رسول خدا کے مددگارو سلام آپ پر اے امیر المومنین کے ناصرو سلام آپ پر اے ناصران فاطمہ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں

(۲)۔ سلام آپ پر اے ناصران ابو محمد حسن بن علی جو ولی پاکیزہ اور نصیحت کرنے والے ہیں سلام آپ پر اے ابوعبداللہ کے مددگارو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بھی پاک ہوئے اور وہ زمین بھی جس میں آپ دفن کئے گئے آپ نے بڑی کامیابی حاصل کرلی کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو آپ کے ساتھ کامیاب ہو جاتا۔

(۶) زیارت حضرت عباسؑ

﴿حدیث نمبر:200﴾

﴿۱﴾۔ ألسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلٰى رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ،

﴿۲﴾۔ أَشْهَدُ وَ أُشْهِدُ اللّٰهَ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى بِهِ الْبَدْرِيُّونَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُنَاصِحُوْنَ لَهُ فِي جِهَادِ أَعْدَائِهِ أَلْمُبَالِغُونَ فِي نُصْرَتِ أَوْلِيَائِهِ أَلذَّابُّوْنَ عَنْ أَحِبَّائِهِ،

﴿۳﴾۔ فَجَزَاكَ اللّٰهُ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَأَكْثَرَ الْجَزَاءِ وَأَوْفَرَ الْجَزَاءِ، وَأَوْفٰى جَزَاءِ أَحَدٍ مِمَّنْ وَفٰى بِبَيْعَتِهِ وَاسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَأَطَاعَ وُلَاةَ أَمْرِهِ،

﴿٤﴾۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيحَتِ وَآتَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُورِ فَبَعَثَكَ اللّٰهُ فِي الشُّهَدَاءِ وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ أَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ ،

﴿٥﴾۔ وَأَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ أَفْسَحَهَا مَنْزِلاً وَ أَفْضَلَهَا غُرَفاً وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِي عِلِّيِّينَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ،

﴿٦﴾۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ وَأَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكَ مُقْتَدِيًا بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّينَ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَسُولِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ فِي مَنَازِلَ الْمُخْبِتِينَ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ [۱]

(۱)۔ سلام آپ پر اے عبد الصالح جو اطاعت کرنے والے ہیں اللہ اور اس کے رسول اور امیر المومنینؑ اور حسنؑ و حسینؑ (ان پر صلوات ہو اور سلام ہو) سلام آپ پر اور اللہ کی رحمت اور برکات ہو اور مغفرت و رضوان ہو اور آپکی روح اور آپ کے بدن پر،

(۲)۔ میں گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ دنیا سے اسی حال میں گئے جس طرح بدر کے لوگ گئے جو راہ خدا میں جہاد کرنے والے اور نصیحت کرنے والے تھے اس کے دشمنوں سے جہاد میں اس کے

[۱] بحار، ج ۹۸، ص ۲۷۷، ح اب ۲۰ کتاب مزار؛ تہذیب، ج ۶، ص ٦٦ ب ۱۸؛ کامل الزیارات، باب ۸۵، ص ۲۵٦، ح ا۔

ولیوں کی نصرت میں حد کمال تک پہنچنے والے تھے جو اس کے دوستوں سے دفاع کرنے والے تھے۔

(۳)۔تو خدا آپ کو جزا دے بہترین جزا وافر جزا اور کامل ترین جزا اس کی جزا جس نے بیعت میں وفاداری کی ہو اور اس کی دعا کو قبول کیا ہو اور جس نے اس کے ولی امر کی اطاعت کی ہو۔

(۴)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نصیحت میں کوشش کی اور مکمل کوشش کی تو خدا آپ کو نیک بختوں میں مبعوث کرے اور آپ کی روح کو نیک بختوں کی روح کے ساتھ قرار دے۔

(۵)۔اور آپ کو عطا کرے جنت میں وسیع مقام بہترین کمرہ اور آپ کے ذکر کو بلند کرے علیین میں اور آپ کو محشور کرے نبیوں اور صدیقون شہداء اور صالحین کے ساتھ یہ بہترین رفیق ہیں۔

(۶)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ سستی کی بلکہ آپ اپنے امر کی بصیرت اٹھے صالح لوگوں کی اقتداء کرتے ہوئے اور اتباع کرتے ہوئے نبیوں کا تو خدا جمع کرے ہمارے اور آپ کے درمیان اور اس کے رسول اور ولیوں کے درمیان تقوی والوں کی منزل ہیں بے شک وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۷) زیارتِ جامعۂ کبیرہ

صاحبان ایمان کے لئے لازمی ہے کہ زیارت جامعہ کبیرہ اور زیارت عاشورہ پڑھنے میں کوتاہی وغفلت نہ کریں اس لئے کہ یہ امام زمانہ علیہ السلام کا پسندیدہ عمل ہے ہروہ عمل جس سے امام زمانہ علیہ السلام کا دل شادوخوشنود ہوتا ہوتو اس کوضرورانجام دینا چاہیئے تاکہ امامؑ خوشحال ہوجائے۔

﴿حدیث نمبر:201﴾

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ اورکتاب عیون اخبار الرضا میں روایت کی ہے موسی بن عبداللہ نخعی سے کہ میں نے حضرت امام علی النقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے فرزند رسول مجھ کو بلیغ زیارت عطا فرمائے تا کہ میں زیارت کرنا چاہوں آپ میں سے کسی کی تو اسے پڑھوں۔آپ ؑ نے فرمایا: جب تم بارگاہ (معصوم) میں پہنچوتو کھڑے ہوجائے اورشہادتین کی گواہی دو اوریوں کہو:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔

اس کے بعد جب داخل حرم ہو اور روضہ مبارک کو دیکھو تو کھڑے ہو کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پھر تھوڑا چلو انتہائی سکون سے اور قدموں کو ذرا آہستہ اٹھاؤ۔ پھر کھڑے ہو کر تیس مرتبہ اللہ اکبر کہو اور نزدیک قبر جا کر اور چالیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تا کہ سو تکبیر تمام ہو جائے اور اس کے بعد یہ زیارت پڑھو:

﴿۱﴾۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ، وَ مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ، وَ مُخْتَلَفَ الْمَلآئِكَةِ، وَ مَهْبِطَ الْوَحْيِ، وَ مَعْدِنَ الرَّحْمَةِ، وَ خُزَّانَ الْعِلْمِ، وَ مُنْتَهَى الْحِلْمِ، وَ اُصُولَ الْكَرَمِ، وَ قَادَةَ الْاُمَمِ، وَ اَوْلِيَاءَ النِّعَمِ،

﴿۲﴾۔وَ عَنَاصِرَ الاَبْرَارِ، وَ دَعَآئِمَ الأَخْيَارِ، وَ سَاسَةَ الْعِبَادِ، وَ اَرْكَانَ الْبِلَادِ، وَ اَبْوَابَ الاِيمَانِ، وَ اُمَنَآءَ الرَّحْمٰنِ، وَ سُلَالَةَ النَّبِيِّينَ، وَ صَفْوَةَ الْمُرْسَلِينَ، وَ عِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

﴿۳﴾۔اَلسَّلَامُ عَلٰى اَئِمَّةِ الْهُدَى، وَ مَصَابِيحِ الدُّجٰى، وَ اَعْلَامِ التُّقٰى، وَ ذَوِي النُّهٰى، وَ اُولِي الْحِجٰى، وَ كَهْفِ الْوَرٰى، وَ وَرَثَةِ الاَنْبِيَآءِ، وَ الْمَثَلِ الاَعْلٰى، وَ الدَّعْوَةِ الْحُسْنٰى، وَ حُجَجِ اللّٰهِ عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ وَ الاُولٰى، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

﴿٤﴾۔اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ، وَ مَسَاكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ، وَ مَعَادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ، وَ حَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ، وَ حَمَلَةِ كِتَابِ اللّٰهِ، وَ اَوْصِيَاءِ نَبِيِّ اللّٰهِ، وَ ذُرِّيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ رَحْمَةُ

اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

﴿۵﴾۔ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ اِلَى اللّٰهِ، وَ الْاَدِلَّاءِ عَلَى مَرْضَاتِ اللّٰهِ، وَ الْمُسْتَقِرِّينَ فِى اَمْرِ اللّٰهِ، وَالتَّامِّينَ فِى مَحَبَّةِ اللّٰهِ، وَ الْمُخْلِصِينَ فِى تَوحِيدِ اللّٰهِ، وَ الْمُظْهِرِينَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَ نَهْيِهِ، وَ عِبَادِهِ الْمُكْرَمِينَ الَّذِينَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَولِ، وَ هُمْ بِاَمْرِهِ يَعْمَلُونَ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔

﴿۶﴾۔ اَلسَّلَامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الدُّعَاةِ وَ الْقَادَةِ الْهُدَاةِ، وَ السَّادَةِ الْوُلَاةِ، وَ الذَّادَةِ الْحُمَاةِ، وَ اَهْلِ الذِّكْرِ، وَ اُولِى الأَمْرِ، وَ بَقِيَّةِ اللّٰهِ، وَ خِيَرَتِهِ وَحِزْبِهِ، وَ عَيْبَةِ عِلْمِهِ، وَ حُجَّتِهِ وَ صِرَاطِهِ، وَ نُورِهِ وَ بُرْهَانِهِ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

﴿۷﴾۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، كَمَا شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ، وَ شَهِدَتْ لَهُ مَلَآئِكَتُهُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ،

﴿۸﴾۔ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَ رَسُولُهُ الْمُرْتَضٰى، اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَو كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ،

﴿۹﴾۔ وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمُ الأَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ، اَلْمَعْصُومُونَ الْمُكَرَّمُونَ، اَلْمُقَرَّبُونَ الْمُتَّقُونَ، اَلصَّادِقُونَ الْمُصْطَفَوْنَ، اَلْمُطِيعُونَ لِلّٰهِ، اَلْقَوَّامُونَ بِاَمْرِهِ، اَلْعَامِلُونَ بِاِرَادَتِهِ، اَلْفَائِزُونَ بِكَرَامَتِهِ،

﴿۱۰﴾ اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ، وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهِ، وَاخْتَارَكُمْ لِسِرِّهِ، وَاجْتَبٰيكُمْ

بِقُدْرَتِهِ، وَاَعَزَّكُمْ بِهُداهُ، وَخَصَّكُمْ بِبُرْهانِهِ، وَانْتَجَبَكُمْ لِنُورِهِ، وَ اَيَّدَكُمْ بِرُوحِهِ،

﴿۱۱﴾ وَرَضِيَكُمْ خُلَفاءَ فِي اَرْضِهِ، وَ حُجَجًا عَلٰى بَرِيَّتِهِ، وَاَنْصارًا لِدِيْنِهِ، وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ، وَ مُسْتَودَعًا لِحِكْمَتِهِ، وَتَراجِمَةً لِوَحْيِهِ، وَاَرْكانًا لِتَوْحِيْدِهِ، وَ شُهَداءَ عَلٰى خَلْقِهِ، وَاَعْلامًا لِعِبادِهِ، وَمَنارًا فِي بِلادِهِ، وَاَدِلّاءَ عَلٰى صِراطِهِ،

﴿۱۲﴾ عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ، وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ، وَ طَهَّرَكُمْ تَطْهِيْرًا، فَعَظَّمْتُمْ جَلالَهُ، وَ اَكْبَرْتُمْ شَأنَهُ، وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ، وَاَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ، وَوَكَّدْتُمْ مِيثاقَهُ، وَاَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طاعَتِهِ، وَ نَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِ وَ الْعَلانِيَةِ،

﴿۱۳﴾ وَ دَعَوْتُمْ اِلٰى سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَ بَذَلْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضاتِهِ، وَ صَبَرْتُمْ عَلٰى ما اَصابَكُمْ فِي جَنْبِهِ، وَ اَقَمْتُمُ الصَّلاةَ، وَ آتَيْتُمُ الزَّكاةَ، وَ اَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ، وَ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ،

﴿۱۴﴾ حَتّٰى اَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهُ، وَ بَيَّنْتُمْ فَرائِضَهُ، وَ اَقَمْتُمْ حُدُودَهُ، وَ نَشَرْتُمْ شَرايِعَ اَحْكامِهِ، وَ سَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ، وَصِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضا، وَ سَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضاءَ، وَ صَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضٰى،

﴿۱۵﴾ فَالرّاغِبُ عَنْكُمْ مارِقٌ، وَ اللّازِمُ لَكُمْ لاحِقٌ، وَ الْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ زاهِقٌ، وَ الْحَقُّ مَعَكُمْ وَ فِيكُمْ وَ مِنْكُمْ وَ اِلَيْكُمْ، وَاَنْتُمْ اَهْلُهُ وَ مَعْدِنُهُ، وَ مِيراثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ، وَ اِيابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ، وَ حِسابُهُمْ عَلَيْكُمْ، وَ فَصْلُ الْخِطابِ عِنْدَكُمْ، وَ آياتُ اللّٰهِ

لَدَيْكُمْ، وَعَزَآئِمُهُ فِيْكُمْ، وَ نُورُهُ وَ بُرْهَانُهُ عِنْدَكُمْ، وَ اَمْرُهُ اِلَيْكُمْ،

﴿۱۶﴾مَنْ وَالَاكُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰه، وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَ اللّٰه، وَمَنْ اَحَبَّكُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰه، وَمَنْ اَبْغَضَكُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰه، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ،

﴿۱۷﴾اَنْتُمُ الصِّرَاطُ الاَقْوَمُ، وَ شُهَدَآءُ دَارِ الْفَنَآءِ، وَ شُفَعَآءُ دَارِ الْبَقَآءِ، وَ الرَّحْمَةُ الْمَوْصُولَةُ، وَ الآيَةُ الْمَخْزُونَةُ، وَ الاَمَانَةُ الْمَحْفُوظَةُ، وَالْبَابُ الْمُبْتَلىٰ بِهِ النَّاسُ،

﴿۱۸﴾مَنْ اَتَيكُمْ نَجىٰ، وَ مَنْ لَمْ يَاْتِكُمْ هَلَكَ، اِلَى اللّٰهِ تَدْعُونَ، وَ عَلَيهِ تَدُلُّونَ، وَ بِهِ تُؤمِنُونَ، وَ لَهُ تُسَلِّمُونَ، وَ بِاَمرِهِ تَعْمَلُونَ، وَ اِلىٰ سَبِيلِهِ تُرشِدُونَ، وَ بِقَولِهِ تَحْكُمُونَ،

﴿۱۹﴾سَعِدَ مَنْ وَالَاكُمْ، وَ هَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ، وَ خَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ، وَ ضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ، وَ فَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ، وَ اَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ، وَ سَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ، وَ هُدِىَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ،

﴿۲۰﴾مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَاْوِيٰهُ، وَ مَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوِيٰهُ، وَمَنْ جَحَدَكُمْ كَافِرٌ، وَمَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِى اَسْفَلِ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيمِ،

﴿۲۱﴾اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيمَا مَضٰى، وَ جَارٍ لَكُمْ فِيمَا بَقِىَ، وَ اَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَ نُورَكُمْ وَ طِينَتَكُمْ وَاحِدَةٌ، طَابَتْ وَ طَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، خَلَقَكُمُ اللّٰه اَنْوَاراً فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِينَ، حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُم،

﴿۲۲﴾فَجَعَلَكُمْ فِى بُيُوتٍ اَذِنَ اللّٰه اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، وَ

جَعَلَ صَلَوٰاتَنٰا عَلَيْكُمْ، وَمٰا خَصَّنٰا بِهِ مِنْ وِلٰايَتِكُمْ طِيباً لِخُلْقِنٰا، وَ طَهٰارَةً لِاَنْفُسِنٰا، وَ تَزْكِيَةً لَنٰا، وَ كَفّٰارَةً لِذُنُوبِنٰا، فَكُنّٰا عِنْدَهُ مُسَلِّمِينَ بِفَضْلِكُمْ، وَ مَعْرُوفِينَ بِتَصْدِيقِنٰا اِيّٰاكُمْ،

﴿۲۳﴾فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، وَ اَعْلٰى مَنٰازِلِ الْمُقَرَّبِينَ، وَ اَرْفَعَ دَرَجٰاتِ الْمُرْسَلِينَ، حَيْثُ لٰا يَلْحَقُهُ لٰاحِقٌ، وَ لٰا يَفُوقُهُ فٰائِقٌ، وَلٰا يَسْبِقُهُ سٰابِقٌ،

﴿۲٤﴾وَلٰا يَطْمَعُ فِى اِدْرٰاكِهِ طٰامِعٌ، حَتّٰى لٰا يَبْقىٰ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلٰا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ، وَلٰا صِدِّيقٌ وَ لٰا شَهِيدٌ، وَلٰا عٰالِمٌ وَ لٰا جٰاهِلٌ، وَ لٰا دَنِيٌّ وَ لٰا فٰاضِلٌ، وَ لٰا مُؤمِنٌ صٰالِحٌ، وَ لٰا فٰاجِرٌ طٰالِحٌ، وَ لٰا جَبّٰارٌ عَنِيدٌ، وَ لٰا شَيطٰانٌ مَرِيدٌ، وَ لٰاخَلْقٌ فِيمٰا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيدٌ،

﴿۲٥﴾اِلّٰا عَرَّفَهُمْ جَلٰالَةَ اَمْرِكُمْ، وَ عِظَمَ خَطَرِكُمْ، وَ كِبَرَ شَاْنِكُمْ، وَ تَمٰامَ نُورِكُمْ، وَ صِدْقَ مَقٰاعِدِكُمْ، وَ ثَبٰاتَ مَقٰامِكُمْ، وَ شَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَ مَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَهُ، وَ كَرٰامَتَكُمْ عَلَيهِ، وَ خٰاصَّتَكُمْ لَدَيْهِ، وَ قُرْبَ مَنْزِلَتِكُمْ مِنْهُ، بِاَبِى اَنْتُمْ وَ اُمِّى وَ اَهْلِى وَمٰالِى وَ اُسْرَتِى،

﴿۲٦﴾اُشْهِدُ اللّٰه وَ اُشْهِدُكُمْ، اَنِّى مُؤمِنٌ بِكُمْ وَ بِمٰا آمَنْتُمْ بِهِ، كٰافِرٌ بِعَدُوِّكُمْ وَ بِمٰا كَفَرْتُمْ بِهِ، مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ وَ بِضَلٰالَةِ مَنْ خٰالَفَكُمْ، مُوٰالٍ لَكُمْ وَ لِأَوْلِيٰائِكُمْ، مُبْغِضٌ لِأَعْدٰائِكُمْ وَ مُعٰادٍ لَهُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سٰالَمَكُمْ، وَ حَرْبٌ لِمَن حٰارَبَكُمْ،

﴿۲۷﴾مُحَقِّقٌ لِمٰاحَقَّقْتُمْ، مُبْطِلٌ لِمٰا اَبْطَلْتُمْ، مُطِيعٌ لَكُمْ، عٰارِفٌ بِحَقِّكُمْ، مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ، مُحْتَمِلٌ لِعِلْمِكُمْ، مُحْتَجِبٌ بِذِمَّتِكُمْ، مُعْتَرِفٌ بِكُمْ، مُؤمِنٌ بِاِيٰابِكُمْ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ، مُنْتَظِرٌ لِأَمْرِكُمْ،

مُرْتَقِبٌ لِدَوْلَتِكُمْ، آخِذٌ بِقَوْلِكُمْ، عَامِلٌ بِاَمْرِكُمْ،

﴿۲۸﴾مُسْتَجِيرٌ بِكُمْ، زَائِرٌ لَكُمْ، لَآئِذٌ عَآئِذٌ بِقُبُورِكُمْ، مُسْتَشْفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُمْ، وَ مُتَقَرِّبٌ بِكُمْ اِلَيْهِ، وَ مُقَدِّمُكُمْ اَمَامَ طَلَبَتِي،وَحوآئِجِي وَاِرَادَتِي فِي كُلِّ اَحْوَالِي وَاُمُورِي،

﴿۲۹﴾مُؤمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ، وَشَاهِدِكُمْ وَ غَآئِبِكُمْ، وَ اَوَّلِكُمْ وَ آخِرِكُمْ، وَ مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ اِلَيْكُمْ، وَ مُسَلِّمٌ فِي مَعَكُمْ، وَ قَلْبِي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَ رَاْيِي لَكُمْ تَبَعٌ ،وَ نُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يُحْيِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى دِينَهُ بِكُمْ، وَ يَرُدَّكُمْ فِي اَيَّامِهِ، وَ يُظْهِرَكُمْ لِعَدْلِهِ،

﴿۳۰﴾وَ يُمَكِّنَكُمْ فِي اَرْضِهِ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ غَيْرِكُمْ، آمَنْتُ بِكُمْ، وَ تَوَلَّيْتُ آخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ اَوَّلَكُمْ، وَ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَعْدَائِكُمْ، وَمِنَ الْجِبْتِ وَ الطَّاغُوتِ وَ الشَّيَاطِينِ وَ حِزْبِهِمُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ،وَ الْجَاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ،

﴿۳۱﴾و الْمَارِقِينَ مِنْ وِلَايَتِكُمْ، وَ الْغَاصِبِينَ لِإِرْثِكُمْ، وَ الشَّاكِينَ فِيكُمْ، وَ الْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ، وَمِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ، وَ كُلِّ مُطَاعٍ سِوَاكُمْ،وَمِنَ الأَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ اِلَى النَّارِ،

﴿۳۲﴾ فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ اَبَداً مَا حَيِيتُ عَلٰى مُوَالَاتِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ دِينِكُمْ، وَ وَفَّقَنِي لِطَاعَتِكُمْ، وَ رَزَقَنِي شِفَاعَتَكُمْ، وَ جَعَلَنِي مِنْ خِيَارِ مَوَالِيكُمْ، اَلتَّابِعِينَ لِمَادَعَوتُمْ اِلَيْهِ،

﴿۳۳﴾وَ جَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ آثَارَكُمْ، وَ يَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ، وَ يَهْتَدِي بِهُدٰيكُمْ، وَ يُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ، وَ يُكَرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ، وَ يُمَلَّكُ فِي

دَوْلَتِكُمْ، وَ يُشَرَّفُ فِي عَافِيَتِكُمْ، وَ يُمَكَّنُ فِي اَيَّامِكُمْ، وَ تَقِرُّ عَيْنُهُ غَداً بِرُؤْيَتِكُمْ،

﴿٣٤﴾ بِاَبِي اَنْتُمْ وَ اُمِّي وَ نَفْسِي وَ اَهْلِي وَ مَالِي، مَن اَرَادَ اللّٰهَ بَدَءَ بِكُمْ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ، وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ، مَوَالِيَّ لاَ اُحْصِي ثَنَائَكُمْ، وَ لاَ اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ، وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ،

﴿٣٥﴾ وَ اَنْتُمْ نُورُ الاَخْيَارِ، وَ هُدَاةُ الاَبْرَارِ، وَ حُجَجُ الْجَبَّارِ، بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ، وَ بِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الاَرْضِ اِلاَّ بِاِذْنِهِ، وَ بِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ، وَ يَكْشِفُ الضُّرَّ، وَ عِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ، وَهَبَطَتْ بِهِ مَلاَئِكَتُهُ، وَ اِلَى جَدِّكُمْ بُعِثَ الرُّوحُ الاَمِينُ،

اور اگر زیارت امیر المومنین علیہ السلام ہے تو بجائے وِاِلَى جَدِّكُمْ کے وَ اِلَى اَخِيكَ کہے۔

﴿٣٦﴾ آتَاكُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ، طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطَاعَتِكُمْ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ، وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ،

﴿٣٧﴾ وَ اَشْرَقَتِ الاَرْضُ بِنُورِكُمْ، وَ فَازَ الْفَائِزُونَ بِوِلاَيَتِكُمْ، بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ، وَ عَلَى مَنْ جَحَدَ وِلاَيَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ،

﴿٣٨﴾ بِاَبِي اَنْتُمْ وَ اُمِّي وَ نَفْسِي وَ اَهْلِي وَ مَالِي، ذِكْرُكُمْ فِي

الذّاكِرِينَ، وَ اَسْمٰاؤُكُمْ فِى الاَسْمٰاءِ، وَ اَجْسٰادُكُمْ فِى الاَجْسٰادِ، وَ اَرْوٰاحُكُمْ فِى الاَرْوٰاحِ، وَ اَنْفُسُكُمْ فِى النُّفُوسِ، وَ آثٰرُكُمْ فِى الاٰثٰارِ، وَ قُبُورُكُمْ فِى الْقُبُورِ،

﴿۳۹﴾ فَمٰا اَحْلٰى اَسْمٰائَكُمْ، وَ اَكْرَمَ اَنْفُسَكُمْ، وَ اَعْظَمَ شَاْنَكُمْ، وَ اَجَلَّ خَطَرَكُمْ، وَ اَوْفىٰ عَهْدَكُمْ، وَ اَصْدَقَ وَعْدَكُمْ، كَلاٰمُكُمْ نُورٌ، وَاَمْرُكُمْ رُشْدٌ، وَ وَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى، وَ فِعْلُكُمُ الْخَيْرُ، وَ عٰادَتُكُمُ الاِحْسٰانُ، وَ سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ، وَ شَاْنُكُمُ الْحَقُّ وَ الصِّدْقُ وَ الرِّفْقُ، وَ قَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَ حَتْمٌ، وَ رَاْيُكُمْ عِلْمٌ وَ حِلْمٌ وَ حَزْمٌ،

﴿۴۰﴾ اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهُ، وَ اَصْلَهُ وَ فَرْعَهُ، وَ مَعْدِنَهُ وَ مَاْوٰيهُ وَ مُنْتَهٰاهُ، بِاَبِى اَنْتُم وَ اُمِّى وَ نَفْسِى، كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنٰائِكُمْ، وَ اُحْصِى جَمِيلَ بَلاٰئِكُمْ، وَ بِكُمْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ، وَ فَرَّجَ عَنّٰا غَمَرٰاتِ الْكُرُوبِ، وَ اَنْقَذَنٰا مِنْ شَفٰا جُرُفِ الْهَلَكٰاتِ وَ مِنَ النّٰارِ،

﴿۴۱﴾ بِاَبِى اَنْتُمْ وَ اُمِّى وَ نَفْسِى، بِمُوٰالاٰتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعٰالِمَ دِينِنٰا، وَ اَصْلَحَ مٰا كٰانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيٰانٰا، وَ بِمُوٰالاٰتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ، وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ، وَ ائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ، وَ بِمُوٰالاٰتِكُمْ تُقْبَلُ الطّٰاعَةُ الْمُفْتَرِضَةُ،

﴿۴۲﴾ وَ لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوٰاجِبَةُ، وَالدَّرَجٰاتُ الرَّفِيعَةُ، وَ الْمَقٰامُ الْمَحْمُودُ، وَالْمَكٰانُ الْمَعْلُومُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ الْجٰاهُ الْعَظِيمُ، وَ الشَّاْنُ الْكَبِيرُ، وَ الشَّفٰاعَةُ الْمَقْبُولَةُ،

﴿۴۳﴾ رَبَّنٰا آمَنّٰا بِمٰا اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُولَ، فَاكْتُبْنٰا مَعَ الشّٰاهِدِينَ،

رَبَّنا لا تُزِغْ قُلُوبَنا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنا، وَ هَبْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهّابُ، سُبْحانَ رَبِّنا اِنْ كانَ وَعْدُ رَبِّنا لَمَفْعُولاً، يا وَلِيَّ اللّٰهِ،

اور اگر سب اماموں کا قصد کیا ہو تو بجائے يا وَلِيَّ اللّٰهِ کے يا اَوْلِياءَ اللّٰه کہو۔

﴿٤٤﴾اِنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ذُنُوبًا لا يَاْتِي عَلَيها اِلاَّ رِضاكُمْ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلى سِرِّهِ، وَ اسْتَرْعاكُمْ اَمْرَ خَلْقِهِ، وَقَرَنَ طاعَتَكُمْ بِطاعَتِهِ، لَمّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوبِي، وَ كُنْتُمْ شُفَعآئِي، فَاِنِّي لَكُمْ مُطِيعٌ،

﴿٤٥﴾مَنْ اَطاعَكُمْ فَقَدْ اَطاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَحَبَّكُمْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ، وَمَنْ اَبْغَضَكُمْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعاءَ اَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ الاَخْيارِ، الأَئِمَّةِ الاَبْرارِ، لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعائِي،

﴿٤٦﴾فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي اَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعارِفِينَ بِهِمْ وَ بِحَقِّهِمْ، وَ فِي زُمْرَةِ الْمَرْحُومِينَ بِشَفاعَتِهِمْ، اِنَّكَ اَرْحَمُ الرّاحِمِينَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطّاهِرِينَ، وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ۔[1]

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ، ج ۲، ص ۳۷۰، ح ۲، س ۱۶۲۵ ۲۱، ب ۲۲۵؛ تہذیب، ج ۶، ب ۴۶، ص ۹۵، ح ۱ (۱۷۷)؛ بحار، ج ۹۹، ص ۱۲۷، ح ۴، ب ۸ کتاب المزار۔

(۱)۔ سلام آپ پر اے نبوت کے اہلبیت اور رسالت کے مقام اور منزل ملائکہ اور مقام وحی اور رحمت کے معدن اور علم کے خزینہ دار او حلم کے انتہائی مقام اور کرم کے اصول اور امتوں کے قائد اور اولیاء نعمت،

(۲)۔ اور ارکان ابرار اور نیکوں کے منزل اعتماد، اور بندوں کے قائد اور شہروں کے ارکان اور ایمان کے دروازے اور رحمان کے ایمن اور نبیوں کے فرزند اور مرسلین کے برگزیدہ اور رب العالمین کے نیک بندوں کی عترت۔

(۳)۔(اور اللہ کی رحمت و برکات) سلام ہو ہدایت کے ائمہ پر اور تاریکیوں کے چراغ پر اور تقویٰ کی نشانیوں پر اور بزرگ عقل مندوں پر اور صاحبان عقل پر اور مخلوق عالم کی پناہ اور انبیاء کے وارثوں پر اور مثل بزرگ الٰہی پر اور دعوت حسنیٰ پر اور اللہ کی محبتوں پر دنیا و آخرت کے لوگوں پر اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

(۴)۔ سلام اللہ کی معرفت کے مقامات اور برکت خدا کی منزلوں اور حکمت خدا کے معادن اور راز خدا کے محافظوں اور کتاب خدا کے حاملوں اور نبی خدا کے وصیوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی ذریت پر اور اللہ کی رحمت و برکات ہو۔

(۵)۔سلام اللہ کی طرف دعوت دینے والوں پر اور مرضی خدا کی طرف رہنمائی کرنے والوں پر اور امر خدا پر ثابت قدم رہنے والوں پر اور محبت خدا میں مکمل لوگوں پر اور توحید خدا کے مخلصین اور اللہ کے امر و نہی کے ظاہر کرنے والوں اور اس کے باعزت بندوں پر جو اس کے حکم پر سبقت نہیں کرتے اور جو اس کے حکم پر عمل کرتے رہتے ہیں اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

(۶)۔ سلام ان ائمہ پر جو داعی، قائد اور ہادی، سردار، حاکم، حامی اور اہل ذکر اور اولوالامر اور بقیۃ اللہ اور خیرۃ اللہ اور خدا کے گروہ، اسکے علم کے صندوق اور اس کی حجت اور اس کے صراط اور اس کے نور اور اس کے برہان ہیں اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

(۷)۔میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے جیسا کہ خدا نے اپنے لئے خود گواہی دی ہے اور اس کے لئے ملائکہ اور اس کی مخلوق میں سے علم والوں نے گواہی دی ہے کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے خدا کے، وہ غالب حکمت والا ہے

(۸)۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے منتخب بندے اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں جن کو اس نے بھیجا ہے ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے

ساتھ کہ اسکے دین کو تمام دینوں پر غالب کردے چاہے مشرک ناپسند کریں۔

(۹)۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب ائمہ ہادی اور مہدی اور معصوم، مکرم، مقرب، متقی اور صادق ہیں اللہ کے مطیع، اس کے امر کے قائم کرنے والے اس کے ارادہ پر عامل اور اس کی کرامت سے فائز ہیں۔

(۱۰)۔ اس نے آپ کو اپنے علم سے مصطفیٰ کیا ہے اور اپنے علم غیب کے لئے آپ کو پسند کیا ہے اور آپ کو اپنے راز کے لئے اختیار کیا ہے اور اپنی قدرت سے منتخب کیا ہے اور آپ کو عزت دی ہے اپنی ہدایت سے اور آپ کو اپنی دلیل سے مخصوص کیا ہے اور اپنے نور سے برگزیدہ کیا ہے اور آپ کی مدد کی ہے اپنی روح سے،

(۱۱)۔ اور آپ سے راضی ہوا اپنی زمین میں خلیفہ بنا کر اور مخلوق پر محبت بنا کر اور اپنے دین کا مددگار بنا کر اور اپنے راز کا محافظ اور علم کا خزینہ دار اور اپنی حکمت کا امین بنا کر اور اپنی وحی کا ترجمان اور توحید کا رکن اور اپنی مخلوق پر گواہ بنا کر اور اپنے بندوں کے لئے رہنما اور اپنے شہروں میں علامت روشن اور اپنے صراط کے لئے رہنما بنا کر،

(۱۲)۔ آپ کو خدا نے لغزشوں سے معصوم اور فتنوں سے محفوظ اور برے اخلاق سے پاک و پاکیزہ بنا دیا ہے اور آپ سے رجس کو دور رکھا ہے اور آپ

کو ویسا پاک و پاکیزہ رکھا ہے جو پاکیزگی کا حق ہے پس آپ نے خدا کی جلالت کو عظمت کے ساتھ یاد کیا اور اس کی شان کبریائی کو دیکھا اور اس کے کرم و مجد کو پہچانا اور اس کے ذکر کو دوام عطا کیا اور اس کے عہد پر ثابت قدم رہے اور اس کی اطاعت کی گرہ کو مستحکم باندھا اور راہ خدا کی نصیحت کی ظاہر میں اور مخفی طریقہ سے۔

(۱۳)۔اور آپ نے راہِ خدا کی طرف بلایا حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور آپ نے اپنے نفس کو صرف کر دیا اس کی مرضی کی راہ میں اور آپ نے صبر کیا ہر اس مصیبت پر جو راہ خدا میں پہنچی اور آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور نہی عن المنکر کیا اور راہِ خدا میں ایسا جہاد کیا جو حقّ جہاد ہے۔

(۱۴) یہاں تک کہ آپ نے خدا کی دعوت کو ظاہر کر دیا اور فرائض کو واضح کر دیا اور حدود کو قائم کیا اور اس کے احکام کی شریعتوں کو پھیلایا اور اس کی سنتوں کو رائج کیا اور اس بارے مین آپ رضائے پروردگار تک پہنچ گئے اور قضا کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور آپ نے تصدیق کی گزرے ہوئے رسولوں کی۔

(۱۵) پس جو آپ کے طریقہ سے بہک گیا وہ دین خدا سے خارج ہو گیا اور

جو آپ کی امر کا پابند رہا وہ آپ سے ملحق ہو گیا اور آپ کے حق میں تقصیر کرنے والا مٹ جانے والا ہے اور حق آپ کے ساتھ، آپ کے درمیان اور آپ سے اور آپ کی طرف ہے اور آپ اہل حق و معدن حق ہیں اور میراث نبوت آپ کے پاس ہے اور مخلوق کا لوٹنا آپ کی طرف ہے اور ان کا حساب آپ کے ذمہ ہے اور فصل خطاب (حق و باطل کا فیصلہ) آپ کے پاس ہے اور اللہ کی آیتیں آپ کے پاس ہیں اور اللہ کے عزائم آپ کے پاس ہیں اور اس کا نور و برہان آپ کے پاس ہے اور اس کا امر آپ کی طرف ہے

(۱۶) جس نے آپ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے آپ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے آپ کو چاہا اس نے خدا کو چاہا اور جس نے آپ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور جس نے آپ سے وابستگی اختیار کی اس نے خدا سے وابستگی اختیار کی۔

(۱۷) آپ صراط مستقیم ہیں اور اس دارِ فانی کے گواہ ہیں اور دارِ بقا کے شفاعت کرنے والے ہیں اور رحمت سرمدی اور آیت مخزونہ اور امانت محفوظہ ہیں اور وہ دروازہ ہیں جس کے ذریعہ لوگوں کا امتحان لیا جاتا

ہے۔

(۱۸) جو آپ کے پاس آ گیا اس نے نجات پائی اور جو نہ آیا ہلاک ہو گیا۔
آپ خدا کی طرف بلاتے ہیں اور اسی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور
اسی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور اسی
کے امر پر عمل کرتے ہیں اور اسی کے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہیں
اور اسی کے کلام کے مطابق حکم کرتے ہیں۔

(۱۹) وہ نیک بخت ہے جس نے آپ سے محبت کی اور وہ ہلاک ہو گیا جس
نے دشمنی کی اور وہ نقصان میں رہا جس نے انکار کیا اور گمراہ ہوا جس
نے آپ سے جدائی کی اور جو متمسک ہوا کامیاب ہو گیا اور جس نے
آپ کی پناہ لی وہ محفوظ ہو گیا اور سالم ہوا اور جس نے آپ کی تصدیق
کی ہدایت پائی اور جس نے آپ سے رابطہ استوار کیا

(۲۰) اور جس نے آپ کا اتباع کیا پھر جنّت اس کی منزل ہے اور جس نے
مخالفت کی جہنم اس کا ٹھکانا ہے اور جس نے آپ کا انکار کیا وہ کافر ہے
اور جس نے آپ سے جنگ کی وہ مشرک ہے اور جس نے آپ کے
حکم کو رد کیا وہ جہنم کے پست طبقہ میں ہے۔

(۲۱) میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مقام ہمیشہ آپ کے لئے سابق میں اور لاحق

میں رہا ہے اور آپ کی روحیں اور آپ کے نور اور آپ کی طینت ایک ہے پاکیزگی اور طہارت میں بعینہ ایک دوسرے کی طرح ہیں۔ خدا نے آپ کو نور کی صورت میں پیدا کیا۔ پس آپ کو اعراف عرش میں قرار دیا یہاں تک کہ اس نے آپ کے ذریعہ ہم پر احسان کیا۔

(۲۲) پس آپ کو قرار دیا ایسے گھر میں جس کی بلندی کا حکم دیا گیا ہے اور جس میں اس کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے اور ہمارے درود کو آپ پر اور اس محبت کو جس سے ہم کو مخصوص کیا ہے قرار دیا ہے ہماری فطرت کی نیکی اور ہمارے نفس کی پاکیزگی کے لئے اور ہمارے تزکیہ کے لئے اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے۔ پس ہم خدا کے نزدیک آپ کی فضیلتوں کے تسلیم کرنے والے اور آپ کی تصدیق کے لئے مشہور ہو گئے۔

(۲۳) پس خدا نے آپ کو اہل کرامت کا شریف ترین مقام اور مقربین کی اعلیٰ منزل اور مرسلین کا بلند ترین درجہ عطا کیا کہ اس درجہ تک کوئی بعد میں نہ پہنچ سکا اور اس سے بلند مرتبہ تک کسی کے لئے راہ نہیں ہے اور اس تک کوئی پہلے بھی نہیں پہنچا۔

(۲۴) اور اس مقام کے پانے کی کوئی لالچ بھی نہیں کرتا ہے، یہاں تک کہ کوئی

مقرّب ملک باقی نہیں رہا اور نہ نبی مرُسل اور نہ صدیق اور نہ شہید اور نہ عالم اور نہ جاہل نہ پست اور نہ بلند اور نہ مومن صالح اور نہ فاجر بدبخت اور نہ سرکش جابر اور نہ نافرمان شیطان اور نہ کوئی مخلوق ان کے درمیان۔

(۲۵) مگر یہ کہ خدا نے ان کو آپ کے امر کی جلالت اور آپ کی عظمتِ قدر اور آپ کی جلالتِ شان اور آپ کے نورِ تمام اور نیک مقام اور آپ کے مقام کے ثبات اور شرافتِ مرتبہ اور منزلت اور آپ کی کرامت کو جو نزد خدا ہے اور آپ کے بارگاہِ خدا میں اختصاص کو اور آپ کے قرب منزلت کو پہچوا نہ دیا ہو۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور میرے اہل و مال اور خاندان والے قربان ہوں۔

(۲۶) میں خدا کو اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں اور جس پر آپ ایمان لائے اس پر بھی ایمان ہے۔ آپ کے دشمنوں کا اور جس سے آپ نے انکار کیا اس کا منکر ہوں۔ آپ کی جلالت شان اور آپ کے مخالف کی گمراہی کا معترف ہوں۔ آپ کا اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور ان سے عداوت رکھتا ہوں۔ اس سے میری صلح ہے جس سے آپ کی صلح ہے

اور جس سے آپ کی جنگ ہے اس سے میری جنگ ہے۔

(۲۷) جس کو آپ نے حق سمجھا ہے ہم نے بھی حق جانا ہے اور جس کو آپ نے باطل جانا ہے اسے ہم نے بھی باطل کہا ہے۔ آپ کا مطیع ہوں آپ کے حق کا معترف ہوں، آپ کے فضل کا اقرار کرتا ہوں آپ کے علم کا حامل ہوں اور آپ کے عہدِ ولایت سے وابستہ ہوں، آپ کا معترف ہوں، آپ کی واپسی پر ایمان رکھتا ہوں آپ کی رجعت کی تصدیق کرنے والا ہوں۔ آپ کے امر کا منتظر ہوں، آپ کی حکومت کے لئے چشم براہ ہوں آپ کے قول کا قبول کرنے والا ہوں، آپ کے امر پر عامل ہوں۔

(۲۸) آپ کی بارگاہ میں پناہ چاہنے والا ہوں، آپ کا زائر ہوں آپ کی قبر کی پناہ میں ہوں، اللہ کی بارگاہ میں آپ کے ذریعہ شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے ذریعہ اس کی بارگاہ سے تقرب کا طلب گار ہوں اور آپ کو اپنی طلب اور حاجت اور ارادہ کے آگے کرنے والا ہوں۔ تمام حالات اور تمام امور میں۔

(۲۹) آپ کے ظاہر و باطن پر ایمان لانے والا ہوں اور غائب و حاضر پر ایمان رکھتا ہوں اور اوّل و آخر پر ایمان لانے والا ہوں اور تمام کے

تمام امور کو آپ کی جانب سپرد کرنے والا ہوں اور آپ کے ساتھ اس میں سر تسلیم کو خم کرنے والا ہوں اور میرا دل آپ کے لئے جھکا ہوا ہے اور میری رائے آپ کے تابع ہے اور میری مدد آپ کے لئے حاضر ہے یہاں تک کہ آپ کے ذریعہ خدا اپنے دین کو زندہ کردے اور آپ کو اپنے دنوں میں واپس لائے اور آپ کو غالب کردے اپنی عدالت کے لئے۔

(۳۰) اور آپ کو قدرت عطا کرے اپنی زمین میں، تو ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے ساتھ نہ کہ آپ کے غیر کے ساتھ۔ میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کے آخری فرد سے اسی طرح دوستی کی جس طرح پہلے فرد سے اور آپ کے دشمنوں سے برائت کر کے اللہ کی طرف آ گیا اور جبت و طاغوت اور شیاطین اور ان کے گروہوں سے جو آپ پر ظلم کرنے والے ہیں اور آپ کے حق کے منکر ہیں،

(۳۱) اور آپ کی ولایت سے خارج ہیں اور آپ کی وراثت کے غاصب ہیں اور آپ کے بارے میں شک کرنے والے ہیں، آپ سے منحرف ہیں اور میں بری ہوں آپ کے علاوہ تمام وسیلوں سے اور آپ کے علاوہ تمام پیشواؤں سے اور ان اماموں سے جو جہنم کی جانب دعوت دیتے

ہیں،

(۳۲) پس خداوند عالم مجھ کو ثابت قدم رکھے جب تک میں زندہ رہوں آپ کی ولایت اور آپ کی محبت اور آپ کے دین پر اور مجھ کو توفیق عنایت کرے آپ کی اطاعت کی اور مجھ کو آپ کی شفاعت کا رزق دے اور مجھ کو آپ کے اچھے دوستوں میں قرار دے جو اس کا اتباع کرنے والے ہوں جن کی طرف آپ نے بلایا،

(۳۳) اور مجھ کو قرار دے ان میں سے جو آپ کے آثار کے ساتھ رہے اور آپ کی راہ پر چلے اور آپ کی ہدایت سے ہدایت حاصل کی اور قیامت میں آپ کے ساتھ محشور ہوں گے اور آپ کی رجعت میں دنیا میں آئیں گے اور آپ کی حکومت میں سلطنت کریں گے اور شرف عافیت میں رہیں گے اور آپ کی بادشاہت میں با اقتدار رہیں گے اور جن کی آنکھ آپ کے دیدار سے ٹھنڈی ہوگی،

(۳۴) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور میرے اہل و مال سب یقیناً جس نے اللہ کا ارادہ کیا اس نے آپ سے شروع کیا اور جس نے اللہ کو ایک جانا اس نے آپ کی تعلیم کو قبول کیا اور جس نے خدا کا قصد کیا وہ آپ کے ذریعہ متوجہ ہوا۔ اے ہمارے پیشوا آپ کی تعریف کا احصا

نہیں ہوسکتا اور میں مدح میں آپ کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ توصیف کرنے میں آپ کی قدر ومنزلت تک پہنچ سکتا ہوں،

(۳۵)اور آپ نیکوں کے نور اور نیکوں کے ہادی ارو خدائے جبار کی حجت ہیں آپ ہی کے ذریعہ خدا نے عالم کو شروع کیا ہے اور آپ ہی پر ختم کرے گا اور آپ کی وجہ سے بارش نازل کرتا ہے اور آپ کی وجہ سے آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر نہ پڑے مگر اس کی اجازت سے اور آپ ہی کی وجہ سے غم دور ہوتا ہے اور تکلیف ختم ہوتی ہے اور آپ کے پاس وہ سب کچھ ہے جسے خدا کے نمائندے لائے ہیں یا ملائکہ لے کر نازل ہوئے ہیں ،اور آپ کے جد کی طرف سے ملا ہے روح الامین نازل ہوئے۔

(۳۶) خدا نے آپ کو وہ مقام عطا کیا ہے جو عالمین میں سے کسی کو نہیں عطا کیا۔ ہر شریف نے آپ کے شرف کے سامنے گردن جھکا دی اور ہر متکبر نے آپ کی اطاعت کے آگے سر جھکا دیا اور ہر جابر نے آپ کے فضل کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور ہر چیز آپ کے لئے فروتن ہو گئی،

(۳۷)اور زمین چمکی آپ کے نور سے اور کامیاب ہونے والے کامیاب

ہوئے آپ کی ولایت سے۔آپ کے ذریعہ مرضی خدا تک پہنچا جاتا ہے اور جس نے آپ کی ولایت سے انکار کیا اس پر اللہ کا غضب ہے،

(۳۸) میرے ماں باپ قربان ہوں اور نفس و اہل و مال سب قربان ہوں۔ آپ کا ذکر ذکر کرنے والوں میں ہے اور آپ کا نام نامی تمام ناموں میں ہے اور آپ کا جسد پاک تمام جسموں میں ہے اور آپ کی روح پاک تمام روحوں میں ہے اور آپ کا نفس تمام نفوس میں ہے۔اور آپ کے آثار تمام آثار میں ہیں اور آپ کی قبریں تمام قبروں میں ہیں۔

(۳۹) تو آپ کا نام کتنا شیریں اور آپ کا نفس کتنا کریم اور آپ کی شان کتنی عظیم اور آپ کی قدر و منزلت کتنی جلیل اور آپ کا عہد کتنا وفا سے متصل اور آپ کا وعدہ کتنا سچا ہے۔آپ کا کلام نور ہے اور آپ کا امر ہدایت ہے اور آپ کی وصیت تقویٰ ہے اور آپ کا فعل خیر ہے آپ کی عادت احسان ہے اور آپ کی فطرت کرم ہے اور آپ کی حالت حق و صداقت اور مہربانی ہے اور آپ کا قول حکم حتمی ہے اور آپ کی رائے علم، بردباری اور دوراندیشی ہے۔

(۴۰) اگر خیر کا تذکرہ کیا جائے تو آپ اس کی ابتدا، اصل، فرع، معدن،

مرکز اور منتہیٰ ہیں۔ میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان، میں کیوں کر آپ کی بہترین تعریف کرسکتا ہوں اور شئونِ جمیلہ کا احصاء کرسکتا ہوں در آں حالیکہ آپ کی وجہ سے اللہ نے ہم کو ذلت سے نکالا اور ہم کو غموں کی شدت سے دور رکھا اور ہم کو ہلاکتوں کی وادی اور جہنم کی آگ سے نجات دی۔

(۴۱) میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان۔ آپ کی ولایت کے ذریعہ اللہ نے ہم کو حقائق دین کو سکھایا اور ہماری دنیا کے فاسد امور کی اصلاح کی اور آپ کی ولایت کے ذریعہ ہمارا کلمہ مکمل ہوا۔ اور نعمت عظیم ہوئی اور پراکندگی میں اجتماع آیا اور آپ کی ولایت کے ذریعہ واجب اطاعت قبول کی جاتی ہے،

(۴۲) اور آپ کے لئے واجب مودت اور درجات رفیعہ اور مقام محمود اور خدا کے نزدیک معلوم جگہ ہے اور عظیم جاہ و جلال اور بڑی شان اور مقبول شفاعت ہے،

(۴۳) میرے پروردگار ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل کیا اور ہم نے رسول کا اتباع کیا تو ہم کو گواہوں میں لکھ دے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ ہونے دینا اور ہم کو اپنے

پاس سے رحمت عطا کرنا کہ تو ہی رحمت کا عطا کرنے والا ہے۔
ہمارا رب پاک و پاکیزہ ہے ہمارے رب کا وعدہ حتما پورا ہونے والا ہے۔

(۴۴) اے خدا کے ولی میرے اور خدائے عزوجل کے درمیان وہ گناہ ہیں جو سوائے آپ کی رضا مندی کے محو نہیں ہو سکتے تو اس ذات کے حق کا واسطہ جس نے آپ کو اپنے راز کا امین بنایا اور بندوں کے امور کا سرپرست بنایا اور آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملا دیا کہ آپ میرے گناہوں کے لئے بخشش طلب کریں اور آپ میرے شفیع ہو جائیں میں دل سے، آپ کا مطیع ہوں،

(۴۵) اور جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے آپ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی اور جس نے آپ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا، خدایا اگر میں محمد اور ان کے اہل بیت اطہار، ائمہ ابرار سے زیادہ قریب شفیع پالیتا تو انہیں شفیع قرار دیتا،

(۴۶) اب ان کے اس حق کا واسطہ دے کر جس کو تو نے اپنے اوپر لازم کیا ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو ان کے پہچاننے والوں میں قرار دے اور ان کے حق کے پہچاننے والوں میں اور ان کے گروہ میں جو ان کی شفاعت سے رحمت پا چکے ہیں ۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور اللہ کا درود ہو محمد اور ان کی آل پاک پر اور زیادہ سلام ہو اور ہمارے لئے خدا کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے۔

(۸) فضیلتِ زیارت عاشورا

﴿حدیث نمبر:202﴾

جناب جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں روزِ عاشورہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے فرمایا:

هٰؤُلَاءِ زُوَّارُ اللّٰهِ وَ حَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ مَنْ بَاتَ عِنْدَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ عَاشُوْرَاء لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَطَّخًا بِدَمِهٖ كَاَنَّمَا قُتِلَ مَعَهٗ فِي

عَرُصَتِهٖ ۔ [1]

وہ لوگ زوّار خدا ہیں اور اللہ تعالی پر لازم ہے کہ اپنے زائر کا اکرام کرے اور شب عاشور جس نے قبر امام حسین علیہ السلام پر شب بیداری کی ہو وہ روزِ قیامت اپنے خون میں غلطاں کی صورت میں خداوند عالم سے ملاقات کرے گا گویا کہ وہ کربلا میں خود امامؑ کے ساتھ شہید ہوا ہے۔

﴿حدیث نمبر:203﴾

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنُ زَارَ قَبُرَ الُحُسَيُنِ عَلَيُهِ السَّلَامُ لِيَوم عَاشُورَاء وَبَاتَ عَنُدَهُ كَانَ كَمَنِ اسُتَشُهَدَ بَيُنَ يَدَيُهِ ۔ [2]

عاشور کے دن جس نے قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اور قبر پر بیتوتہ کیا ہو تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے امام کے سامنے شہادت پائی ہے۔

---

[1] کامل الزیارات، ص۳۲۳ ب۷۱ ح۱(۵۴۸)؛ بحار ج ۹۸، ص۱۰۴، ح۷، ب۳۱ کتاب مزار

[2] کامل الزیارات، ص۳۲۳، ب۷۱، ح۲(۵۴۹)؛ بحار، ج ۹۸، ص۱۰۴، ح۷، ب۳۱۔

﴿حدیث نمبر:204﴾

جناب حریز نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مَنْ زَارَ الْحُسَیْنَ یَومَ عَاشُورَاء وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

جس نے عاشور کے دن زیارت امام حسین علیہ السلام کی تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔

﴿حدیث نمبر:205﴾

زید شحّام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کرتا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلِیْهِ السَّلَامُ عَارِفًا بِحَقِّهِ کَانَ کَمَنْ زَارَ اللهَ فِی عَرْشِهٖ ۔[1]

جس نے معرفت کے ساتھ قبر حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے عرش الٰہی میں خدا کی زیارت کی ہے۔

---

[1] کامل الزیارات، ص۳۲۴، ب۷۱، ح۴ (۵۵۱)؛ تہذیب الاحکام، ج۶، ص۵۱، ح۳۵ (۱۲۰).

﴿زیارتِ عاشورا﴾

﴿حدیث نمبر:206﴾

﴿۱﴾۔ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ،اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ،اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ،وَابْنَ سَيِّدِالْوَصِيِّينَ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ،

﴿۲﴾۔ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يَا ثَارَاللّٰهِ وَبْنَ ثَارِهِ،وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ،اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِى حَلَّتْ بِفِنَائِكَ،عَلَيْكُمْ مِنِّى جَمِيعًا سَلاٰمُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ،

﴿۳﴾۔ يَااَبَاعَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ،وَجَلَّتْ وَ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَ عَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ الْاِسْلاٰمِ،وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتْ مُصِيبَتُكَ فِى السَّمٰوَاتِ،عَلٰى جَمِيعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ،

﴿۴﴾۔ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ،وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ ، وَ اَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِى رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا،وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ،

﴿۵﴾۔ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِينَ لَهُمْ بِالتَّمْكِينِ مِنْ قِتَالِكُمْ،بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ وَ اَوْلِيَائِهِمْ، يَا اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ اِنِّى سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ،وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

﴿۶﴾۔ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ،وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِى اُمَيَّةَ قَاطِبَةً،وَ

لَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجانَةَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَبْنَ سَعْدٍ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ شِمْراً، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَ اَلْجَمَتْ وَ تَنَقَّبَتْ لِقِتالِكَ،

﴿۷﴾ - بِاَبی اَنْتَ وَ اُمّی، لَقَدْ عَظُمَ مُصابی بِكَ، فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذی اَكْرَمَ مَقامَكَ وَ اَكْرَمَنی بِكَ، اَنْ يَرْزُقَنی طَلَبَ ثارِكَ مَعَ اِمامٍ مَنْصُورٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ،

﴿۸﴾ - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنی عِنْدَكَ وَجيهاً بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ فِی الدُّنْيا وَ الْاٰخِرَةِ، يا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنّی اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ وَ اِلٰی رَسُولِهِ، وَاِلٰی اَميرِالْمُؤْمِنينَ وَ اِلٰی فاطِمَةَ، وَ اِلَی الْحَسَنِ وَ اِلَيْكَ بِمُوالاتِكَ،

﴿۹﴾ - وَبِالْبَراءَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَساسَ ذٰلِكَ، وَ بَنٰی عَلَيْهِ بُنْيانَهُ، وَ جَرٰی فی ظُلْمِهِ وَ جَوْرِهِ عَلَيْكُمْ، وَعَلٰی اَشْياعِكُمْ، بَرِئْتُ اِلَی اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ، ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوالاتِكُمْ وَ مُوالاةِ وَلِيِّكُمْ،

﴿۱۰﴾ وَبِالْبَراءَةِ مِنْ اَعْدائِكُمْ وَ النّاصِبينَ لَكُمُ الْحَرْبَ، وَبِالْبَراءَةِ مِنْ اَشْياعِهِمْ وَ اَتْباعِهِمْ، اِنّی سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ ، وَ وَلِیٌّ لِمَنْ والاكُمْ، وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداكُمْ،

﴿۱۱﴾ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذی اَكْرَمَنی بِمَعْرِفَتِكُمْ وَ مَعْرِفَةِ اَوْلِيائِكُمْ، وَرَزَقَنِی الْبَراءَةَ مِنْ اَعْدائِكُمْ، اَنْ يَجْعَلَنی مَعَكُمْ فِی الدُّنْيا وَ الْاٰخِرَةِ، وَ اَنْ يُثَبِّتَ لی عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِی الدُّنْيا وَ الْاٰخِرَةِ،

﴿۱۲﴾ وَاَسْئَلُهُ اَنْ يُبَلِّغَنِی الْمَقامَ الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ، وَ اَنْ يَرْزُقَنی طَلَبَ ثاری مَعَ اِمامٍ هُدیً ظاهِرٍ ناطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ،

﴿۱۳﴾ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَكُمْ عِنْدَهُ، اَنْ یُعْطِیَنِیْ بِمُصَابِیْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا یُعْطِیْ مُصَاباً بِمُصِیْبَتِهِ، مُصِیْبَةً مَا اَعْظَمَهَا وَ اَعْظَمَ رَزِیَّتَهَا فِی الْاِسْلَامِ، وَفِیْ جَمِیْعِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ،

﴿۱٤﴾ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَ رَحْمَةٌ وَ مَغْفِرَةٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ مَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ،

﴿۱۵﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُوْ اُمَیَّةَ، وَابْنُ آكِلَةِ الْاَكْبَادِ، اَللَّعِیْنُ ابْنُ اللَّعِیْنِ، عَلٰی لِسَانِكَ وَ لِسَانِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ، فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَ مَوْقِفٍ وَقَفَ فِیْهِ نَبِیُّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ،

﴿۱٦﴾ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَاسُفْیَانَ وَ مُعٰوِیَةَ وَ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ، عَلَیْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَالْاٰبِدِیْنَ، وَهٰذَا یَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِیَادٍ وَ آلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ الْعَذَابَ،

﴿۱۷﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ ، وَ فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا وَ اَیَّامِ حَیَاتِیْ، بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ وَ اللَّعْنَةِ عَلَیْهِمْ، وَ بِالْمُوَالَاتِ لِنَبِیِّكَ وَ آلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ۔

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ کہے

﴿۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ آخِرَ

تَابِعٍ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِى جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ ،وَشَايَعَتْ وَ بَايَعَتْ وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعاً ،

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ کہے

﴿۱۹﴾ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ ، وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِى حَلَّتْ بِفِنَائِكَ ، عَلَيْكَ مِنِّى سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيتُ وَ بَقِىَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ ، وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّى لِزِيَارَتِكُمْ ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ،وَ عَلٰى عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ ، وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ ،

پھر کہے

﴿۲۰﴾ اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّى ، وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِىَ وَالثَّالِثَ وَالرَّابِعَ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ خَامِساً ، وَ الْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ شِمْراً ، وَ آلَ اَبِى سُفْيَانَ وَ آلَ زِيَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ،

پھر سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے

﴿۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيمِ رَزِيَّتِى ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُودِ ، وَ ثَبِّتْ لِى قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ ، اَلَّذِينَ بَذَلُوا

مُهَجُهُمْ دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ [۱]

(۱)۔ سلام آپ پر اے ابو عبداللہ سلام آپ پر اے فرزند رسول خداؐ سلام آپ پر اے فرزند امیر المومنین و فرزند سید الوصیین سلام آپ پر اے فرزند فاطمہ سیدۃ نساء عالمین۔

(۲)۔ سلام آپ پر اے انتقام خدا اور فرزند انتقام خدا اور وتر موتور اور سلام آپ پر اور ان روحوں پر جو آپ کے حرم مطہر میں موجود ہیں آپ سب پر میری طرف سے اللہ کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں اور رات و دن باقی ہیں۔

(۳)۔ اے ابو عبداللہ آپ کی شہادت سے تکلیف عظیم اور مصیبت جلیل ہے ہمارے اوپر اور تمام اہل اسلام پر اور آپ کی مصیبت عظیم و جلیل ہے آسمانوں میں تمام آسمان والوں پر۔

(۴)۔ خدا لعنت کرے اس امت پر جس نے ظلم کی بنیاد رکھی آپ کے اوپر اے اہل بیت اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپ کو آپ کے مرتبہ سے روکا اور آپ کو آپ کے درجہ سے دور رکھا جو خدا نے آپ سے مخصوص کیا تھا اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپ

---

[۱] مصباح المتہجد، ص۷۷۳، ح۲(۸۴۷)؛ مفاتیح نوین، ص۳۸۶۔

کو قتل کیا۔

(۵)۔اللہ کی لعنت ہوان لوگوں پر جنہوں نے آپ سے جنگ کرنے کی زمینہ ہموار کی۔ میں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف بری ہوں ان سب سے اور ان کے پیروؤں سے اور تابعین سے اور دوستوں سے اے ابوعبداللہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سے جنگ کی روز قیامت تک کے لئے،

(۶)۔اور خدا کی لعنت ہو آل زیاد اور آل مروان پر اور خدا کی لعنت ہو کل بنی امیہ پر اور اللہ کی لعنت ہو مرجانہ کے بیٹے پر اور خدا کی لعنت ہو عمر بن سعد پر اور خدا کی لعنت ہو شمر پر اور خدا کی لعنت ہو اس امت پر جس نے زین کسی، لگام لگائی، اور نقاب ڈالی آپ سے جنگ کے لئے۔

(۷)۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری مصیبت عظیم ہے آپ پر ظلم کی وجہ سے تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کے مقام کو مکرم کیا اور آپ کے واسطہ ہے مجھ کو مکرم کیا کہ وہ مجھ کو توفیق دے آپ کے خون کا بدلہ لینے کی اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے امام منصور کے ساتھ۔

(۸)۔خدایا مجھ کو اپنے پاس آبرومند قرار دے امام حسین علیہ السلام کے واسطہ

سے دنیا اور آخرت میں ۔ اے ابوعبداللہ میں اللہ کی طرف قربت چاہتا ہوں اور اس کے رسول کی طرف اور امیرالمومنین کی طرف اور فاطمہ کی طرف اور حسن کی طرف اور آپ کی طرف آپ کی دوستی کے واسطہ سے،۔

(۹)۔اور برائت کے ذریعہ ان سے جنہوں نے اس ظلم کی بنیاد رکھی اور اس پر اس کی عمارت قائم کی اور اس ظلم و جور کو جاری رکھا آپ سب پر اور آپ کے شیعوں پر میں بری ہوں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف ان سے اور اللہ کا تقرب چاہتا ہوں اور پھر آپ کا تقرب آپ کی محبت کے واسطہ سے اور آپ کے ولی کی محبت کے ذریعہ۔

(۱۰)۔اور آپ کے دشمنوں سے برائت کے ذریعہ اور آپ سے جنگ قائم کرنے والوں سے براءت کے ذریعہ اور ان کے شیعوں اور تابعین سے برائت کے ذریعہ میری صلح ہے اُس سے جس نے آپ سے صبح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سے جنگ کی اور دوست ہوں اس کا جو آپ کا دوست ہے اور دشمن ہوں اس کا جو آپ کا دشمن ہے،

(۱۱)۔ تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھ کو آپ کی معرفت سے مکرم کیا اور آپ کے اولیاء کی محبت سے اور مجھ کو آپ کے دشمنوں سے

برائت نصیب کی کہ وہ مجھ کو قرار دے آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اور قدم صدق کو میرے لئے آپ کے نزدیک ثابت کردے دنیا اور آخرت میں۔

(۱۲)۔اور میں سوال کرتا ہوں اس سے کہ وہ مجھ کو اس مقام محمود تک پہنچا دے جو آپ کا خدا کے نزدیک ہے اور مجھ کو انتقام طلب کرنے والا بنا دے امام ہادی ظاہر، حق کے ساتھ بولنے والے کے ساتھ۔

(۱۳) اور میں سوال کرتا ہوں آپ کے حق کے واسطہ سے اور اس شان کے واسطہ سے جو آپ کی خدا کی بارگاہ میں ہے کہ وہ مجھ کو عطا کرے آپ کی مصیبت میں بہترین جزا جو کسی مصیبت والے کو ملتی ہے ایسی مصیبت پر جو عظیم مصیبت اور تکلیف ہے اسلام میں اور تمام زمین و آسمان والوں میں۔

(۱۴) خدایا مجھ کو اس مقام میں ان میں سے قرار دے جن کو تیری طرف سے صلوات، رحمت اور مغفرت ملتی ہے۔ خدایا میری زندگی مثل حیات محمد و آل محمد قرار دے اور میری موت کو محمد و آل محمد کی موت کی طرح قرار دے۔

(۱۵) خدایا یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے روز برکت قرار دیا جگر خوارہ کے

بیٹے نے جو ملعون بن ملعون ہے تیری زبان پر اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان پر ہر مقام میں اور موقف میں جس میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے توقف کیا ہے۔

(۱۶) خدایا لعنت کر ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سب پر اپنی طرف سے وہ لعنت جو ہمیشہ کے لئے ہو اور یہ وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان امام حسین علیہ السلام کے قتل سے خوش ہوئیں۔ خدایا ان پر اپنی طرف سے لعنت میں زیادتی کر اور عذاب میں۔

(۱۷) خدایا میں تجھ سے قریب ہوتا ہوں اس دن اور اپنے اس موقف میں اور زندگی کے دنوں میں ان سے برائت کے ساتھ اور ان پر لعنت کے ساتھ اور تیرے نبی اور ان کی آل سے محبت کے ساتھ (نبی پر اور ان کی آل پر سلام ہو۔)

(۱۸) خدایا لعنت کر اس پہلے ظالم پر جس نے محمد وآل محمد پر ظلم کیا اور آخری اتباع کرنے والے ظالم پر۔ خدایا اس گروہ پر لعنت کر جس نے امام حسین سے جنگ کی اور پیروی کی بیعت کی اور اتباع کیا ان کے قتل پر خدایا ان سب پر لعنت کر۔

(۱۹) سلام آپ پر اے ابوعبداللہ اور ان روحوں پر جو آپ کی بارگاہ میں

مدفون ہیں آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ کے لئے جب تک میں باقی رہوں اور رات دن باقی رہیں اور خدا میری اس زیارت کو آپ کی آخری زیارت قرار نہ دے سلام حسینؑ پر اور علی بن حسین علیہما السلام پر اور اولاد حسینؑ اور اصحاب حسینؑ پر۔

(۲۰) خدایا مخصوص کر میری لعنت سے پہلے ظالم کو اور پہلے سے شروع کر پھر دوسرا پھر تیسرا اور چوتھا خدایا لعنت کر پانچویں نمبر پر یزید پر اور لعنت کر عبید اللہ بن زیاد مرجانہ کے بیٹے عمر بن سعد اور شمر اور آل ابوسفیان اور آل زیاد اور آل مروان پر روز قیامت تک۔

(۲۱) خدایا تیرے لئے حمد ہے شکر کرنے والوں کی حمد اور ان کی مصیبت پر خدا کے لئے حمد ہے میرے عظیم غم واندوہ پر خدایا مجھ کو امام حسین کی شفاعت نصیب کر، وارد ہونے کے دن، اور میرے لئے ثابت کر اپنے نزدیک قدم صدق کو امام حسین اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جنہوں نے راہ خدا میں جان دی امام حسین علیہ السلام کے پاس۔

﴿۹﴾ دعای کمیل بن زیاد علیہ الرحمہ

﴿حدیث نمبر: 207﴾

یہ مشہور و معروف دعاؤں میں سے ہے اور سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کی روایت کے مطابق جس کو سید کتاب اقبال الاعمال میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام امیرالمومنین علیہ السلام نے (اپنے اصحاب خاص) کمیل بن زیاد کو فرمایا یہ حضرت خضر علیہ السلام کی دعا ہے اگر اس کو یاد کی تو ہر شب جمعہ میں یا ہر مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک مرتبہ یا کم از کم پوری زندگی میں ایک مرتبہ پڑھے تو کافی ہے، دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے، گناہوں کی بخشش کے لئے اور رزق کا دروازہ کھولنے کے لئے بہت نفع بخش ہے۔[1]

﴿دعائے کمیل﴾

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِی وَسِعَتْ كُلَّ شَیءٍ، وَ بِقُوَّتِكَ الَّتِی قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَیءٍ، وَ خَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیءٍ، وَ ذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیءٍ، وَ بِجَبَرُوتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَیءٍ، وَ بِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا یَقُوْمُ لَهَا شَیْءٌ، وَ بِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَأَتْ كُلَّ شَیْءٍ، وَ بِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ عَلَا كُلَّ شَیْءٍ،

---

[1] اقبال، ج۳، ص۳۳۱، ب۹، ف۵۱؛ زاد المعاد، ص۶۰، ب۲، ف۴؛ مصباح المتہجد، ص۸۸۴.

﴿۲﴾۔ وَ بِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ، وَ بِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ بِعِلْمِكَ الَّذِيْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَضَآءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ، يَا نُوْرُ يَا قُدُّوْسُ، يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ، وَيَا آخِرَ الْاٰخِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ۔

﴿۳﴾۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَآءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِيْ تُنْزِلُ الْبَلَاءَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ، وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ اَخْطَاْتُهَا۔

﴿٤﴾۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَيكَ بِذِكْرِكَ، وَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى نَفْسِكَ، وَ اَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ، وَ اَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَكَ وَ اَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ، اَنْ تُسَامِحَنِي وَ تَرْحَمَنِي، وَ تَجْعَلَنِي بِقَسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا، وَ فِي جَمِيعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا۔

﴿٥﴾۔ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ، وَ اَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ، وَ عَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ، اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطَانُكَ، وَ عَلَا مَكَانُكَ، وَ خَفِيَ مَكْرُكَ، وَ ظَهَرَ اَمْرُكَ، وَ غَلَبَ قَهْرُكَ، وَ جَرَتْ قُدْرَتُكَ، وَ لَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ۔

﴿٦﴾۔ اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوبِي غَافِرًا، وَ لَا لِقَبَائِحِي سَاتِرًا، وَ لَا لِشَيْءٍ مِن عَمَلِيَ الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا غَيْرَكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَ تَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي، وَ سَكَنْتُ اِلٰى

قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِي، وَمَنِّكَ عَلَيَّ۔

﴿۷﴾۔اَللّٰهُمَّ مَولَايَ كَمْ مِن قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ، وَكَم مِنْ فَادِحٍ مِنَ الْبَلَاءِ اَقَلْتَهُ، وَكَمْ مِنْ عِثَارٍ وَقَيْتَهُ، وَكَمْ مِنْ مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ، وَكَمْ مِنْ ثَنَاءٍ جَمِيْلٍ لَسْتُ اَهْلاً لَهُ نَشَرْتَهُ، اَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلَائِي، وَ اَفْرَطَ بِي سُوْءُ حَالِي وَ قَصُرَتْ بِي اَعْمَالِي، وَ قَعَدَتْ بِي اَغْلَالِي، وَ حَبَسَنِي عَنْ نَفْعِي بُعْدُ اَمَلِي، وَ خَدَعَتْنِي الدُّنْيَا بِغُرُوْرِهَا، وَ نَفْسِي بِجِنَايَتِهَا، وَ مِطَالِي۔

﴿۸﴾۔يَا سَيِّدِي فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعَائِي سُوْءُ عَمَلِي وَ فِعَالِي، وَلَا تَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيهِ مِنْ سِرِّي، وَ لَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلٰى مَا عَمِلْتُهُ فِي خَلَوَاتِي، مِن سُوءِ فِعْلِي وَ اِسَائَتِي، وَ دَوَامِ تَفْرِيْطِيْ وَ جَهَالَتِي، وَ كَثْرَةِ شَهَوَاتِي وَ غَفْلَتِي۔

﴿۹﴾۔وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُفًا، وَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ الْاُمُورِ عَطُوفًا، اِلٰهِي وَ رَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ، اَسْئَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي وَ النَّظَرَ فِي اَمْرِي، اِلٰهِي وَمَولَايَ اَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْمًا اِتَّبَعْتُ فِيهِ هَوٰى نَفْسِي، وَلَمْ اَحْتَرِسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِيْنِ عَدُوِّي،

﴿۱۰﴾فَغَرَّنِي بِمَا اَهْوٰى، وَ اَسْعَدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَضَاءُ، فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰى عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُودِكَ، وَ خَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ، وَ لَا حُجَّةَ لِي فِيمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ، وَ اَلْزَمَنِي حُكْمُكَ وَ بَلَاؤُكَ،

﴿۱۱﴾وَ قَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَ اِسْرَافِي عَلٰى نَفْسِي،

مُعْتَذِرًا نادِمًا، مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيْلاً، مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا، مُقِرًّا مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا، لا اَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كانَ مِنِّی، وَ لا مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِی اَمْرِی غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِی، وَ اِدْخالِكَ اِيّایَ فِی سَعَةِ رَحْمَتِكَ۔

﴿۱۲﴾ اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِی، وَ ارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّی، وَ فُكَّنِی مِن شَدِّ وَثاقِی، يا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِی، وَ رِقَّةَ جِلْدِی، وَ دِقَّةَ عَظْمِی، يا مَنْ بَدَءَ خَلْقِی وَ ذِكْرِی، وَ تَرْبِيَتِی وَ بِرِّی وَ تَغْذِيَتِی، هَبْنِی لِابْتِداءِ كَرَمِكَ، وَ سالِفِ بِرِّكَ بِی۔

﴿۱۳﴾ يا اِلٰهِی وَ سَيِّدِی وَ رَبِّی، اَتُراكَ مُعَذِّبِی بِنارِكَ بَعْدَ تَوْحِيْدِكَ، وَ بَعْدَ مَا انْطَوٰی عَلَيْهِ قَلْبِی مِن مَعْرِفَتِكَ، وَ لَهِجَ بِهِ لِسانِی مِنْ ذِكْرِكَ، وَ اعْتَقَدَهُ ضَمِيْرِی مِنْ حُبِّكَ، وَبَعْدَ صِدْقِ اِعْتِرافِی وَ دُعَآئِی خاضِعًا لِرُبُوْبِيَّتِكَ، هَيْهاتَ اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ، اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهُ، اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ آوَيْتَهُ، اَوْ تُسَلِّمَ اِلَی الْبَلاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَ رَحِمْتَهُ،

﴿۱٤﴾ وَ لَيْتَ شِعْرِی يا سَيِّدِی وَ اِلٰهِی وَ مَوْلایَ، اَتُسَلِّطُ النّارَ عَلٰی وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ ساجِدَةً، وَ عَلٰی اَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيْدِكَ صادِقَةً، وَ بِشُكْرِكَ مادِحَةً، وَ عَلٰی قُلُوبٍ اِعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً، وَ عَلٰی ضَمآئِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰی صارَتْ خاشِعَةً، وَ عَلٰی جَوارِحَ سَعَتْ اِلٰی اَوْطانِ تَعَبُّدِكَ طائِعَةً، وَ اَشارَتْ بِاسْتِغْفارِكَ مُذْعِنَةً، ما هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَ لا اُخْبِرْنا بِفَضْلِكَ عَنْكَ۔

﴿۱۵﴾ يا كَرِيمُ يا رَبِّ، وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِی عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلاءِ الدُّنْيا وَ

عُقُوباتِها، وَما يَجْرِى فِيها مِنَ الْمَكارِهِ عَلٰى اَهْلِها، عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بَلاءٌ وَمَكْرُوهٌ، قَلِيلٌ مَكْثُهُ، يَسِيرٌ بَقائُهُ، قَصِيرٌ مُدَّتُهُ، فَكَيفَ احْتِمالِى لِبَلاءِ الْاٰخِرَةِ، وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكارِهِ فِيها،

﴿۱۶﴾ وَهُوَ بَلاءٌ تَطُولُ مُدَّتُهُ، وَيَدُومُ مَقامُهُ، وَلا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهِ، لِاَنَّهُ لا يَكُونُ اِلّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقامِكَ وَسَخَطِكَ، وَهٰذا ما لا تَقُومُ لَهُ السَّمٰواتُ وَالاَرْضُ، يا سَيِّدِى فَكَيفَ لِى وَاَنا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ الْحَقِيرُ الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ۔

﴿۱۷﴾ يا اِلٰهِى وَرَبِّى وَسَيِّدِى وَمَولاىَ، لِاَىِّ الْاُمُورِ اِلَيْكَ اَشْكُو، وَلِما مِنْها اَضِجُّ وَاَبْكِى، لِاَلِيْمِ الْعَذابِ وَشِدَّتِهِ، اَمْ لِطُوْلِ الْبَلاءِ وَمُدَّتِهِ، فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِى لِلْعُقُوباتِ مَعَ اَعْدائِكَ، وَجَمَعْتَ بَيْنِى وَبَيْنَ اَهْلِ بَلائِكَ، وَفَرَّقْتَ بَيْنِى وَبَيْنَ اَحِبَّائِكَ وَاَوْلِيائِكَ،

﴿۱۸﴾ فَهَبْنِى يا اِلٰهِى وَسَيِّدِى وَمَولاىَ وَرَبِّى، صَبَرْتُ عَلٰى عَذابِكَ، فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِراقِكَ، وَهَبْنِى صَبَرْتُ عَلٰى حَرِّ نارِكَ، فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ اِلٰى كَرامَتِكَ، اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ فِى النَّارِ وَرَجآئِى عَفْوُكَ۔

﴿۱۹﴾ فَبِعِزَّتِكَ يا سَيِّدِى وَمَولاىَ اُقْسِمُ صادِقًا، لَئِنْ تَرَكْتَنِى ناطِقًا، لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ بَيْنَ اَهْلِها ضَجِيْجَ الاٰمِلِيْنَ، وَلَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُراخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكآءَ الْفاقِدِينَ، وَلَاُنادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يا وَلِىَّ الْمُؤْمِنِينَ۔

﴿۲۰﴾ يا غايَةَ اٰمالِ الْعارِفِينَ، يا غِياثَ الْمُسْتَغِيثِيْنَ، يا حَبِيْبَ قُلُوبِ الصَّادِقِيْنَ، وَيا اِلٰهَ الْعالَمِيْنَ، اَفَتُراكَ سُبْحانَكَ يا اِلٰهِى وَ

بِحَمْدِكَ، تَسْمَعُ فِيهَا صَوتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ، وَ ذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ، وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَ جَرِيْرَتِهِ۔

﴿۲۱﴾وَ هُوَ يَضِجُّ اِلَيكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ، وَ يُنَادِيكَ بِلِسَانِ اَهْلِ تَوحِيدِكَ، وَ يَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ، يَا مَولَایَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي الْعَذَابِ وَ هُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ، اَمْ كَيفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَ هُوَ يَأْمَلُ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ، اَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا وَ اَنْتَ تَسْمَعُ صَوتَهُ وَ تَرٰى مَكَانَهُ،

﴿۲۲﴾اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ، اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ، اَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا، وَ هُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ، اَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا فَتَتْرُكُهُ فِيهَا۔

﴿۲۳﴾هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، وَ لَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ، وَ لَا مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَ اِحْسَانِكَ، فَبِالْيَقِينِ اَقْطَعُ لَو لَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ، وَ قَضَيْتَ بِهِ مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ، لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَ سَلَامًا، وَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَ لَا مُقَامًا۔

﴿۲۴﴾لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ، اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ، مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِينَ، وَ اَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ، وَ اَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا، وَ تَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا، اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُوْنَ۔

﴿۲۵﴾ اِلٰهِی وَ سَیِّدِی فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِی قَدَّرْتَهَا، وَ بِالْقَضِیَّةِ الَّتِی حَتَمْتَهَا وَ حَكَمْتَهَا، وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَیهِ اَجْرَیْتَهَا، اَنْ تَهَبَ لِی فِی هٰذِهِ اللَّیلَةِ وَ فِی هٰذِهِ السَّاعَةِ، كُلَّ جُرْمٍ اَجْرَمْتُهُ، وَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ، وَ كُلَّ قَبِیحٍ اَسْرَرْتُهُ،

﴿۲۶﴾ وَ كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ، كَتَمْتُهُ اَوْ اَعْلَنْتُهُ، اَخْفَیْتُهُ اَوْ اَظْهَرْتُهُ، وَ كُلَّ سَیِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِینَ، الَّذِیْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا یَكُوْنُ مِنِّی، وَ جَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَیَّ مَعَ جَوَارِحِی، وَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیبَ عَلَیَّ مِنْ وَرَآئِهِمْ، وَ الشَّاهِدَ لِمَا خَفِیَ عَنْهُمْ، وَ بِرَحْمَتِكَ اَخْفَیْتَهُ، وَ بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ،

﴿۲۷﴾ وَ اَنْ تُوَفِّرَ حَظِّی مِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهُ، اَوْ اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ، اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ، اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهُ، اَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ، اَوْ خَطَاٍ تَسْتُرُهُ، یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ، یَا اِلٰهِی وَ سَیِّدِی وَ مَوْلاَیَ وَ مَالِكَ رِقِّی، یَا مَنْ بِیَدِهِ نَاصِیَتِی، یَا عَلِیْمًا بِضُرِّی وَ مَسْكَنَتِی، یَا خَبِیْرًا بِفَقْرِی وَ فَاقَتِی۔

﴿۲۸﴾ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ، اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَ قُدْسِكَ، وَ اَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَ اَسْمَائِكَ، اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِی مِنَ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُورَةً، وَ بِخِدْمَتِكَ مَوْصُولَةً، وَ اَعْمَالِی عِنْدَكَ مَقْبُولَةً، حَتّٰی تَكُوْنَ اَعْمَالِی وَ اَوْرَادِی كُلُّهَا وِرْدًا وَاحِدًا، وَ حَالِی فِی خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا،

﴿۲۹﴾ یَا سَیِّدِی یَا مَنْ عَلَیْهِ مُعَوَّلِی، یَا مَنْ اِلَیْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِی، یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ، قَوِّ عَلٰی خِدْمَتِكَ جَوَارِحِی، وَ اشْدُدْ عَلٰی

الْعَزِیْمَةِ جَوَانِحِی، وَ هَبْ لِیَ الْجِدَّ فِی خَشْیَتِكَ، وَ الدَّوَامَ فِی الْاِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ، حَتّٰی اَسْرَحَ اِلَیْكَ فِی مَیَادِیْنِ السَّابِقِیْنَ، وَ اُسْرِعَ اِلَیْكَ فِی الْبَارِزِیْنَ، وَ اَشْتَاقَ اِلٰی قُرْبِكَ فِی الْمُشْتَاقِیْنَ، وَ اَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِیْنَ، وَ اَخَافَكَ مَخَافَةَ الْمُوقِنِیْنَ، وَ اَجْتَمِعَ فِی جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

﴿۳۰﴾ اَللّٰهُمَّ وَمَنْ اَرَادَنِی بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ، وَمَنْ كَادَنِی فَكِدْهُ، وَاجْعَلْنِی مِنْ اَحْسَنِ عَبِیْدِكَ نَصِیْبًا عِنْدَكَ، وَ اَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ، وَ اَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَیْكَ، فَاِنَّهُ لاَ یُنَالُ ذٰلِكَ اِلاَّ بِفَضْلِكَ، وَ جُدْ لِی بِجُوْدِكَ، وَ اعْطِفْ عَلَیَّ بِمَجْدِكَ، وَ احْفَظْنِی بِرَحْمَتِكَ،

﴿۳۱﴾ وَاجْعَلْ لِسَانِی بِذِكْرِكَ لَهِجًا، وَ قَلْبِی بِحُبِّكَ مُتَیَّمًا، وَمُنَّ عَلَیَّ بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ، وَ اَقِلْنِی عَثْرَتِی، وَ اغْفِرْ زَلَّتِی، فَاِنَّكَ قَضَیْتَ عَلٰی عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ، وَ اَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ، وَ ضَمِنْتَ لَهُمُ الاِجَابَةَ، فَاِلَیْكَ یَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِی، وَ اِلَیْكَ یَا رَبِّ مَدَدْتُ یَدِی۔

﴿۳۲﴾ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِی دُعَائِی، وَ بَلِّغْنِی مُنَایَ، وَلاَ تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِی، وَاكْفِنِی شَرَّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِی، یَا سَرِیْعَ الرِّضَا، اِغْفِرْ لِمَنْ لاَ یَمْلِكُ اِلاَّ الدُّعَاءَ، فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَاءُ، یَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ، وَ ذِكْرُهُ شِفَاءٌ، وَ طَاعَتُهُ غِنًی، اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ، وَ سِلاَحُهُ الْبُكَاءُ۔

﴿۳۳﴾ یَا سَابِغَ النِّعَمِ، یَا دَافِعَ النِّقَمِ، یَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِیْنَ فِی الظُّلَمْ، یَا عَالِمًا لاَ یُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ افْعَلْ بِی مَا

اَنْتَ اَهْلُهٗ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ اٰلِهٖ، وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

(۱)۔ خدایا میں تجھ سے تیرے رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر چیز سے بڑی ہے اور تیری اس قوت کا واسطہ دیکر جس کی وجہ سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور ہر چیز نے اس کے آگے فروتنی کی ہے اور ہر چیز اس سے پست ہے اور تیرے اس جبروت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس کے سبب سے تو ہر چیز پر غالب ہے اور تیری عزّت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس کے آگے کوئی چیز نہیں ٹھہرتی اور تیری عظمت کے واسطہ سے جس سے ہر چیز بھری نظر آتی ہے اور تیری اس سلطنت کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر غالب ہے۔

(۲) اور تیری ذات کے واسطہ سے جو ہر شی کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی ہے اور تیرے ناموں کے واسطہ سے جس سے ہر چیز کے ارکان بھرے ہیں اور تیرے علم کے واسطہ سے جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہے اور تیری ذات کے نور کے واسطہ سے جس کی وجہ سے ہر چیز روشن ہے اے نور اے پاکیزہ اے سب سے پہلے اور اے سب سے آخر۔

(۳) خدایا میرے وہ کل گناہ بخش دے جو برائیوں اور آفتوں سے بچانے

والی پناہوں کو ختم کر دیتے ہیں خدایا میرے وہ سارے گناہ معاف کردے جو بلاؤں کے نازل ہونے کا سبب ہوتے ہیں خدایا میرے وہ تمام گناہ بخش دے جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں خدایا میرے ان کل گناہوں کو بخش دے جو دعاؤں کو قبول ہونے سے روک دیتے ہیں خدایا ان گناہوں کو بخش دے جن سے بلائیں نازل ہوتی ہیں خدایا میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے کئے ہیں اور ان گناہوں کو جو مجھ سے ہو گئے ہوں۔

(۴) خدایا میں تیری یاد کے ذریعہ سے تیری بارگاہ میں تقرّب چاہتا ہوں اور تیری ہی ذات کو اپنا سفارشی بناتا ہوں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بخشش اور کرم کے ذریعہ میرے لئے اپنا قرب زیادہ کر اور مجھے شکریہ کی توفیق دے اور اپنی یاد میرے دل میں ڈال دے خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گڑگڑانے والے عاجزی کرنے والے خضوع وخشوع کرنے والے اور رونے والے کے سوال کی طرح کہ تو میرے گناہوں کو درگذر کر اور مجھ پر رحم کر اور جو کچھ تو نے میرا حصہ لگایا ہے اس پر میں راضی ہوں اور قناعت کروں اور ہر حال میں تیرے بندوں سے تواضع کروں۔

(۵) خدایا میں تیری بارگاہ میں اسی شخص جیسا سوال کرتا ہوں جس کا فاقہ سخت ہوگیا ہو اور تیرے پاس سختیوں میں اپنی حاجت اس نے پیش کی ہو اور جو کچھ تیرے خزانے میں ہو اس کے بارے میں اس کی رغبت بڑھتی ہوئی ہو اے خدا تیری بادشاہت عظیم ہے اور تیرا مرتبہ بلند ہے اور تیرا بدلہ لینا سمجھ سے باہر ہے اور تیرا حکم ظاہر ہے اور تیرا قہر غالب ہے اور تیری قدرت کی مشین چل رہی ہے اور تیری حکومت سے بھاگ کر نکل جانا ممکن نہیں ہے۔

(۶) خدایا میں نہیں پاتا ہوں اپنے گناہوں کے لئے بخشنے والا اور نہ برائیوں کے لئے پردہ پوشی کرنے والا اور اپنی بدعملی کے لئے نیکی سے بدل دینے والا سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے تو پاک ومنزہ ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنی جہالت سے جری ہوگیا اور اطمینان کرلیا تیرے ہمیشہ مجھ پر احسان کرنے کی وجہ سے اور تیری یاد کی وجہ سے۔

(۷) خدایا اے میرے مولا تو نے میری کتنی ہی برائیوں کو چھپایا اور کتنی بلاؤں کو تو نے ٹال دیا اور کتنی لغزشوں سے تو نے بچالیا اور کتنی اذیتوں کو تو نے دفع کیا اور کتنی خوبیاں جن کا میں بالکل مستحق نہیں تھا تو نے اس کو

لوگوں میں پھیلا دیا ہے خدایا میری آزمایش بڑھ گئی اور میری بدحالی حد سے آگے بڑھ گئی ہے اور میرے نیک اعمال کم ہیں اور سخت تکلیفوں نے مجھے بٹھا دیا ہے اور مجھے نفع سے باز رکھا ہے میری امیدوں کی درازی نے اور دنیا نے مجھے اپنی فریب دہی سے دھوکہ میں رکھا اور میرے نفس نے اپنی خیانت اور ٹال مٹول سے دھوکہ دیا۔

(۸) اے میرے سردار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت کے واسطہ سے کہ میری بداعمالی کو پہنچنے سے نہ روکے اور میرے جن پوشیدہ رازوں سے تو مطلع ہے انہیں ظاہر کر کے مجھے ذلیل نہ کرنا اور میں اپنی غفلت خواہشوں کی کثرت اپنی جہالت اور نیکی کی طرف ہمیشہ کی کم رغبتی کے سبب جو برائیاں تنہائی میں انجام دے چکا ہوں ان کی سزا میں جلدی نہ کر۔

(۹) خدایا مجھ پر ہر حال میں اپنی عزت کے واسطے سے مہربان رہ اور میرے تمام معاملات میں مہربانی فرما میرے خدا میرے رب تیرے سوا اور کون ہے جس سے میں اپنی مصیبت کے دور کرنے اور اپنے معاملہ میں نظر کرنے کا سوال کروں میرے خدا میرے مولا تو نے میرے لئے ایک حکم جاری کیا جس میں میں نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی

اور دشمن کی فریب کاری سے بچاؤ کا انتظام نہیں کیا۔

(۱۰) تو اس نے میری خواہش کے ذریعہ مجھے دھوکہ دے دیا اور قضا و قدر نے اس معاملہ میں اس کی مدد کردی اس طرح تیری مقرر کی ہوئی حد سے تجاوز کر گیا اور تیرے بعض احکام کی مخالفت کردی ہے بہرحال اس معاملہ میں میرے ذمہ تیری حمد بجالانا ضروری ہے اور کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے ان تمام امور میں جس میں تیرا فیصلہ مجھ پر جاری ہوا اور تیرا حکم اور تیری آزمائش میرے لئے لازم ہوئی۔

(۱۱) اور میں اے خدا تیری بارگاہ میں آیا ہوں کوتاہی اور نفس پر زیادتی کے بعد عذر کرتا ہوا شرمندہ انکساری کے ساتھ چھٹکارا چاہتا ہوں طلبِ مغفرت کرتا ہوں گڑگڑاتا ہوا اقرار کرتا ہوا یقین کرتا ہوا اعتراف کرتا ہوں کیونکہ جو مجھ سے ہو گیا ہے اس سے کہیں بھاگنے کا بھی ٹھکانا نہیں ہے اور نہ کوئی جائے پناہ کہ پناہ لوں سوائے اس کے کہ تو میرا عذر قبول کرلے اور اپنی وسعت رحمت میں مجھ کو داخل کرلے۔

(۱۲) خدایا میرا عذر قبول کرلے اور میری تکلیف کی سختی پر رحم کر اور میری ان زنجیروں کو کھول دے جس میں میں جکڑا ہوا ہوں اے میرے خدا میرے جسم کی ناتوانی اور میری جلد کی کمزوری اور میری ہڈیوں کے دبلے پن

پر رحم کر اے وہ ذات جس نے میری تخلیق کی ابتدا کی میرا ذکر بھی کیا او میری تربیت بھی کی میرے ساتھ نیکی کی میری غذا کا انتظام کیا جیسے تو نے کرم کی ابتدا کی تھی اور پہلے سے نیکی کرتا آیا ہے اسے باقی رکھیو۔

(۱۳) اے میرے خدا میرے سردار اے میرے پروردگار کیا تو مجھ کو اپنی آگ کے عذاب میں گرفتار دیکھے گا بعد اس کے کہ میں توحید کا اقرار کرنے والا ہوں اور میرا دل تیری محبت سے سرشار ہے اور میری زبان تیری یاد میں رطب اللسان ہے اور میرا دل تیری محبت کی گرہ باندھے ہوئے ہے اور بعد اس کے کہ میں تجھے پروردگار مان کر سچے دل سے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں اوگڑگڑا کر تجھ سے دعا مانگتا ہوں مین یقین نہیں کرتا ہوں کہ تو ایسا کرے گا کہ عذاب دے تیرا کرم اس سے کہیں زیادہ ہے کہ اس کو ضائع کردے جس کو پالا ہو اور اسے دور کردے جسے قرب دیا ہو یا اس کو نکال دے جسے پناہ دی ہو یا اسے بلا کے حوالے کردے جس کے لئے کافی ہوا ہو اور رحم کیا ہو اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔

(۱۴) اے میرے سردار اے میرے خدا کیا تو آتش جہنم کو ان چہروں پر مسلّط کرے گا جو تیری عظمت کے لئے تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور ان

زبانوں پر مسلط کردے گا جو سچائی کے ساتھ تیری توحید کے لئے گویا ہیں اور تیرے شکر میں تیری مدح کررہی ہیں اور ان دلوں پر مسلّط کرے گا جو تیرے معبود ہونے کا اعتراف کر چکے ہیں اور ان ضمیروں پر مسلّط کرے گا جنہیں تیرا علم اتنا مل گیا ہے کہ وہ تیری بارگاہ میں پست ہیں اور ان اعضاء جو جوارح پر جن کی باگ ڈور اسی حدتک محدود رہی کہ برضا و رغبت تیرے بندہ ہونے کا اقرار کریں اور یقین کے ساتھ تجھ سے طلب مغفرت کرنے کی کوشش کریں نہ تو ایسا کوئی گمان ہے تیرے بارے میں اور نہ تیرے فضل کے بارے میں ہم کو ایسی خبر دی گئی ہے۔

(۱۵) اے صاحب کرم اے پروردگار اور تو جانتا ہے میری کمزوری کو دنیا کی چھوٹی آزمائشوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اور جو مکروہات دنیا کے لوگوں پر گزرتے ہیں باوجود یہ کہ وہ آزمائش اور تکلیف دیرپا نہیں ہوتی اس کی مدّت تھوڑی اور اس کی بقا چند روزہ ہوتی ہے تو بھلا مجھ سے آخرت کی بلا اور وہاں کے بڑے بڑے مکروہات کیونکر برداشت ہوں گے۔

(۱۶) جب کہ وہاں کی بلا کی مدّت طولانی اور اس کا قیام دوامی ہوگا اور جو اس

میں ہوگا اس کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی اس لئے کہ وہ عذاب تیرے غضب، انتقام اور غصّہ کے سبب سے ہوگا اور تیرے غصّہ کو نہ آسمان برداشت کرتا ہے نہ زمیں اے میرے سردار تو بھلا میری کیا حالت ہوگی حالانکہ میں تیرا ایک کمزور ذلیل اور حقیر مسکین اور عاجز بندہ ہوں۔

(۱۷) اے میرے خدا اے میرے پروردگار اور سردار و مولا کن کن امور کی تیری بارگاہ میں شکایت کروں اور کن کن باتوں کے لئے روؤں اور چلاّؤں دردناک عذاب اور اس کی سختی کے لئے یا طولانی بلا اور اس کی مدّت کی زیادتی کے لئے اگر تو نے عذاب میں اپنے دشمنوں کے ساتھ قرار دے دیا اور عذاب والوں کو اور مجھ کو جمع کر دیا اور میرے اور اپنے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دی تو تجھے معلوم ہے۔

(۱۸) اے میرے معبود اے سردار اے میرے مولا اے میرے پروردگار میں عذاب پر تو صبر کرلوں گا لیکن تیری جدائی پر کیونکر صبر کروں گا میں نے مان لیا کہ میں تیری آگ یا آتش جہنم میں کیوں کر رہ سکوں گا حالانکہ مجھے تیری معافی کی امید لگی ہے۔

(۱۹) اے میرے سردار اے میرے مولا تیری ہی عزت کی قسم کھا کر عرض کرتا

ہوں اگر تو نے میرا ناطقہ بند کر یا تو میں اہل جہنم کے درمیان سے ضرور اسی طرح نام لے کر چیخوں گا جیسے کہ امید لگانے والے چیختے ہیں اور ضرور اسی طرح فریاد کروں گا جیسے فریادی فریاد کرتے ہیں اور ضرور تیری رحمت کے فراق میں ویسے ہی روؤں گا جیسے ناامید ہونے والے روتے ہیں اور ضرور بار بار تجھے پکاروں گا اے مومنوں کے سرپرست

(۲۰) اور اے معرفت رکھنے والوں کی امید کی منزل اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس اے سچوں کے دلوں کے محبوب اور اے عالمین کے خدا تو جہاں بھی رہے اے معبود تو پاک ہے اے میرے خدا اور میں تیری حمد کرتا ہوں کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تو اسی آگ میں سے ایک فرمانبردار بندہ کی آواز سنے جو اپنی مخالفت کی پاداش میں قیدی ہو اور اس کے عذاب کا مزہ چکھ رہا ہو اپنی معصیت کی وجہ سے اور اپنے جرم اور خطا کے بدلہ اس کے تہ بہ تہ طبقات میں بند کیا گیا ہو۔

۲) اور وہ تیری بارگاہ میں چیختا ہو تیری رحمت کی امید لگانے والے کی طرح اور تیری توحید کے ماننے والوں کی زبان سے تجھ کو پکار رہا ہو اور تیری بارگاہ میں تیری ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہو اے میرے مولا پھر وہ عذاب میں کیسے رہ سکے گا حالانکہ تیرے گذشتہ حلم و مہربانی کی امید لگائے ہو

یا کیوں کر اس کو آتش جہنم تکلیف دے گی درآں حالیکہ وہ تیرے فضل اور رحمت کے آس لگائے ہو یا اس کو جہنم کا شعلہ کیوں کر جلائے گا حالانکہ تو خود اس کی آواز سن رہا ہو اور اس کی جگہ کو دیکھ رہا ہو۔

(۲۲) یا اس کو جہنم کی آواز کیوں کر پریشان کرے گی درآں حالیکہ تو اس کی کمزوری سے واقف ہے یا کیوں کر اس کے طبقوں میں وہ حرکت کر سکتا ہے جب کہ تو اس کی سچائی سے واقف ہے یا کیوں کر اس کو اس کے شعلے پریشان کر سکتے ہیں جب کہ وہ تجھے اپنا رب کہکر بلا رہا ہو کیوں کر ہو سکتا ہے کہ وہ تو اپنے جہنم سے آزاد ہو جانے میں تیرے فضل کی امید رکھتا ہو اور تو اسے چھوڑ دے۔

(۲۳) ایسا ہو ہی نہیں سکتا ہے نہ تیری نسبت یہ گمنان ہے اور نہ تیرے فضل سے ایسی بات مشہور ہے اور نہ اپنی نیکی اور احسان کے باعث تو نے اہل توحید کے ساتھ کبھی اس طرح کا معاملہ کیا ہے پس میں تو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر تو نے اپنے منکروں کو عذاب کا حکم نہ دیا ہوتا اور اپنے مخالفین کو جہنم میں دائمی سزا کا حکم نہ دے دیا ہوتا تو کل کی کل آتش جہنم کو سرد اور سلامتی کا ذریعہ بنا دیتا اور کسی ایک کا بھی اس میں قیام و قرار نہ ہوتا۔

(۲۴) لیکن خود تو نے تیرے نام پاک و پاکیزہ ہیں قسم کھائی ہے کہ جہنم کو کافروں سے بھر دے گا چاہے وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے اور دشمنی رکھنے والوں کو ہمیشہ اسی میں رکھے گا اور تو وہ ذات ہے کہ تیری تعریف جلیل و عظیم ہے تو پہلے ہی فرما چکا ہے اور انعام و اکرام و احسان سے فرما چکا ہے کہ کیا وہ شخص جو مؤمن ہو اس کے مانند ہو سکتا ہے جو فاسق ہو یہ کبھی برابر نہ ہوں گے۔

(۲۵) اے میرے معبود اے میرے سردار اب میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس قدرت کے وسیلہ سے جو تجھے حاصل ہے اور اس فیصلہ کے واسطے سے جو تو نے حتمی طور پر فرمایا اور جن پر تو نے جاری کیا ان پر ان کا نفاذ ہو گیا تجھ سے سوال ہے کہ اس رات میں اور اس وقت میں میرا ہر وہ جرم جو مجھ سے ہو گیا ہو اور ہر گناہ جو مجھ سے سرزد ہوا ہو اور ہر برائی جس کو چھپا کے کیا ہو معاف کر دے۔

(۲۶) اور جہالت جس کو میں عمل میں لایا چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو پوشیدہ کیا ہو یا ظاہر بظاہر کیا ہو اور ہر ایسی برائی جس کے اندراج کا تو نے کرامِ کاتبین کو حکم دے دیا ہے معاف کر دے جن کو تو نے میرے ہر فعل کی نگرانی سپرد کی ہے اور میرے اعضاء و جوارح کے ساتھ ساتھ ان کو بھی تو نے

میرا گواہ بنا دیا ہے اور ان کے ماورا تو خود بھی میرے اوپر نگراں ہے اور گواہ ہے ان کا جو ان سے مخفی ہے حالانکہ اپنی رحمت سے تو ان کو چھپاتا رہتا ہے اور اپنے فضل سے پردہ ڈالتا ہے۔

(۲۷) اور میرا بڑا حصّہ قرار دے ہر اس نیکی میں جسے تو نازل کرے یا اس احسان میں جو تو کرے یا اس نیکی میں جسے تو پھیلائے یا رزق میں جسے تو وسیع کرے یا گناہ میں جسے تو معاف کرے یا غلطی میں جسے تو چھپا دے اے میرے پروردگار اے میرے رب اے رب اے رب اے میرے خدا، سردار، مولا اے میری بندگی کے مالک اور جس کے ہاتھ میں میری تقدیر ہے اے میرے نقصان اور غربت کے جاننے والے اور اے میرے فقر و فاقہ سے واقف۔

(۲۸) اے پروردگار اے پروردگار میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے حق اور پاکیزگی کے واسطہ سے اور تیری عظیم صفتوں اور ناموں کے واسطہ سے کہ میرے رات اور دن کے اوقات کو اپنی یاد سے بھر دے اپنی خدمت میں لگے رہنے کی دھن میں لگا دے اور میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما تا کہ میرے کل اعمال اور وظائف کی ایک ہی ورد ہو جائے اور مجھے تیری ہی خدمت کرتے رہنے میں دوام حاصل ہو جائے۔

(۲۹) اے میرے سردار اے وہ جس کا مجھے آسرا ہے اور جس کے پاس اپنی شکایت لاتا ہوں اے میرے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار میرے ہاتھ پاؤں کو اپنی خدمت کے لئے مضبوط کر دے اور اس ارادہ کے لئے میرے قلب کو توانا کر دے اور تجھ سے خوف میں کوشش کی توفیق عطا کر اور تیری خدمت کے لگاتار انجام دینے کی، تاکہ سبقت کرنے والوں کے میدان میں تیرے حضور میں آنے کے لئے آگے بڑھتا رہوں اور تیری خدمت میں پہنچنے کے لئے جلدی کرنے والوں میں تیز رہوں اور تیرا قرب حاصل کرنے کا شوق رکھنے والوں کا شوق ہو اور تیری بارگاہ میں خلوص رکھنے والوں کا سا قرب حاصل ہو اور تجھ پر یقین رکھنے الوں کا سا خوف مل جائے اور تیری بارگاہ میں مومنین کے ساتھ میں بھی جمع ہو جاؤں۔

(۳۰) خدایا جو شخص میرے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو تو بھی اس کے ساتھ ویسا ہی ارادہ کر اور جو مجھ سے چال چلے تو بھی اسے ویسا ہی بدلہ دے اور مجھے ان بندوں میں قرار دے جو حصّہ پانے میں تیرے نزدیک سب سے اچھے ہوں اور تیرے قرب میں بڑی منزلت رکھتے ہوں اور تیرے حضور میں انھیں خاص خصوصیت حاصل ہو اس لئے کہ یہ رتبہ

تیرے خاص فضل کیبغیر نہیں مل سکتا ہے اور اپنی خاص مہربانی سے مجھے بہرہ ور فرما اور اپنی شان کے مطابق مجھ پر مہربانی کر اور اپنی رحمت سے مجھ کو محفوظ فرما۔

(۳۱) اور میری زبان کو اپنی یاد میں چلتا رکھ اور میرے دل کو اپنی محبت میں مستغرق رکھ اور میری دعا خوبی کے ساتھ قبول فرما اور میری لغزش کو در گزر کر اور میری خطا معاف کر اس لئے تو نے اپنے بندوں کے بارے میں طے کیا ہے کہ وہ تیری عبادت کریں اور تو نے انہیں اپنے سے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور تو ان کے قبول کرنے کا ضامن ہے پس اے خدا میں نے تیری ہی طرف لو لگائی ہے اور اے پروردگار تیری جانب اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں

(۳۲) پس اپنی عزّت کے صدقہ میں میری دعا قبول کر لے اور میری امید عطا کر دے اور اپنے فضل سے میری امید کو نہ توڑ اور جنوں اور انسانوں میں سے جتنے میرے دشمن ہیں ان کے شر سے بچا لے اے سب سے جلدی راضی ہونے والے اس کو بخش دے جس کے دعا کرنے کے علاوہ اور کچھ بس نہیں ہے بیشک تو جو چاہے اسے کر گزرتا ہے اے وہ ذات کہ جس کا نام دوا ہے جس کا ذکر شفا ہے اور جس کی اطاعت

مالداری ہے تو رحم کر اس پر جس کی پونجی امید ہے اور جس کا ہتھیار گریہ ہے۔

(۳۳) اے نعمتوں کے گوارا بنانے والے اے بلاؤں کے دور کرنے والے اے اندھیروں میں گھبرانے والوں کو روشنی دینے والے اے ایسے عالم جس کو کسی نے تعلیم نہیں دی محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود نازل فرما اور میرے حق میں وہ کر جو تیری شان کے زیبا ہے اور اللہ کا درود ہو اس کے رسولؐ پر اور صاحب برکت اماموں پر ان کی آل میں سے اور ایسا بہت سا سلام ہو جو سلام کا حق ہے۔

﴿دُعائے توسُّل﴾

﴿حدیث نمبر: 208﴾

﴿۱﴾۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، يَا اَبَاالْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۲﴾ - يا اَباالْحَسَنِ يا اَميرَالْمُؤْمِنينَ، يا عَلِيَّ بْنَ اَبيطالِبٍ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَ مَوْلٰينا، اِنّا تَوَجَّهْنا وَ اسْتَشْفَعْنا وَ تَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَىْ حاجاتِنا، يا وَجيهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۳﴾ - يا فاطِمَةُ الزَّهْراۤءُ يا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ، يا سَيِّدَتَنا وَ مَوْلاتَنا، اِنّا تَوَجَّهْنا وَ اسْتَشْفَعْنا وَ تَوَسَّلْنا بِكِ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْناكِ بَيْنَ يَدَىْ حاجاتِنا، يا وَجيهَةً عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعى لَنا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿٤﴾ - يا اَبا مُحَمَّدٍ يا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَ مَوْلٰينا، اِنّا تَوَجَّهْنا وَ اسْتَشْفَعْنا وَ تَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَىْ حاجاتِنا، يا وَجيهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۵﴾ - يا اَباعَبْدِاللّٰهِ يا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَاالشَّهيدُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَ مَوْلٰينا، اِنّا تَوَجَّهْنا وَ اسْتَشْفَعْنا وَ تَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَىْ حاجاتِنا، يا وَجيهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿٦﴾ - يا اَباالْحَسَنِ يا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يا زَيْنَ الْعابِدينَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَ مَوْلٰينا، اِنّا تَوَجَّهْنا وَ اسْتَشْفَعْنا وَ تَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَىْ حاجاتِنا، يا وَجيهًاعِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۷﴾ - يا اَباجَعْفَرٍ يا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الْباقِرُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يا

حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۸﴾۔ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۹﴾۔ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ، اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۱۰﴾ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى، اَيُّهَا الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۱۱﴾ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔

﴿۱۲﴾ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَيُّهَا الْهَادِى النَّقِيُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا

تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۳﴾ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَيُّهَا الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔

﴿۱۴﴾ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفَ الْحُجَّةَ، اَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ، يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ، يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰينَا، اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا، يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَاللّٰهِ۔ [1]

دعا کے بعد اپنی حاجت طلب کرے کہ وہ انشاء اللہ پوری ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے بعد یہ بھی پڑھے:

﴿۱۵﴾ يَا سَادَتِیْ وَ مَوَالِيَّ، اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ اَئِمَّتِیْ وَ عُدَّتِیْ لِيَوْمِ فَقْرِیْ وَ حَاجَتِیْ اِلَى اللّٰهِ، وَ تَوَسَّلْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَ اسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ اِلَى اللّٰهِ، فَاشْفَعُوْا لِیْ عِنْدَاللّٰهِ، وَاسْتَنْقِذُوْنِیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ عِنْدَاللّٰهِ، فَاِنَّكُمْ وَسِيْلَتِیْ اِلَى اللّٰهِ۔

(۱۶) وَ بِحُبِّكُمْ وَ بِقُرْبِكُمْ اَرْجُوْ نَجَاةً مِنَ اللّٰهِ، فَكُوْنُوْا عِنْدَاللّٰهِ رَجَائِیْ، يَا سَادَتِیْ يَا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، وَ

---

[1] بحار، ج ۹۹، ص ۲۴۷، ب ۵۹، ح ۸؛ مفاتیح نوین، ص ۱۷۷۔

لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَاءَ اللّٰهِ ظَالِمِيهِمْ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَ الْاٰخِرِينَ، اٰمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔[۱]

(۱)۔ خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے پیغمبرؐ نبی رحمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے وسیلے سے اے ابوالقاسمؐ اے اللہ کے رسولؐ اے امامؑ رحمت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۲)۔ اے ابوالحسنؑ اے امیرالمومنینؑ اے علیؑ ابن ابی طالبؑ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۳)۔ اے فاطمۃ الزہرا اے دختر محمدؐ اے رسولؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اے

---

[۱] بحار، ج۹۹، ص۲۴۷، ب۵۹، ح۹؛ مفاتیح نوین، ص۱۷۷۔

ہماری سرداراور ہماری آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپکے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والی خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۴)۔ اے ابومحمدؑ اے حسن بن علیؑ اے پسندیدہ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۵)۔ اے ابوعبداللہ اے حسینؑ بن علیؑ اے شہید اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۶)۔ اے ابوالحسنؑ اے علیؑ بن الحسینؑ اے عابدوں کی زینت اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا

ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۷) اے ابو جعفرؑ اے محمدؑ ابن علیؑ اے باقرؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۸) اے جعفرؑ ابن محمدؑ اے صادق اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے اے ابوالحسنؑ۔

(۹)۔اے موسیٰ ابن جعفرؑ اے کاظمؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی

حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۰) اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن موسیٰؑ اے رضاؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۱) اے ابوجعفرؑ اے محمدؑ ابن علیؑ اے تقی و جوادؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اسکی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۲) اے ابوالحسنؑ اے علیؑ ابن محمدؑ اے ہادی نقیؑ اے فرزند رسول اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں

عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۳) اے ابومحمدؑ اے حسنؑ بن علی اے زکی اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار اور ہمارے آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۴) اے وصی حسنؑ اے خلف حجت اے قائم منتظر مہدیؑ اے فرزند رسولؐ اے خلق خدا پر اس کی حجت اے ہمارے سردار و آقا ہم آپ کی طرف متوجہ ہیں اور آپ کو بارگاہ الٰہی میں اپنا سفارشی اور وسیلہ بناتے ہیں اور اپنی حاجتیں آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اے خدا کے ہاں عزت والے خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔

(۱۵) اے میرے سردار اور میرے آقا میرے ائمہؑ میرے سرمایہ میں اپنے فقر اور حاجت کے دن کے لئے تمھارے ذریعے اور وسیلے سے خدا کے سامنے حاضر ہوں اور خدا کے ہاں تمہیں اپنا سفارشی بناتا ہوں پس خدا کے حضور میری سفارش کیجئے،اور خدا کی جانب سے میرے گناہ معاف کروائیے کیونکہ آپ خدا کے ہاں میرا وسیلہ ہو۔

(۱۶) اور تمہاری محبت اور قربت کے وسیلے سے میں خدا سے طالب نجات ہوں پس میری امید گاہ بن جاؤ، اے میرے سردار اے خدا کے پیارے خدا کی رحمت ہوان تمام پر اور خدا کی لعنت ہوان دشمنان خدا پر جنہوں نے ان پر ظلم ڈھائے کہ جو اولین اور آخرین میں سے ہیں آمین اے رب العالمین۔

﴿۱۰﴾ حدیث کساء

﴿حدیث نمبر:209﴾

﴿۱﴾۔ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِی بَعْضِ الْاَيَّامِ ، فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ، فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ اِنِّی اَجِدُ فِی بَدَنِی ضُعْفًا، فَقُلْتُ لَهُ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ۔

﴿۲﴾۔ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اِيْتِيْنِی بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِی فَغَطِّيْنِی بِهِ، فَاَتَيْتُهُ بِالْكِسَآءِ الْيَمَانِی فَغَطَّيْتُهُ بِهِ، وَ صِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، وَ اِذَا وَجْهُهُ يَتَلَأْلَؤُ، كَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِی لَيْلَةِ تَمَامِهِ وَ كَمَالِهِ۔

﴿۳﴾۔ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً، وَ اِذَا بِوَلَدِیَ الْحَسَنِ قَدْ اَقْبَلَ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ، فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا قُرَّةَ عَيْنِی وَ

ثَمَرَةَ فُؤَادِی، فَقَالَ یَا اُمَّاهُ، اِنِّی اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً، كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّی رَسُولِ اللّٰهِ۔

﴿٤﴾۔ فَقُلْتُ نَعَمْ، اِنَّ جَدَّكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدَّاهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَأْذَنُ لِی اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَقَالَ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَاوَلَدِی، وَ یَا صَاحِبَ حَوْضِی، قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَآءِ۔

﴿٥﴾۔ فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَ اِذَا بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ قَدْ اَقْبَلَ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّاهُ، فَقُلْتُ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی، وَ یَا قُرَّةَ عَیْنِی، وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِی، فَقَالَ لِی یَا اُمَّاهُ، اِنِّیَ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ۔

﴿٦﴾۔ فَقُلْتُ نَعَمْ، اِنَّ جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَدَنَی الْحُسَیْنُ نَحْوَ الْكِسَآءِ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدَّاهُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ، اَتَأْذَنُ لِی اَنْ اَكُونَ مَعَكُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ، فَقَالَ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی، وَ یَا شَافِعَ اُمَّتِی، قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَآءِ۔

﴿٧﴾۔ فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اَبَاالْحَسَنِ، وَ یَا اَمِیرَالْمُؤْمِنِینَ، فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ، اِنِّی اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً، كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ اَخِی وَابْنِ عَمِّی رَسُولِ اللّٰهِ،

﴿۸﴾۔ فَقُلْتُ نَعَمْ، ها هُوَ مَعَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسآءِ، فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ نَحْوَ الْكِسآءِ، وَ قَالَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسآءِ، قَالَ لَهُ وَ عَلَيْكَ السَّلامُ ، يا اَخِي، يا وَصِيِّي، وَ خَلِيفَتِي، وَ صاحِبَ لِوَآئِي، قَدْ اَذِنْتُ لَكَ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ الْكِسآءِ،

﴿۹﴾۔ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسآءِ، وَ قُلْتُ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَبَتاهُ يا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسآءِ، قَالَ وَ عَلَيْكِ السَّلامُ يا بِنْتِي، وَ يا بَضْعَتِي، قَدْ اَذِنْتُ لَكِ، فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسآءِ۔

﴿۱۰﴾فَلَمَّا اكْتَمَلْنا جَمِيعاً تَحْتَ الْكِسآءِ، اَخَذَ اَبِي رَسُولُ اللّٰهِ بِطَرَفَيِ الْكِسآءِ، وَ اَوْمَئَ بِيَدِهِ الْيُمْنىٰ اِلَى السَّمآءِ، وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلآءِ اَهْلُ بَيْتِي، وَ خَآصَّتِي وَ حَآمَّتِي، لَحْمُهُمْ لَحْمِي، وَ دَمُهُمْ دَمِي، يُؤْلِمُنِي ما يُؤْلِمُهُمْ، وَ يَحْزُنُنِي ما يَحْزُنُهُمْ،

﴿۱۱﴾اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سالَمَهُمْ، وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عاداهُمْ، وَ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحَبَّهُمْ، اِنَّهُمْ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُمْ، فَاجْعَلْ صَلَواتِكَ وَ بَرَكاتِكَ، وَ رَحْمَتَكَ وَ غُفْرانَكَ وَ رِضْوانَكَ، عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ، وَ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا۔

﴿۱۲﴾فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يا مَلآئِكَتِي، وَ يا سُكّانَ سَمٰواتِي، اِنِّي ما خَلَقْتُ سَمآءً مَبْنِيَّةً، وَ لا اَرْضًا مَدْحِيَّةً، وَ لا قَمَرًا مُنِيرًا، وَ لا شَمْسًا مُضِيئَةً، وَ لا فَلَكًا يَدُورُ، وَ لا بَحْرًا يَجْرِي، وَ لا فُلْكًا يَسْرِي، اِلَّا فِي مَحَبَّةِ هٰؤُلآءِ الْخَمْسَةِ، الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِسآءِ۔

﴿۱۳﴾فَقَالَ الْاَمِیْنُ جِبْرَآئِیْلُ، یَا رَبِّ، وَمَنْ تَحْتَ الْکِسَآءِ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ هُمْ اَهْلُ بَیْتِ النُّبُوَّةِ، وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ، هُمْ فَاطِمَةُ وَ اَبُوْهَا، وَ بَعْلُهَا وَ بَنُوْهَا، فَقَالَ جِبْرَآئِیْلُ یَا رَبِّ، اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ لِاَکُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا، فَقَالَ اللّٰهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَکَ۔

﴿۱٤﴾فَهَبَطَ الْاَمِیْنُ جِبْرَآئِیْلُ، وَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلْعَلِیُّ الْاَعْلٰی یُقْرِئُکَ السَّلَامَ، وَ یَخُصُّکَ بِالتَّحِیَّةِ وَ الْاِکْرَامِ، وَ یَقُوْلُ لَکَ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ، اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَبْنِیَّةً، وَ لَا اَرْضًا مَدْحِیَّةً، وَ لَا قَمَرًا مُنِیْرًا، وَ لَا شَمْسًا مُضِیْئَةً ، وَلَا فَلَکًا یَدُوْرُ، وَ لَا بَحْرًا یَجْرِیْ، وَ لَا فُلْکًا یَسْرِیْ، اِلَّا لِاَجْلِکُمْ وَ مَحَبَّتِکُمْ۔

﴿۱٥﴾ وَ قَدْ اَذِنَ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَکُمْ، فَهَلْ تَاْذَنُ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اَمِیْنَ وَحْیِ اللّٰهِ، اِنَّهُ نَعَمْ، قَدْ اَذِنْتُ لَکَ، فَدَخَلَ جِبْرَآئِیْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْکِسَآءِ، فَقَالَ لِاَبِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰی اِلَیْکُمْ، یَقُوْلُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔

﴿۱٦﴾فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْکِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَاللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ، وَ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا، وَ اصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا، مَا ذُکِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ ، وَ فِیْهِ جَمْعٌ مِنْ شِیْعَتِنَا وَ مُحِبِّیْنَا، اِلَّا وَ نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ الرَّحْمَةُ، وَ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَآئِکَةُ ، وَ اسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰی اَنْ یَتَفَرَّقُوْا۔

﴿۱۷﴾فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا، وَفَازَ شِیعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ثَانِیًا یَا عَلِیُّ وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ نَبِیًّا، وَاصْطَفَانِی بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا، مَا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِی مَحْفِلٍ مِنْ مَحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَفِیهِ جَمْعٌ مِنْ شِیعَتِنَا وَمُحِبِّینَا، وَفِیهِمْ مَهْمُومٌ اِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهُ، وَلَا مَغْمُومٌ اِلَّا وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهُ، وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَقَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهُ۔

﴿۱۸﴾فَقَالَ عَلِیٌّ اِذًا وَاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا، وَكَذٰلِكَ شِیعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔[1]

(۱)۔ صاحب عوالم نے سند کے ساتھ جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے اور انھوں نے دختر رسول خداؐ جناب فاطمہ زہر سلام اللہ علیہا سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے جناب فاطمہؑ سے سنا انھوں نے کہا کہ ایک روز میرے پاس میرے والد بزرگوار رسول خداؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے فاطمہؑ تم پر سلام ہو تو میں نے کہا آپ پر بھی سلام ہو پھر آپؐ نے فرمایا میں اپنے جسم میں کمزوری پا رہا ہوں پس میں نے کہا بابا جان میں آپ کی کمزوری سے خدا کی پناہ چاہتی ہوں۔

(۲)۔ انھوں نے کہا اے فاطمہؑ رداء یمنی لاؤ اور اسے مجھ کو اڑھا دو پس میں

---

[1] عوالم العلوم والمعارف والاحوال ج۱۱ص ۶۳۸:۶۴۲؛ مفاتیح نوین ص۱۱۶۶۔

رداء یمنی لے کر آئی اور اسے میں نے انھیں اڑھا دیا اور میں ان کی طرف دیکھنے لگی ان کا رخ زیبا اس طرح درخشندہ تھا جیسے چودھویں رات کا چاند۔

(۳) ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ میرا بیٹا حسنؑ آیا اور اس نے کہا کہ مادر گرامی آپ پر سلام ہو میں نے کہا تم پر بھی سلام اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے میوۂ دل اس نے کہا اے اماں میں آپ کے قریب ایسی خوشبو پا رہا ہوں جیسے میرے نانا رسول خداؐ کی خوشبو ہے۔

(۴)۔ میں نے کہا ہاں تمھارے نانا چادر کے نیچے آرام فرما ہیں حسنؑ چادر کے پاس گئے اور کہا اے نانا اے رسول خداؐ آپ پر سلام ہو کیا مجھے بھی چادر میں داخل ہونے کی اجازت ہے انھوں نے فرمایا کہ تم پر بھی سلام اے میرے لال اے میرے حوض کے مالک تمھیں اجازت ہے پس وہ چادر میں داخل ہو گئے۔

(۵)۔ ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ میرا بیٹا حسینؑ آیا اور کہا سلام آپ پر اے مادر گرامی میں نے کہا کہ تم پر بھی سلام ہو اے بیٹے اے نور چشم اے میوۂ دل اس نے کہا اے اماں میں آپ کے نزدیک ویسی خوشبو پا رہا ہوں جیسی میرے نانا رسول خداؐ کی خوشبو ہے۔

(۶)۔میں نے کہا بیشک تمہارے نانا اور بھائی چادر کے نیچے ہیں حسینؑ چادر کے قریب گئے اور کہا سلام آپ پر اے نانا سلام آپ پر اے منتخب پروردگار کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ دونوں کے ساتھ چادر میں آجاؤں انھوں نے فرمایا تم پر سلام اے میرے لال اے میری امت کے شفیع میں نے تم کو اجازت دیدی تو وہ بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ چادر آگئے۔

(۷)۔اتنے میں ابوالحسن علیؑ بن ابی طالبؑ تشریف لائے اور کہا سلام تم پر اے دختر رسول خداؐ میں نے کہا اور آپ پر بھی سلام اے ابوالحسن اے امیرالمومنینؑ انھوں نے کہا میں آپ کے پاس ایسی خوشبو محسوس کررہا ہوں جو میرے بھائی اور میرے چچا کے فرزند رسول خداؐ کی خوشبو ہے۔

(۸)۔میں نے کہا ہاں وہ آپ کے دونوں فرزند سمیت چادر کے نیچے آرام فرما ہیں پس علیؑ بھی چادر کے پاس آئے اور کہا سلام آپ پر اے اللہ کے رسولؐ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیر چادر آجاؤں رسول اکرمؐ نے فرمایا تم پر بھی سلام اے میرے بھائی، وصی، خلیفہ اور میرے پرچم دار تمہیں اجازت ہے پھر حضرت علیؑ بھی زیر

چادر داخل ہو گئے۔

(۹)۔ پھر میں چادر کے پاس آئی اور کہا سلام آپ پر اے والد بزرگوار اے رسول خداؐ کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ کے ہمراہ زیر چادر آجاؤں فرمایا تم پر بھی سلام اے پارہ جگر اے نور نظر تمھیں بھی اجازت ہے پس میں داخل چادر ہو گئی۔

(۱۰)۔ پھر جب ہم سب کے سب زیر کساء جمع ہو گئے تو رسول خداؐ نے چادر کے دونوں گوشوں کو پکڑا اور اپنے داہنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا خدایا یہ میرے اہل بیت، میرے خاص، میرے عزیز ہیں ان کا گوشت میرا گوشت ہے ان کا خون میرا خون ہے جس نے ان کو اذیت دی اس نے مجھ کو اذیت دی اور جس نے ان کو محزون کیا اس نے مجھ کو محزون کیا۔

(۱۱)۔ میری اس سے جنگ ہے جس نے ان سے جنگ کی اور اس سے صلح ہے جس نے ان سے صلح کی اور ان کا دشمن میرا دشمن ہے ان کا دوست میرا دوست ہے وہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں خدا تو قرار دے اپنی صلوات و برکت اور رحمت و مغفرت اور رضا مندی کو میرے اپر اور ان پر اور ان سے گندگی کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاکیزہ رکھ جو حق پاکیزگی

ہے۔

(۱۲)۔پس خدا نے فرمایا اے میرے ملائکہ اے میرے آسمان کے رہنے والو میں نے بلند شدہ آسمان کو پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ چلنے والے آسماں کو اور نہ بہنے والے دریا کو اور نہ چلنے والی کشتی کو مگر یہ کہ ان پانچ افراد کی محبت میں جو زیر کساء ہیں جبرئیل امین نے کہا اے پروردگار یہ زیر کساء کون ہیں؟ فرمایا خداوند عز و جل نے یہ نبوت کے اہل بیتؑ اور معدن رسالت ہیں یہ فاطمہ، ان کے پدر بزرگوار، ان کے شوہر اور ان کے بچّے ہیں۔

(۱۳) پس جبریل نے کہا اے میرے پروردگار کیا تو مجھ کو بھی اجازت دیتا ہے کہ میں زمین پر جاؤں اور ان پانچ افراد کے ساتھ چھٹّا ہو جاؤں خدا نے فرمایا ہاں تمھیں اجازت ہے۔

(۱۴) پس جبریل اٗمین زمین پر آئے اور کہا سلام تم پر اے رسول خداؐ، بزرگ و برتر خدا تم کو سلام پہنچاتا ہے اور محبت و اکرام سے تمھیں مخصوص کرتا ہے اور فرماتا ہے قسم میری عزت اور میری جلال کی میں نے بلند آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں

سورج کو اور نہ چلنے والے آسمان اور نہ جاری دریا کو اور نہ رواں دواں کشتی کو مگر تمہاری وجہ سے اور تمہاری محبت کی وجہ سے۔

(۱۵) اور خدا نے مجھ کو اجازت دی ہے کہ میں آپ کے ساتھ زیر کساء آجاؤں تو اے رسول خداؐ کیا مجھ کو اجازت ہے، رسول خداؐ نے فرمایا تم پر بھی سلام اے وحی خدا کے امین، ہاں تم کو بھی اجازت ہے پس جبرئیلؑ بھی ہمارے ساتھ زیر کساء آگئے اور انھوں نے میرے والد ماجد سے کہا خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے وہ فرماتا ہے بیشک خدا کا ارادہ ہو چکا ہے کہ اے اہل بیتؑ تم سے گندگی کو دور رکھے اور تم کو ویسا پاک و پاکیزہ رکھے جو پاکیزگی کا حق ہے۔

(۱۶)۔ علیؑ نے میرے والد سے کہا اے رسول خدا ہمیں بتائیں کہ زیر کساء ہمارے بیٹھنے کا فضل و شرف کیا ہے خدا کے نزدیک؟ تو رسولؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا نبی بنا کر اور مجھ کو رسالت کے لئے منتخب کیا ہماری اس خبر کو زمین کی محفلوں میں سے کسی محفل میں ذکر نہیں کیا جائے گا جہاں میرے شیعوں اور محبوں کی جماعت ہو مگر یہ کہ ان پر رحمت نازل ہوگی اور ملائکہ ان کے اطراف میں ہوں گے اور ان کے لئے استغفار کریں گے یہاں تک کہ متفرق

ہو جائیں۔

(۱۷)۔تب حضرت علیؑ نے کہا بخدا ہم کامیاب ہو گئے اور ربّ کعبہ کی قسم ہمارے شیعہ کامیاب ہو گئے دوبارہ رسولؐ نے کہا اے علی قسم ہے اس کی جس نے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا اور رسالت کے لئے منتخب کیا زمین کی محفلوں میں سے کسی محفل میں ہماری اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جائے گا درآں حالیکہ اس میں ہمارے شیعہ اور محبّ بھی ہو مگر یہ کہ اس میں کوئی صاحب غم ہوگا تو اس کا غم دور کردے گا اور کوئی محزون ہوگا تو خدا اس کے حزن کو دور کردے گا اور اگر کوئی طالب حاجت ہوگا تو خدا اس کی حاجت پوری کردے گا۔

(۱۸) تو علیؑ نے کہا کہ خدا کی قسم ہم کامیاب وسعادت مند ہو گئے اور پروردگار کعبہ کی قسم اسی طرح ہمارے شیعہ دنیا اور آخرت میں کامیاب اور سعادت مند ہو گئے ۔

(الحمد للہ کتاب مکمل ہوئی ۲۲/ذالحجہ ۱۴۲۹ھ بدھ کے دن گذر کے رات ۲ بجے بوقت تہران۔

فہرست مطالب

فہرست منابع

●1۔ قرآن کریم

●2۔ نہج البلاغہ

●3۔ ثواب الاعمال مؤلف مرحوم شیخ صدوقؒ، ناشر: انتشارات فکر آوران، سال سال ۱۳۸۴شمسی، چھاپ انصار المہدی۔

●4۔ مکارم الاخلاق الشیخ رضی الدین الطبرسی، انتشارات المکتبۃ المدد یہ، الطبعہ الاولی ۱۴۲۶ہجری/۱۳۸۴شمسی، المطبعۃ شریعت۔

●5۔ تہذیب الاحکام، تالیف شیخ الطائفۃ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطّوسی، چھاپ دار الاضواء بیروت لبنان، طبعہ جدیدۃ ۱۴۰۶ہجری/۱۹۸۵میلادی۔

●6۔ تفسیر نمونہ ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ، تاریخ اشاعت: ربیع الثانی:۱۴۲۱ہجری، مطبع: معراج الدین پرنٹرز لاہور۔

●7۔ مجمع البیان فی تفسیر القرآن مؤلف: الشیخ ابو علی الفصل بن الحسن الطبرسی، چھاپ افست رسدیہ بیروت لبنان سال ۱۳۷۹ہجری/۱۳۳۹شمسی۔

●8۔ ثواب الاعمال، مؤلف علی محمد علی دخیل، دار المرتضی، بیروت الغبیری۔

●9۔ الاختصاص، تالیف فخر الشیعۃ ابی عبداللہ محمد بن محمد بن النعمانی العکبری البغدادی المقلب بالشیخ المفیدؒ منشورات: جماعۃ المدرسین فی الحوزۃ العلمیۃ فی قم المقدسۃ۔

●10۔ وسائل الشیعہ ۳۰ جلدی، موسسہ آل البیت قم، مؤلف: حر عاملی، چھاپ

فہرست منابع

اول: شعبان ۱۴۱۰ ہجری۔

●11۔وسائل الشیعہ ۲۰ جلدی۔احیاء ،دارالتراث عربی بیروت ۔مولف :حر عاملی چھاپ چہارم، سال ۱۳۹۱ ہجری۔

●12۔مستدرک الوسائل مرزا نوری طبرسی ، موسسہ آل البیت قم ، چھاپ اول سال ۱۴۰۷ ہجری۔

●13۔الانوار البہیۃ ،شیخ عباس قمی، موسسہ نشر اسلامی قم ایران، چھاپ اول سال ۱۴۱۷ ہجری۔

●14۔تفسیر نور الثقلین، شیخ عبد علی العروسی الحویزی، انتشارات دار التفسیر قم، چھاپ دوم سال ۱۴۲۶ ہجری۔

●15۔آئینہ بندگی ونیاش ترجمہ عدۃ الداعی ابن فہد حلی بنیاد معاف اسلامی قم ، چھاپ اول سال ۱۳۷۵ شمسی۔

● 16۔عدۃ الداعی۔ابن فہد حلی، موسسہ معارف الاسلامی قم چھاپ اول ،سال ۱۴۲۰ ہجری۔

●17۔خصال ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن بابویہ قمی ،حوزۃ العلمیہ قم چھاپ اول سال ۱۴۰۲ ذی القعدی الحرام ۱۳۱۲ شہریور۔

●18۔کامل الزیارات ابن قولوم القمی، موسسہ النشر الاسلامی قم چھاپ اول سال

۱۴۱۷ عید غدیر۔

● 19۔عیون اخبار الرضا ابن بابویہ (شیخ صدوق) دارالکتاب الاسلامی سال ۱۳۸۴ ہجری۔

●20۔فروع الکافی ابی جعفر محمد بن یعقوب الکلینی ، دارالاضواء بیروت لبنان ،سال ۳۲۸،۳۲۹ ہجری۔

●21۔بحارالانوار شیخ محمد باقر مجلسی ،داراحیاء بیروت لبنان ۔

●22۔زاد المعاد محمد تقی مجلسی ،موسسۃ الاعلمی المطبوعات بیروت ،سال ۱۴۲۳ ہجری ۲۰۰۳ میلادی۔

●23۔من لایحضرہ الفقیہ شیخ صدوق، چھاپ دارالاضواء بیروت،سال ۱۴۰۵ ہجری۔

● ۲۴۔مصباح المتھجد ....

● ۲۵۔مصباح کفعمی ....

● ۲۶۔اقبال الاعمال ....

● ۲۷۔منتھی الاعمال ....

● ۲۸۔مفاتیح نوینڈ ....

● ۲۹۔مسار الشیعہ ....

● ۳۰۔عوالم العلوم ....

● ۳۱۔امالی صدوق ....

انوار الصادقیہ

فی

اسرار الجمعہ

آیات قرآنی اور 216 مستند روایات کی روشنی میں فضیلت و اعمال شب جمعہ و روز جمعہ

الحاج محمد عباس صادقی